تاریخ شاہانِ عالم

فارس، یونان، روم، مصر اور عرب کے بادشاہوں کا اجمالی تذکرہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
ابوحیان ظہیر الدین بابرؒ

تعلیقات وحواشی
محمد فہد حارث

حارث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ شاہانِ عالم

فارس، یونان، روم، مصر اور عرب کے بادشاہوں

کا

اجمالی تذکرہ

مولف:

ابو حیان ظہیر الدین بابر حفظہ اللہ

تعلیقات وحواشی:

محمد فہد حارث

پبلشر:

حارث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حارث پبلی کیشنز

جملہ حقوق اشاعت برائے حارث پبلی کیشنز محفوظ ہیں

تاریخ شاہانِ عالم

فارس، یونان، روم، مصر اور عرب کے بادشاہوں کا اجمالی تذکرہ

مولف: .... ابو حیان ظہیر الدین بابر حفظہ اللہ
تعلیقات وحواشی: .... محمد فہد حارث
طبع جدید: .... جولائی 2020ء
تعداد کتاب: 1100
کمپوزنگ: .... مسز محمد عمران
قیمت: ....
صفحات: 187

پبلشر: حارث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پیشِ گفتار از محمد فہد حارث	25
2	کچھ کتاب کے مولف کے بارے میں	38
3	مقدمہ	40
4	بادشاہانِ فارس	44
5	پہلا طبقہ	44
6	۱۔اوشہنج	44
7	۲۔طہمورث	45
8	۳۔جمشید	45
9	۴۔بیوراسف (جسے عرب ضحاک کہتے ہیں)	45
10	۵۔افریدون بن اثفیان	46
11	۶۔منوشہر	47
12	۷۔افراسیاب	48
13	۸۔زو	48
14	۹۔کرشاسف	49

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

15	شاہانِ فارس کا دوسرا طبقہ	49
16	ا۔ کیقباد بن زو	49
17	۲۔ کیکاؤوس (یا کیقابوس)	50
18	۳۔ کیخسرو	50
19	۴۔ کیلہراسف	50
20	۵۔ کیبشتاسف یا کی گشتاسپ	52
21	۶۔ کی ازدشیر (اردشیر) بہمن	53
22	۷۔ خمانی بنت ازدشیر (اردشیر) بہمن	53
23	۸۔ دارا الاول	54
24	۹۔ دارا الثانی	54
25	تیسرا طبقہ	56
26	ا۔ اشغا بن اشغان (یا ارشک بن ارشکان)	57
27	۲۔ سابور بن اشغان	57
28	۳۔ جور بن اشغان	57
29	۴۔ بیرن الاشغانی	57
30	۵۔ جوذر الاشغانی	57
31	۶۔ نرسی الاشغانی	57
32	۷۔ ہرمز الاشغانی	57
33	۸۔ اردوان الاشغانی	57
34	۹۔ خسرو الاشغانی	57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

35	۱۰۔ بلاش الاشغانی	57
36	۱۱۔ اردوان الاصغر الاشغانی	57
37	چوتھا طبقہ	58
38	۱۔ اردشیر بن بابک	59
39	۲۔ سابور بن اردشیر	60
40	۳۔ ہرمز بن سابور	61
41	۴۔ بہرام بن ہرمز	61
42	۵۔ بہرام بن بہرام	61
43	۶۔ بہرام بن بہرام بن بہرام	61
44	۷۔ نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن سابور بن اردشیر بن بابک	62
45	۸۔ ہرمز بن نرسی	62
46	۹۔ سابور بن ہرمز	62
47	۱۰۔ اردشیر بن ہرمز	62
48	۱۱۔ سابور بن سابور ذی الاکتاف	62
49	۱۲۔ بہرام بن سابور ذی الاکتاف	62
50	۱۳۔ یزدجرد بن بہرام بن سابور	62
51	۱۴۔ بہرام جور بن یزدجرد بن بہرام بن سابور	62
52	۱۵۔ یزدجرد بن بہرام جور	62
53	۱۶۔ ہرمز بن یزدجرد	62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

54	۱۷۔ فیروز بن یزدجور بن بہرام جور	62
55	۱۸۔ بلاش بن فیروز	62
56	۱۹۔ قباد بن فیروز	62
57	۲۰۔ نوشروان بن قباد بن فیروز بن یزدجر بن بہرام جور بن یزدجرد الاثیم بن بہرام بن سابور ذی الاکتاف بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن سابور بن ازدشیر بن بابک	64
58	۲۱۔ ہرمز بن نوشروان	65
59	۲۲۔ پرویز بن ہرمز	66
60	بادشاہانِ یونان:	67
61	۱۔ فیلپس والد اسکندر	67
62	۲۔ سکندر	68
63	۱۔ بطالسۃ میں پہلا بادشاہ	69
64	۲۔ بطلمیوس الثانی	70
65	۳۔ بطلمیوس الثالث	70
66	۴۔ بطلمیوس الرابع	70
67	۵۔ بطلمیوس الخامس	71
68	۶۔ بطلمیوس السادس	72
69	۷۔ بطلمیوس السابع	72
70	۸۔ بطلمیوس الثامن	73

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

71	۹۔بطلمیوس التاسع	74
72	۱۰۔بطلمیوس العاشر	74
73	۱۱۔بطلمیوس الحادی عشر	74
74	۱۲۔بطلمیوس الثانی عشر	74
75	۱۳۔قلوپطرہ (ملکہ)	74
76	بادشاہانِ روم	77
77	۱۔غانیوس	77
78	۲۔یولیوس	77
79	۳۔اُغسطس (اگسٹس)	77
80	۴۔طبیاریوس	79
81	۵۔طبیاریوس غانیوس	79
82	۶۔قلوذیوس	79
83	۷۔نارون	80
84	۸۔ساسیانوس	80
85	۹۔طیطوس	81
86	۱۰۔ذومطینوس (۱۵ سال)	82
87	۱۱۔نارواس	82
88	۱۲۔طرایانوس یا غراطیانوس	83
89	۱۳۔اذریانوس	83
90	۱۴۔اَنطونینوس	83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

91	۱۵۔مرقوس	84
92	۱۶۔قوموذوس	84
93	۱۷۔فرطنجوس	85
94	۱۸۔سیوارس	85
95	۱۹۔اُنطینینوس الثانی	86
96	۲۰۔اسکندروس	86
97	۲۱۔مکسیمینوس	86
98	۲۲۔غورذیانوس	86
100	۲۳۔دقیوس یادقیانوس	87
101	۲۴۔غالیوس	88
102	۲۵۔غلینوس اورولریانوس	88
103	۲۶۔قلوذیوس	89
104	۲۷۔اذرفاس یااورلیانوس	89
105	۲۸۔قرونوس	90
106	۲۹۔قاروس اوراس کے ساتھی	90
107	۳۰۔دقلطیانوس	90
108	۳۱۔قسطنطین المظفر (۳۱سال حکومت کی)	91
109	۳۲۔قسطس	91
110	۳۳۔للیانوس	92
111	۳۴۔یونیانوس	93

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

112	۳۵۔والنطیانوس	93
113	۳۶۔انونیانوس	93
114	۳۷۔خرطیانوس	93
115	۳۸۔ثاوذوسیوس الکبیر	93
116	۳۹۔ارقاذیوس	94
117	۴۰۔ثاوذوسیوس الثانی	94
118	۴۱۔مرقیانوس	95
119	۴۲۔والنطیس	95
120	۴۳۔لاون الکبیر	95
121	۴۴۔زینون	95
122	۴۵۔أسطیثیانوس	95
123	۴۶۔یسطینس	96
124	۴۷۔یسطینیوس اول	96
125	۴۸۔یسطینس ثانی	96
126	۴۹۔طبریوس الاول	96
127	۵۰۔طبریوس الثانی	96
128	۵۱۔ماریقوس	97
129	۵۲۔مرقوس الثانی	97
130	۵۳۔قوقاس	97
131	۵۴۔ہرقل	98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

132	بنی اسرائیل کے قضاۃ	102
133	۱۔ یوشع بن نون علیہ السلام	102
134	۲۔ فینحاس بن العزر بن ہارون بن عمران، اور کالاب بن یوفنا	102
135	۳۔ عثنیال بن قناز جو یہودا کی اولاد سے تھے	103
136	۴۔ اہوذ۔ یہ بنیامین کی اولاد سے تھے	103
137	۵۔ شمکار بن عنوث	103
138	۶۔ باراق بن ابی نعیم اور ایک خاتون دبورا	103
139	۷۔ کذعون بن یواش	103
140	۸۔ ایمالخ بن کذعون	104
141	۹۔ یوٗاایر الجرشی	104
142	۱۰۔ یفتح الجرشي	104
143	۱۱۔ ابصن (من سبط یہوذا)	104
144	۱۲۔ آلون	104
145	۱۳۔ عبدون بن ہلال: من سبط افرائیم بن یوسف	104
146	۱۴۔ شمشون بن مانوح	104
147	۱۵۔ ایثامور بن ہارون	105
148	۱۶۔ عابی الکاھن یا عالی الکاھن	105
149	۱۷۔ شمویل النبی علیہ السلام	105
150	بادشاہانِ بنی اسرائیل	106

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

151	۱۔طالوت بن قیش	106
152	۲۔حضرت داود علیہ السلام	110
153	۳۔حضرت سلیمان علیہ السلام	112
154	۴۔رحبعم	114
155	۵۔اُفیا بن رحبعم	115
156	۶۔اُسا	116
157	۷۔یہوشافاط بن اسا	116
158	۸۔یہورام بن یہوشافاط	116
159	۹۔احزیاہو بن یہورام	117
160	۱۰۔عثلیاہو (عورت جو جادوگرنی تھی)	117
161	۱۱۔یؤاش بن احزیاہو	117
162	۱۲۔امصیا بن یؤاش	118
163	۱۳۔عزیاہو	118
164	۱۴۔یوثم	119
165	۱۵۔آحز بن یوثم	119
166	۱۶۔حزقیا بن آحز	119
167	۱۷۔منشا بن حزقیا	120
168	۱۸۔آمون بن منشا	120
169	۱۹۔یوشیا بن آمون	120
170	۲۰۔یہویاحوز بن یوشیا	120

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

171	۲۱۔ یہو یاقیم بن یوشیا	121
172	بخت نصر	121
173	۲۲۔ یخنیو بن یہو یاقیم	122
174	۲۳۔ صدقیا	122
175	ملوک الاسباط	123
176	۱۔ یربعم	123
177	۲۔ نوزب	124
178	۳۔ بعشو	124
179	۴۔ ایلا	125
180	۵۔ زمری	125
181	۶۔ تبنی	125
182	۷۔ عمری	125
183	۸۔ آحوب	125
184	۹۔ احزیو	126
185	۱۰۔ یاہورام	126
186	۱۱۔ یاہو	127
187	۱۲۔ یہو یاحاز	127
188	۱۳۔ یوٗاش	127
189	۱۴۔ یربعم الثانی	127
190	۱۵۔ بخیوء	127

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

191	۱۶۔ یافح	127
192	۱۷۔ ہوشاع	127
193	عرب بادشاہت	128
194	یمنی بادشاہت	128
195	۱۔ قحطان بن عامر	128
196	۲۔ یعرب بن قحطان	129
197	۳۔ یشجب بن یعرب	129
198	۴۔ عبد شمس بن یشجب	129
199	۵۔ حمیر بن سبا	130
200	۶۔ واثل بن حمیر	131
201	۷۔ السکسک بن واثل	131
202	۸۔ یعضر بن السکسک	131
203	۹۔ ذوریاش عامر بن باران بن عوف بن حمیر	131
204	۱۰۔ النعمان بن یعضر بن السکسک بن واثل بن حمیر	131
205	۱۱۔ اشمح بن نعمان المعافر	132
206	۱۲۔ شداد بن عاد بن الماطاط بن سبا	132
207	۱۳۔ لقمان بن عاد	132
208	۱۴۔ ذوسدد بن عاد	132
209	۱۵۔ الحارث بن ذی سدد	132
210	۱۶۔ ذوالقرنین، الصعب بن الرائش	133

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

211	۱۷۔ذوالمنار ابرہہ بن ذی القرنین	134
212	۱۸۔افریقس بن ابرہہ	134
213	۱۹۔ذوالاذعار عمرو بن ذی المنار	134
214	۲۰۔شرحبیل بن عمرو بن غالب بن المنتاب بن زید بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر	134
215	۲۱۔الہدہاد بن شرحبیل	134
216	۲۲۔بلقیس بنت الہدہاد	135
217	۲۳۔ناشرالنعم بن شرحبیل	136
218	۲۴۔شمر مرعش بن ناشرالنعم	137
219	۲۵۔ابومالک بن شمر	137
220	۲۶۔عمران بن عامر الازدی	137
221	۲۷۔مزیقیا عمرو بن عامر الازدی	137
222	۲۸۔ذوحبشان بن الاقرن	137
223	۲۹۔تبع بن الاقرن	138
224	۳۰۔کلیکرب بن تبع	138
225	۳۱۔ابوکرب تبان بن اسعد وھو تبع الاوسط	138
226	۳۲۔حسان بن تبع	139
227	۳۳۔عمرو بن تبع	139
228	۳۴۔عبدکلال بن ذی الاعواد	139
229	۳۵۔تبع بن حسان بن کلیکرب، تبع الاصغر	140

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

230	۳۶۔الحارث بن عمرو	140
231	۳۷۔مرشد بن کلال	140
232	۳۸۔وکیعۃ بن مرتد	140
233	۳۹۔ابرہۃ بن الصباح	140
234	۴۰۔صہبان بن محرث	140
235	۴۱۔عمرو بن تبع	140
236	۴۲۔ذوشناتر	140
237	۴۳۔ذونواس	141
238	۴۴۔ذوجدن	142
239	یمن پر اہل حبشہ کے بادشاہ	143
240	۱۔ارباط یا ،ارياط حبشی	143
241	۲۔ابرہہ	143
242	۳۔یکسوم	152
243	۴۔مسروق بن ابرھہ	152
244	سیف بن ذی یزن الحمیر ی	152
245	عرب کے غیر یمنی بادشاہ	153
246	حیرہ کے بادشاہ	153
247	۱۔مالک بن فہم بن غنم الازدی	153
248	۲۔جذیمۃ بن مالک بن فہم	153
249	حیرہ پر مناذرہ کی بادشاہت	154

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

250	۳۔عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ	155
251	۴۔امرئ القیس بن عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ لخمی	155
252	۵۔عمرو بن امرئ القیس	155
253	۶۔اوس بن قلام العملیقي	155
254	۷۔ایک دوسرا عملیقی بادشاہ	155
255	۸۔امرؤ القیس ثانی لخمی	155
256	۹۔نعمان الاعور بن امرئ القیس	155
257	۱۰۔منذر بن نعمان	156
258	۱۱۔اسود بن المنذر	156
259	۱۲۔منذر بن منذر بن نعمان الاعور	156
260	۱۳۔علقمہ ذمیلی	156
261	۱۴۔امرؤ القیس بن نعمان ابن امرئ القیس المحرق	156
262	۱۵۔منذر بن امرئ القیس	156
263	۱۶۔عمرو مضرط الحجارۃ، بن المنذر بن ماء السماء	157
264	۱۷۔قابوس بن منذر بن ماء السماء	157
265	۱۸۔منذر بن منذر	157
266	۱۹۔نعمان بن منذر بن منذر بن ماء السماء	157
267	۲۰۔إیاس بن قبیصہ طائی	157
268	۲۱۔زاذویہ بن ماہسان ہمذانی	157
269	۲۲۔منذر بن نعمان بن منذر بن منذر بن ماء السماء لخمی	157

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

270	غسانی بادشاہ	158
271	۱۔جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا	159
272	۲۔عمرو بن جفنہ	159
273	۳۔ثعلبۃ بن عمرو	159
274	۴۔حارث بن ثعلبہ	160
275	۵۔جبلہ بن حارث	160
276	۶۔حارث بن جبلہ	160
277	۷۔منذر الاکبر بن حارث بن جبلہ بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ الاول	160
278	۸۔نعمان بن حارث	160
279	۹۔جبلہ بن حارث	160
280	۱۰۔ایہم بن حارث	160
281	۱۱۔عمرو بن حارث	160
282	۱۲۔جفنہ الاصغر بن منذر الاکبر	160
283	۱۳۔نعمان الاصغر بن منذر الاکبر	161
284	۱۴۔نعمان بن عمرو بن منذر	161
285	۱۵۔جبلہ بن نعمان	161
286	۱۶۔نعمان بن ایہم بن حارث بن ثعلبہ	161
287	۱۷۔حارث بن ایہم	161
288	۱۸۔نعمان بن حارث	161

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

289	۱۹۔منذر بن نعمان	161
290	۲۰۔عمرو بن نعمان	161
291	۲۱۔حجر بن نعمان	161
292	۲۲۔حارث بن حجر	161
293	۲۳۔جبلہ بن حارث	161
294	۲۴۔حارث بن جبلہ	161
295	۲۵۔نعمان بن حارث ابوکرب، قطام	161
296	۲۶۔ایہم بن جبلہ بن حارث	161
297	۲۷۔منذر بن جبلہ	161
298	۲۸۔شراحیل بن جبلہ	162
299	۲۹۔عمرو بن جبلہ	162
300	۳۰۔جبلہ بن حارث بن جبلہ	162
301	۳۱۔جبلہ بن ایہم بن جبلہ	162
302	جرہم قبیلے کے بادشاہ	163
303	جرہم اولیٰ	163
304	جرہم ثانیہ	163
305	۱۔جرہم بن قحطان	163
306	۲۔عبد یالیل بن جرہم	163
307	۳۔جرشم بن عبد یالیل	163
308	۴۔عبدالمدان بن جرشم	163

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

309	۵۔ثقیلہ بن عبد المدان	163
310	۶۔عبد المسیح بن ثقیلہ	163
311	۷۔مضاض بن عبد المسیح	163
312	۸۔عمرو بن مضاض	163
313	۹۔حارث بن مضاض	163
314	۱۰۔عمرو بن حارث	163
315	۱۱۔بشر بن حارث	163
316	۱۲۔مضاض بن عمرو بن مضاض	163
317	بادشاہانِ کندہ	166
318	۱۔حجر آکل المرار بن عمرو الکندی	166
319	۲۔عمرو بن حجر المقصور	167
320	۳۔الحارث بن عمرو	167
321	۴۔حجر بن حارث	168
322	۵۔شراحیل بن الحارث	170
323	۶۔معدی کرب بن حارث	170
324	۷۔سلمۃ	170
325	عرب کے دیگر بادشاہ	171
326	۱۔عمرو بن لحیی الازدی	171
327	۲۔زہیر بن جناب بن ہبل کلبی	173
328	۳۔کلیب بن ربیعہ	174

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

329	۴۔زہیر بن جذیمہ عبسی	174
330	بادشاہانِ مصر (فراعنہ مصر)	176
331	۱۔بیصر بن حام بن نوح	177
332	۲۔مصر بن بیصر	177
333	۳۔قفط بن مصر	178
334	۴۔اتریب بن مصر	178
335	۵۔صا	178
336	۶۔تذراس	178
337	۷۔مالیق بن تذراس	179
338	۸۔حرابا بن مالیق	179
339	۹۔کلکلی بن حرابا	179
340	۱۰۔حریا بن مالیق	179
341	۱۱۔طولیس	179
342	۱۲۔جوریاق (خاتون)	180
343	۱۳۔زلفا بنت مامون (خاتون)	180
344	۱۴۔ولید بن دومغ العملاقی	181
345	۱۵۔ریان بن ولید	181
346	۱۶۔دارم بن ریان	182
347	۱۷۔کاسم بن معدان العمليقي	182
348	۱۸۔ولید بن مصعب	183

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

349	۱۹۔ دلوکہ	185
350	۲۰۔ درکون بن بکتوس قبطی	185
351	۲۱۔ توذس	185
352	۲۲۔ لقاش	185
353	۲۳۔ مرینا	185
354	۲۴۔ استماذس	185
355	۲۵۔ یلطوس بن میکا کیل	186
356	۲۶۔ مالوس	186
357	۲۷۔ منا کیل	186
358	۲۸۔ یولہ	186
359	۲۹۔ شیشاق	186
360	۳۰۔ فرعون الاعرج	186

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیشِ گفتار

از محمد فہد حارث

زیرِ نظر کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے، فضیلۃ الشیخ ابوحیان ظہیر الدین بابر حفظہ اللہ کا ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں انہوں نے انتہائی تلخیص کے ساتھ قبل از بعثت محمدی ﷺ گزرے ہوئے شاہانِ عالم کی تاریخ پر ایک اجمالی نظر ڈالی ہے۔ شعبان ۱۴۴۱ھ کی ایک شام محترم مصنف نے یہ رسالہ اس احقر کو اس درخواست کے ساتھ ارسال کیا کہ رسالہ پر ایک نظر ڈال کر اپنی رائے سے آگاہ کیجئے۔ رسالہ پڑھنا شروع کیا تو اس قدر دلچسپ محسوس ہوا کہ ایک ہی نشست میں مکمل مطالعہ کر لیا۔ دورانِ مطالعہ اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ اگر اس مختصر رسالے پر مفید تعلیقات و حواشی بھی لگا دیئے جائیں تو اردو داں طبقہ کے لیے ایک ایسی مختصر کتاب تیار ہو سکتی ہے جس سے فی الحال اردو زبان کا دامن خالی نہ سہی لیکن تنگ ضرور محسوس ہوتا ہے۔ اسی سوچ کے ساتھ ظہیر الدین بابر حفظہ اللہ کے سامنے یہ درخواست رکھی کہ اگر وہ اس کم علم کو اس کتاب پر تعلیقات و حواشی لگانے کی اجازت دے دیں تو وہ یہ کام شروع کر سکے۔ توقعات کے عین مطابق ظہیر الدین بابر حفظہ اللہ جیسے وسیع المطالعہ و وسیع النظر عالم نے نہایت خوشی کے ساتھ اس ناچیز کو علم کی یہ خدمت انجام بجا لانے کی اجازت دے دی۔ اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں۔ بس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ عالم سے متعلق اپنی کتابوں کی لائبریری کھولی اور لگ پڑے ایک ایک بادشاہ کے حالات پر نظر دوڑانے۔ جہاں سے جو کچھ ملتا کوشش کرتے کہ نہایت اختصار کے ساتھ اس کو حاشیہ میں اس طرح سمویا جائے کہ پڑھنے والے کی طبیعت پر گراں بھی نہ گزرے اور اس کے ذہن میں بعثت نبوی ﷺ سے قبل گزرے ہوئے ان عظیم بادشاہوں کی سیرت اور طرزِ حکومت بھی کسی قدر جاگزیں ہو جائے۔

کتابِ ہذا پر لگائے گئے احقر کے ان تعلیقات و حواشی سے قارئین کس قدر استفادہ حاصل کرتے ہیں یا استفادہ کرتے بھی ہیں یا نہیں، یہ تو کتاب کے قاری ہی بعد از مطالعہ بتا سکیں گے۔ لیکن کم از کم ان تعلیقات و حواشی کی تدوین و تالیف میں کی جانے والی مساعی میں اس ناچیز کو بہت کچھ نیا سیکھنے اور سمجھنے کو ملا۔

تاریخ شاہانِ عالم سے متعلق زیرِ نظر کتاب پر تعلیقات و حواشی لکھنے کے سلسلے میں پچھلے کچھ دنوں یونانی و رومی شاہان کی تاریخ کا دقتِ نظری سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ اس سلسلے میں زیادہ تر ماخذ مغربی مؤرخین کے ہی زیرِ مطالعہ رہے۔ کہیں کہیں اسلامی ماخذ بھی دیکھے لیکن ان کو اس قدر مفصل نہ پایا۔

خیر آمدم بر سر مطلب یونانی و رومی بادشاہوں کی تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے کچھ چیزوں کا شدت سے اعادہ ملا اور اُس زمانے کے فنونِ لطیفہ کی جہات سمجھنے میں مدد ملی۔ مثال کے طور پر بلا مبالغہ یونانیوں اور رومیوں کے ہاں ہر پانچواں نہ سہی تو دسواں حکمران ہم جنس پرست ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر چاہے وہ یونانی سکندر اعظم ہو جس کے اپنے نجی باڈی گارڈ ہیفسٹین سے غیر فطری جنسی تعلقات تھے اور دونوں ایک دوسرے کے نہایت قریب تھے۔ یا پھر قسطنطین اعظم کا سب سے چھوٹا بیٹا اور اس کی سلطنت کا وارث قسطس ہو جو کہ اپنے بربر محافظین پر اس قدر فدا رہتا تھا کہ ان کے زیرِ اثر کئی غلط فیصلے کرنے کی پاداش میں اس کو تخت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

اسی طرح رومی بادشاہ ایلا گیبولوس تھا جو ۲۱۸ء سے ۲۲۲ء تک روم کا فرمانروا رہا۔ ایلا گیبولوس کی شہرت لکھنؤ کے رنگیلے حکمرانوں کی سی تھی۔ ان موصوف کی داستان نہایت محیر العقول ہے۔ ایک جگہ یہ ایسا مرد تھا کہ اس نے یکے بعد دیگرے پانچ عورتوں سے شادی کی جبکہ دوسری جگہ یہ غالباً روم کا پہلا بادشاہ تھا جس نے روم میں ایک عوامی اجتماع میں برسرِ عام ایک مرد سے شادی کی تھی۔ اس کے علاوہ اس کے یونانی سنہرے بالوں والے اپنے رتھ بان جس کا نام ہرکولیس تھا، سے بھی جسمانی تعلقات تھے اور یہ اس کو برملا اپنا شوہر بلاتا تھا۔ اس شخص کے اندر نسوانیت اس قدر زیادہ تھی کہ مورخین ذکر کرتے ہیں کہ اس کے محل میں ایک کمرا تھا جس کو اس نے طوائفوں کے بالا خانے کی طرز پر بنایا ہوا تھا اور یہ خود وہاں ہفتہ میں باقاعدگی سے دو تین دن طوائف کا کردار نبھاتا اور بالا خانے کے مرکزی دروازے پر برہنہ کھڑا ہو کر فرضی گاہکوں کو جو اس کے اپنے خدام ہوتے تھے، بالا خانے میں آنے کے لئے پھسلاتا تھا۔ یہ اپنی آنکھوں کو رنگتا تھا اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار اور سرخی غازہ کا استعمال کر کے طوائف کا روپ دھارتا تھا۔ یہ اپنے آپ کو فخریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے غلام رتھ بان ہرکولیس کی بیوی، رکھیل اور داشتہ کہلواتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی وقت کے کئی اطباء کو اس بات کے لئے کثیر رقوم دیں کہ وہ اس کے لئے عورتوں کی شرمگاہ یعنی اندام نہانی بنا دیں۔ اس کی ان حرکتوں سے زچ ہو کر رومی فوج نے اس کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اس کو ایک عوامی اجتماع میں جب یہ خطاب کرنے جا رہا تھا، قتل کر دیا۔ بعد میں اس کی برہنہ لاش کئی دنوں تک سڑکوں پر گھسیٹی جاتی رہی۔ غورذیانوس جو اس کے بعد برسراقتدار آیا وہ اس کے عم زاد کا بیٹا تھا۔ موت کے وقت ایلاگیبولوس کی عمر محض اٹھارہ سال تھی۔

الغرض رومیوں کی تاریخ ہم جنس پرستی سے بھری پڑی ہے۔ ہر پانچواں بادشاہ ہم جنس پرست نظر آتا ہے۔ اس کا اندازہ تو مجھے یورپ کی سیاحت کے دنوں میں یونانی اور رومی مردوں کے برہنہ مجسمے دیکھ کر ہی ہو گیا تھا۔ یہ مجسمے، جو کہ یونانی و رومی عہدِ رفتہ کی نشانیاں ہیں، اکثر و بیشتر ہم جنس پرستی کی تحریک دیتے نظر آتے ہیں۔

رومی و یونانیوں کی تاریخ کا دقت نظری سے مطالعہ کرتے ہوئے جو دوسری چیز کثرت سے نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اکثر یونانی و رومی بادشاہ زیادہ عمر نہ پا سکے۔ وہ چاہے کسی سازش کے تحت قتل ہوئے ہوں یا پھر جنگ میں کام آ گئے ہوں یا پھر طبعی موت مرے ہوں، مجموعی طور پر ان کی عمر ۴۰، ۵۰ سال سے زیادہ نہ ہو پاتی تھی۔ سکندر اعظم خود ۳۱، ۳۲ سال کی عمر میں عراق کے بادشاہ بخت نصر کے محل میں عیاشی کرتے ہوئے مرا جبکہ اس کا باپ فیلیپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۶ سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح رومی بادشاہ للیانوس جو کہ ۳۶۱ء سے ۳۶۳ء تک روم پر حاکم رہا۔ یہ اپنے وقت کا نامور فلاسفر اور صاحبِ تالیف شخص تھا۔ یہ سبزی خور تھا اور تناسخ کا قائل تھا۔ اس کا خود کے بارے میں خیال تھا کہ سکندرِ اعظم کی روح اس میں حلول کیے ہوئے ہے اور وہ سکندر کا دوسرا جنم ہے۔ اس نے قسطنطنیہ کو مسیحی سے واپس بت پرستانہ ریاست بنانے کے لیے بھی کئی اقدامات کیے تھے۔ یہ بھی ۳۶۳ء میں محض ۳۱ سال کی عمر میں موت سے ہمکنار ہوا۔ بعینہٖ رومی بادشاہ ارقاذیوس تھا جو کہ مشرقی رومی سلطنت یعنی قسطنطنیہ پر ۳۹۵ء سے ۴۰۸ء تک حاکم رہا۔ یہ طبعاً ایک کمزور حکمران تھا اور اس کے دورِ حکومت میں زیادہ تر حکومتی انتظامات اس کے خاص مشیر اور اس کی بیوی ایلیا دیکھتی تھی۔ یہ بھی ۴۰۸ء میں محض ۳۱ سال کی عمر میں مر گیا۔ اسی ارقاذیوس کا بیٹا ثاوذوسیوس ثانی تھا جو کہ اس کی موت کے بعد ۴۰۸ء میں قسطنطنیہ پر حاکم بنا۔ یہ ۴۰۱ء میں پیدا ہوا اور محض ۷ سال کی عمر میں اس کو تخت پر بیٹھنا پڑ گیا۔

اس کو علوم وفنون سے خصوصی دلچسپی تھی۔ ۴۲۵ء میں اس نے جامعہ قسطنطنیہ کی بنیاد رکھی جہاں قانون، فلسفہ، طب، جیومیٹری، ریاضی، فلکیات اور موسیقی وغیرہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس نے اپنے دور میں جسٹنٹین کوڈ یعنی جسٹنٹینی قانون کی تدوین کا کام بھی کروایا تھا۔ اس کی حکمرانی کے ۳۸ ویں سال یعنی تقریباً ۴۴۵ء یا ۴۴۶ء میں اصحاب کہف بیدار ہوئے تھے۔ یہ بھی ۴۵۰ء میں محض ۴۹ سال کی عمر میں اپنی سواری سے گر کر فوت ہوا۔ کئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکمران تو ۱۴ سال کی عمر سے جنگوں میں حصہ لینا شروع کرتے اور ۳۰، ۳۲ سال کی عمر میں طبعی موت مرجاتے۔ رومی بادشاہوں میں بہت کم ایسے حکمران دیکھنے کو ملتے ہیں جن کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ گئی ہو۔ اکثریت کی موت چاہے طبعی ہو یا قتل ہوئے ہوں ۳۷، ۳۸ سال میں اس دارِ فانی سے کوچ کرجاتے تھے۔

تیسری چیز جس کا یونانی و رومی بادشاہوں کی تاریخ میں بار بار ذکر ملتا ہے وہ فوجی بغاوت ہے۔ خاص کر رومی تاریخ کا مطالعہ تو صاف بتاتا ہے کہ رومی فوج رومن ایمپائر کا سب سے مقتدر و اثر رکھنے والا طبقہ تھا۔ کس کو تخت پر بیٹھنا ہے اور کس کو نہیں، اکثر و بیشتر یہ رومی افواج ہی طے کرتی تھیں۔ رومی فوج کا جب دل چاہتا بڑے آرام سے فوجی بغاوت برپا کر کے اپنے ناپسندیدہ حکمران کو تخت سے اتار کر قتل کر دیتی تھی۔ رومی تاریخ ایسی کئی مثالوں سے بھری پڑی ہے جیسے قسطس اور ایلا گیبولوس کو رومی افواج نے ان کی ہم جنس پرستی کے سبب بغاوت کر کے تخت سے اتار پھینکا تھا۔ رومی تاریخ میں ہر چوتھا بادشاہ فوجی بغاوت کے ضمن میں اپنی حکومت سے ہاتھ دھوتا نظر آتا ہے جبکہ یہ بھی عجب اتفاق ہے کہ اکثر بادشاہ تخت پر بیٹھنے سے قبل افواج کے سالارِ اعظم یا پھر فوج میں ہی کسی اثر و رسوخ والے عہدے پر فائز ہوتے تھے۔ گویا اس تیسرے معاملے میں پاکستان و مصر اہل روم کے نقشِ قدم پر چلتے نظر آتے ہیں۔

المختصر اسی طرح کی دلچسپ باتیں کتابِ ہذا میں آپ کو یونانی، فارسی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصری اور عرب شاہان کے بارے میں بھی پڑھنے کو ملیں گی۔ ساتھ ہی اس کتاب کا مطالعہ قاری کے ذہن کو اس بات کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے کہ کس طرح اسلام کی آمد نے نہ صرف قوموں کی بلکہ حکمرانوں تک کی سیرت پر ایجابی اثر ڈالا۔ گزری قوموں کے ان شاہان کا تقابل اگر خلافت راشدہ چھوڑ یئے صرف خلافت بنوامیہ و بنوعباس، اور عثمانی سلاطین سے بھی کیا جائے تو ہمارے یہ اموی، عباسی اور عثمانی خلفاء اپنے سیرت و کردار اور طرزِ حکمرانی میں ان گزشتہ حکمرانوں سے کہیں آگے نظر آتے ہیں، اور اس کی سب سے بڑی اور اساسی وجہ اسلامی تعلیمات اور ان کے اثرات ہیں، جنہوں نے اسلامی تاریخ میں گزرے بڑے سے بڑے حکمران کو بھی اپنی برکات سے کفر کے ان پیشواؤں سے ممتاز و ممیز اور صدہا درجہ بہتر بنائے رکھا۔

اسلام نے آکر مسلم شاہان کی سیرتوں پر وہ اثر ڈالا کہ ان مسلم شاہان کے معترضین تک ان کے طرزِ حکمرانی اور اسلامی اصولوں کی پابندی کے قائل ہوئے بنا نہ رہ سکے۔ اس کی سب سے بین مثال سید مودودی مرحوم کی ہے جنہوں نے اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں گرچہ عہدِ خیر القرون کے مسلم خلفاء وسلاطین پر مسخ شدہ تاریخ کے زیرِ اثر کئی طرح کے غیر محقق اتہامات کو قبول کر کے نقل کر دیا۔ سید مودودی نے اپنی کتاب "خلافت وملوکیت" میں اموی وعباسی خلافتوں کی مذمت میں رطب و یابس نقل کر کے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ دورِ خلافت صرف تیس سال ہی چل سکا اور اس کے بعد مذموم ملوکیت نے جگہ لے لی جہاں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قرآن وسنت کے احکام کو پس پشت ڈال کر ایسی بادشاہت کی بنیاد رکھ دی جس کے تحت آنے والے ہر مَلِک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خلیفہ، بادشاہ) نے اپنی حکومت کی بقاء کے لئے اسلامی اصولوں کو تاراج کیا۔ لیکن جب کسی نے سید مودودی سے ان ہی کے پیش کردہ فلسفہ کی روشنی میں یہ سوال کیا کہ جب دورِ خلافت صرف تیس سال تک باقی رہا، اس کے بعد اب تک واپس نہ آسکا تو اس سے ثابت ہوا کہ اُس کا قیام عملاً ممکن نہیں، پھر ایسے نظام کے قیام کے لئے کوشش و محنت کرنا وقت و محنت کا ضیاع ہوگا کیونکہ یہ نظام عملی نہیں محض مثالی ہے تو اس کے جواب میں سید مودودی نے فرمایا:

"لیکن یہ تاریخ کے نہایت ناقص مطالعہ کا نتیجہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ صحیح اسلامی نظام صرف تیس سال ہی قائم رہا۔ سیاسی بصیرت کی کمی کی وجہ سے اشخاص کی تبدیلی اور نظام کی تبدیلی میں لوگ فرق نہیں کرتے حالانکہ دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد جو تبدیلی واقع ہوئی وہ کانسٹی ٹیوشن کی تبدیلی نہیں تھی بلکہ اشخاص و افراد کی تبدیلی تھی۔ ملک کا قانون وہی رہا، حکومت کا دستور وہی رہا۔ تعزیرات خدا کی قائم کی ہوئی تھیں، حدود اللہ مقرر کئے ہوئے تھے، جائیدادیں قرآن کے بنائے ہوئے قاعدے کے مطابق تقسیم ہوتی تھیں۔ صرف اس نظام کے چلانے والے افراد میں یہ تبدیلی ضرور ہوگئی تھی کہ وہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح متقی اور خداترس نہ تھے، تاہم ان میں سے کسی کے لئے بھی یہ ممکن نہ تھا کہ وہ خدا کے قانون کی جگہ اپنا قانون چلادے۔ ان میں سے کوئی شخص خدا کے کسی حکم کی ذمہ داریوں سے بچنا چاہتا تھا تو اس کو طرح طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مذہبی حیلوں سے کام لینا پڑتا تھا۔ خدا سے اعلانیہ بغاوت ان میں سے بدتر سے بدتر آدمی بھی کرنے کی جراءت نہ کرتا تھا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بعد کے زمانوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب مسند خلافت پر کوئی خداترس اور متقی انسان آ گیا تو دفعتاً شب و روز کے اندر دنیا میں وہ بہار آ گئی جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آئی تھی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ نظامِ حکومت میں سرے سے کوئی خرابی پیدا ہی نہیں ہوئی تھی اور یہ واقعہ بھی ہے کہ دراصل نظام کے اندر کوئی بنیادی خرابی جس کی اصلاح دیر طلب ہو پیدا بھی نہیں ہوئی تھی، صرف اوپری خرابیاں پیدا ہوتی تھیں جو معمولی تبدیلی سے درست ہو جاتی تھیں۔ اس طرح کی اصلاح کے دور اسلامی خلافت پر بار بار آئے اور جب تک اس کی بنیاد میں خرابی نہیں پیدا ہوئی یعنی خدا کی حکومت کی جگہ طاغوت کی حکومت نہیں قائم ہو گئی، اس وقت تک دنیا میں خلافت راشدہ کی برکتوں کا دور بار بار آتا رہا اور اب بھی اس کے لئے جدوجہد کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں ہماری مدد کیوں نہ فرمائے گا۔" ①

سید مودودی نے خلافت و ملوکیت میں بھی قدرے اختصار کے ساتھ یہی اقرار کیا ہے۔ اموی و عباسی خلافت کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس کے چلانے والے مسلمان تھے جو اسلام اور اس کے قانون کو مانتے تھے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجت

---

① روداد جماعت اسلامی حصہ سوم صفحہ ۲۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا انہوں نے کبھی انکار نہ کیا۔ عام معاملات ان کی حکومت میں شریعت ہی کے مطابق انجام پاتے تھے۔" ①

یقیناً یہ اسلام کی برکت ہی تھی کہ سید مودودی جیسے ناقد بنوامیہ و بنوعباس کو بھی اسلامی خلفاء کے اعلیٰ سیرت و کردار اور ان کے بے مثال طرزِ حکمرانی کو تسلیم کرنا پڑا۔ اور الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ اسلامی تعلیمات کی برکات ہی تھیں کہ مسلمانوں کے دورِ زوال میں بھی مسلم حکمران اپنی انفرادی زندگی میں گوں نا گوں کبائر میں مبتلا ہونے کے باوجود اسلام، اس کے اصول اور ملّت اسلامیہ کے لیے کسی قدر غیرت وحمیت رکھتے تھے۔ سلطان عبدالحمید ثانی (۱۸۶۷ تا ۱۹۰۹ء) جو کہ اسلامی خلافت کے آخری خلیفہ اور بقول بعضے اسلامی "ملوکیت" کے آخری "بادشاہ" گزرے ہیں، وہ بقلم خود اپنی معزولی کی وجہ اپنے مرشد جناب محمود ابوالشامات کو ایک خط میں ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

"میں آپ کی خدمت میں اور آپ جیسے دوسرے اربابِ عقل کی خدمت میں ایک اہم مسئلہ پیش کرتا ہوں تاکہ یہ امانت تاریخ کی حفاظت میں آجائے۔ میں خلافت اسلامیہ سے صرف اس لئے الگ ہوا ہوں کہ مجھے انجمن اتحاد وترقی کی طرف سے بہت تنگ کیا گیا، دھمکیاں دی گئیں اور خلافت ترک کرنے پر ازحد مجبور کر دیا گیا۔ سبب یہ ہوا کہ ان اتحادیوں نے مجھ سے بار بار اصرار کیا کہ سرزمین فلسطین میں یہود کے قومی وطن کی تاسیس پر اتفاق کر لوں۔ ان کے پیہم اصرار کے باوجود میں یہ بوجھ اٹھانے پر راضی

① صفحہ ۲۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوا۔ اخیر میں ان لوگوں نے پندرہ کروڑ برطانوی لیرہ سونا دینے کا وعدہ کیا۔ میں نے قطعی طور پر اس تجویز کو ٹھکرا دیا اور انھیں یہ دو ٹوک جواب دیا: اگر تم لوگ پندرہ کروڑ لیرہ سونے کے بجائے دنیا بھر کا سونا دو، تب بھی میں اس بوجھ کو نہیں اٹھاؤں گا۔ میں نے ملت اسلامیہ کی تیس سال سے زیادہ خدمت کی ہے، اب میں اپنے آباء واجداد خلفاء وسلاطین کی تاریخ کو سیاہ نہیں کروں گا۔ میں یہ بوجھ قطعی طور پر نہیں اٹھا سکتا۔

قطعی جواب کے بعد ان لوگوں نے مجھے معزول کرنے پر اتفاق کرلیا اور یہ پیغام پہنچایا کہ وہ مجھے شہر بدر کر کے سلانیکا بھیج دیں گے۔ میں نے یہ تکلیف گوارا کرلی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں کہ میں نے ارضِ مقدس فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کو تسلیم کر کے دولت عثمانیہ اور عالم اسلام کو اس عیب وعار سے داغدار کرنا قبول نہیں کیا۔ میرے بعد جو ہوا سو ہوا، اس پر میں بار بار میں اللہ جل شانہ کی حمد وثناء کرتا ہوں...... الخ" ①

یہ تذکرہ ہے اس زنجیر کی آخری کڑی کا جس کو ہم جیسے لوگ خلافت اور بعض احباب ملوکیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اُس دورِ زوال وانحطاط میں مسلم خلفاء و" بادشاہوں" کا اسلامی کردار اس قدر مستحکم اور قابلِ فخر تھا کہ وہ اپنے اسلامی اصولوں پر اپنی حکومت داؤ پر لگانے کو تیار ہوجاتے تھے، خیر القرون کے خلفاء کی تو بات ہی جانے دیجئے کہ پھر کیا رہی ہوگی جن کو بعض حضرات

① مجلّہ العربی، شوال ۱۳۹۲ھ دسمبر ۱۹۷۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ملوکیت کے بانیین" میں سے قرار دیتے ہیں۔ گویا ایسے ہی حکمرانوں کے سلسلے کے لئے شاعر کہہ گیا۔

جس کی خزاں یہ ہو، اس کی بہار مت پوچھ

المختصران گزارشات کے ساتھ قارئین کے پیشِ خدمت یہ کتاب ہے۔ امید ہے کہ قارئین نہ صرف اس کتاب کو بلکہ اصل کتاب کے متن پر لگے تعلیقات و حواشی کو بھی مفید پائیں گے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ دورانِ مطالعہ قاری کو بہت سے شاہان کے نام دیگر کتابوں سے مختلف نظر آئیں گے۔ ایسا ہونا فطری ہے اور تقریباً شاہانِ عالم کی تاریخ سے متعلق ہر کتاب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عموماً شاہان کے نام ان کی اپنی زبانوں میں ہوتے ہیں جیسے لاطینی، فارسی، عبرانی، سریانی وغیرہ۔ یہی نام جب کسی دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہیں تو ان میں معمولی تغیر آجاتا ہے۔ جیسے سکندر اعظم کے باپ Philips کا نام عرب مؤرخین نے فلیبس اور اردو تذکرہ نویسوں نے فلیپس لکھا ہے۔ اس فرق کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ عربی میں ''پ'' نہیں ہوتا سو یونانی زبان کے اس لفظ کو معرب بنانے کے لیے ''پ'' کو ''ب'' سے بدل دیا گیا جبکہ اردو میں ''پ'' موجود تھا تو اردو میں نام ویسا ہی رہا۔ اسی طرح ایرانی بادشاہ قباد ہے جس کو عموماً عرب مؤرخین قباذ، ذال کے ساتھ لکھتے ہیں جبکہ اردو تذکرہ نویس قباد، دال کے ساتھ لکھتے ہیں۔ اسی طرح اور کئی مثالیں ہیں جن میں شاہان کے نام پورے کے پورے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدل جاتے ہیں جیسے John یوحنا بن جاتا ہے اور David داؤد۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ایک ہی زبان کے مؤرخین دوسری کسی قوم کے بادشاہ کا نام دو مختلف طریقوں سے لکھتے ہیں، جیسے مصر کے بادشاہ ''قفط بن مصر'' کو ابن مسکویہ ''قفط'' جبکہ ابن خلدون ''قبط'' لکھتا ہے جس کی طرف مصریوں کی قبطی نسل منسوب ہے۔

غرض اس طرح کی کئی مثالیں تاریخ کی کتابوں سے پیش کی جا سکتی ہیں۔ سو ہم امید کرتے ہیں کہ ناموں کی ان تبدیلی کو لے کر قاری زیادہ پریشان نہیں ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ کتاب کے مولف کے بارے میں

اس کتاب کے مرتب جواں سال عالم دین اور نہایت متین شخصیت کے مالک حافظ ظہیر الدین بابر حفظہ اللہ ہیں۔ اس کم عمری میں آپ کی علمی قابلیت نہ صرف قابلِ رشک ہے بلکہ حیران کر دینے والی ہے۔ آپ زمانۂ طالب علمی سے ہی نہایت قابل و لائق تلمیذ رہے ہیں۔ آپ نے نہ صرف انتہائی شاندار نمبروں سے جامعۃ الرشید کراچی سے عامہ، خاصہ، اور عالیہ کی اسناد حاصل کیں، بلکہ سن ۲۰۱۶ء میں عامہ کی ڈگری کے ذیل میں پورے پاکستان میں ۹۹.۳ فیصد نمبر لے کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی سے ۲۰۱۶ء میں آپ نے ۹۳.۶ فیصد نمبر حاصل کر کے عالمیہ کی سند حاصل کی۔ اسی طرح آپ نے حدیث میں تخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی اور مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ڈھاکہ بنگلہ دیش سے کیا۔ ساتھ ہی قریباً تین سال تک آپ کراچی کے مشہور و معروف ادارہ، جامعۃ الرشید میں تفسیر، حدیث، اصول حدیث، سیرت، صرف ونحو اور منطق کی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

دینی علوم میں رسوخ رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ نے عصری اداروں سے بھی استفادہ کیا اور اس سلسلے میں جامعہ کراچی سے تاریخ میں بی اے کی سند جبکہ ۲۰۱۶ء میں انگریزی زبان میں نمل کراچی سے ماسٹرز کی ڈگری سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستفیض ہوئے۔ آپ کو اردو، عربی، فارسی، ہندکو اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ اردو زبان میں مختلف موضوعات پر آپ کئی مقالات کے مصنف بھی ہیں جن میں الاحسان خلاصۃ التبیان، وجادہ کی بحث، المختار من اصول الآثار وغیرہ شامل ہیں۔

المختصر مصنف و مرتب موصوف ایک نہایت علمی شخصیت ہیں اور آپ جیسی علمی قد آور شخصیت کے کسی کام پر تعلیقات و حواشی لگانے کا کام گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ پھر بھی اس احقر نے حافظ ظہیر الدین بابر ﷾ کے کہنے پر یہ ذمہ داری قبول کر لی۔ اللہ اس کتاب کو آپ کے لیے اور اس احقر کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں ہم اپنے نہایت عزیز دوست محمد صہیب نذیر صاحب کے تہہ دل سے ممنون ہیں کہ جن کے پر زور اصرار اور تعاون کے نتیجے میں یہ کتاب شائع ہو کر قارئین کے ہاتھوں تک پہنچ سکی ہے۔ اللہ ان کو اعلم کی اس خدمت کے سلسلے میں بہترین اجر سے نوازے۔ آمین

محمد فہد حارث

دبئی، متحدہ عرب امارات

۱۱ شوال ۱۴۴۱ ہجری

۶ جون ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُقدّمة

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلٰی آلہ و اصحابہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ اما بعد:

اس رسالہ میں اختصار کے ساتھ شاہان فارس، شاہان یونان، شاہان روم، شاہان مصر، شاہان بنی اسرائیل اورشاہان عرب کا تذکرہ پیش کیا گیا ہے۔ ان صفحات پر ایک نگاہ ڈالنے سے اسلام سے قبل کی مشہور حکومتوں اور شہیر حکمرانوں کا ایک نقشہ سامنے آجاتا ہے، جن کی تفصیل کے لیے مطولات کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ یہ تلخیص اصولی طور پر کتاب "المختصر فی اخبار البشر" کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے، جس کے مصنف شہر حماۃ کے حکمران الملک المؤید ابوالفداء عماد الدین اسماعیل المتوفی ۷۳۲ ہجری ہیں۔

بعض تفصیلات کے لیے کتاب "تجارب الامم وتعاقب الھمم" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جس کے مصنف ابوعلی احمد بن محمد بن یعقوب مسکویہ ہیں جو ایک صدی پر محیط طویل عمر گذارنے کے بعد سن ۴۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

کتاب میں جن بادشاہوں کا ذکر ہے ہم نے ان کو نمبر لگا کر لکھ دیا ہے، اگر تاریخ میں اس بادشاہ کی کوئی خصوصیت ہے تو اس کو ذکر کردیا گیا ورنہ صرف نام ہی لکھا گیا جبکہ حسب ضرورت جہاں ضروری معلوم ہوا وہاں تفصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ذکر کر دی گئی ہے۔

اس مختصر مجموعے کے مطالعے سے مزدکیت، مانویت اور درفش کاویانی جیسے الفاظ جو اردو لٹریچر میں مستعمل ہیں ان کا تاریخی پس منظر سامنے آتا ہے، فارسی مجوسیوں کے اس کینے کی وجہ بھی سامنے آتی ہے جو اِن کو عربوں سے ہے، فارسیوں کا نسلی تفاخر اور عربوں کے خلاف کینہ کیوں ہے اس کی علت (وجہ) کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تمام انسان ایک انسان سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اقتدار عطا فرماتا ہے۔ اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ . اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ . يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ، اللہ نے فرعون سے زمین چھین کر بنی اسرائیل کو اس کا مالک بنایا، اسی طرح اس نے مختلف ادوار میں مختلف لوگوں کو اقتدار سے نوازا، کوئی رب کا شکر گزار رہا اور کوئی ناشکرا۔

لیکن فارسی مجوسیوں یا بعض دوسری اقوام کو اپنے نسب میں بادشاہت دیکھ کر یہ زعم پیدا ہو گیا کہ یہ ان کا خصوصی حق ہے، خاص طور پر فارسی مجوسیوں میں یہ چیز نمایاں نظر آتی ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں شاہان فارس کی حکومتوں کا خاتمہ کرایا تو سب سے زیادہ کینہ پروری ان مجوسیوں ہی نے پالی اور زبان، قلم، عمل جس طرح بھی بن پڑا اسلام اور عربوں سے انتقام لینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، ایک شاعر کہتا ہے:

بشکست عمر پشت ہژبران عجم را
برباد فنا داد رگ وریشہ ی جم را
این عربدہ برغصب خلافت ز علی نیست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

با آل عمر کینہ قدیم است عجم را

ایک دوسرا شاعر اہل عرب کی تحقیر کرتے ہوئے کہتا ہے:

زشیر شتر خوردن و سو سمار
عرب را بجاش رسید ست کار
کہ تاج کیہاں را کنند آرزو
تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

ان بادشاہوں کے حالات کو سامنے رکھنے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی آمد کے بعد کتنا بڑا انقلاب واقع ہوا۔

بنیادی طور پر بندہ نے یہ تلخیص اپنی یادداشت کے لیے لکھی تھی، جسے بعد میں اپنے بعض اساتذہ کرام کی خدمت میں بھی بھیج دیا تھا اور اپنے بعض دوستوں کو بھی۔ لیکن خوشگوار حیرت اس وقت ہوئی جب محترم جناب فہد حارث صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ وہ اس تلخیص کو مفید پاتے ہیں اور اس پر اپنی تعلیقات لکھ رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے توجہ کر کے اس پر کافی عمدہ مواد کا اضافہ کر دیا ہے۔ چنانچہ فہد حارث صاحب کی تعلیقات کے بعد یہ مختصر رسالہ ایک کتاب کی صورت اختیار کر گیا ہے، جس میں اجمالی طور پر بھی تاریخ کے اس طویل دورانیے پر سرسری نظر ڈالی جا سکتی ہے اور حاشیہ میں ضروری تفصیلات سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

اردو زبان میں اس موضوع پر تصنیف کا خلا ہے اور اس امر کی ضرورت باقی نظر آتی ہے کہ اس انداز سے مفصل و محقق کتاب مرتب کی جائے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محترم فہد حارث صاحب کی تعلیقات کے بعد ان سطور کو نشر کرنا ان کی صوابدید ہے، اگر اس کے ذریعہ کسی کو علمی طور پر فائدہ ہو جائے تو میرے لیے سعادت کی بات ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع عطا فرمائے، ہماری علمی کاوشوں کو امت کے لیے مفید و نافع بنائے اور ہمارے لیے، ہمارے والدین کے لیے اور ہمارے اساتذہ کے لیے ان کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین

ابوحیان ظہیرالدین بابر
بن سیری، ایبٹ آباد
۵، شوال، ۱۴۴۱ھ
۲۸، مئی، ۲۰۲۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہانِ فارس

قدیم زمانے میں فارس کے بادشاہ دنیا کے عظیم ترین بادشاہوں میں شمار ہوتے تھے، ان کے ہم پلہ بادشاہت کسی کی نہ تھی، مورخین ان بادشاہوں کو چار طبقات میں تقسیم کرتے ہیں:

ا۔فیشد اذیہ

۲۔کیانیہ

۳۔اشغانیہ یااشکانیہ(ملوک الطوائف)

۴۔اکاسرہ

پہلا طبقہ:

پہلا طبقہ فیشد اذیہ کہلاتا ہے، کیونکہ اس طبقے کے ہر بادشاہ کو "فیشد اذ" کہتے ہیں۔اس دور میں نو بادشاہ ہوئے:

ا۔اوشہنج:

ابن مسکویہ کے مطابق یہ بادشاہ طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد تھا جب کہ بعض اہل فارس کہتے ہیں کہ یہ طوفان نوح علیہ السلام سے پہلے تھا، یہ لوگ طوفان نوح علیہ السلام کے وقوع ہی کا انکار کرتے ہیں۔یہ بادشاہ اچھی سیرت اور اچھی سیاست کا مالک تھا، ہندوستان بھی آیا تھا۔بابل اور سوس دو شہر اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسائے تھے۔

۲۔طہمورث:

یہ اوشہنج کی اولاد سے ہے، یہ پہلا شخص ہے جس نے فارسی میں لکھا۔

۳۔جمشید:

یہ طہمورث کا سگا بھائی تھا۔جم کا معنی چاند اور شید کا معنی شعاع ہے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اس کا نام "چاند کی روشنی" رکھا گیا۔ نیروز کے دن عید منانے کا رواج اسی نے شروع کیا، اس کے ملک کو بڑی وسعت حاصل ہوئی، اس نے مختلف امور کے لیے مخصوص مہریں وضع کر رکھی تھیں۔ لیکن اس عرصہ بعد اس نے ظلم وتعدی اور تکبر کا آغاز کیا، چنانچہ لوگ اس کے مخالف ہو گئے، اور اسے بھاگنا پڑا، بیوراسف نے اس کا تعاقب کیا اور آرے سے چیر ڈالا۔

۴۔بیوراسف (جسے عرب ضحاک کہتے ہیں۔):

اسے "دھاک" کہا جاتا تھا جس کا معنی ہے: دس بلائیں، یا دس آفتیں۔عربوں نے دھاک سے ضحاک کر دیا۔بادشاہ بن کر یہ بھی بڑا شریر ثابت ہوا، لہو ولعب عام کرنے کے علاوہ لوگوں پر بھاری ٹیکس بھی عائد کر دیئے۔کہا جاتا ہے کہ یہ پوری دنیا کا بادشاہ بن گیا۔اس کے کندھوں پر کچھ زائد گوشت تھا جسے یہ اپنی مرضی سے حرکت دے سکتا تھا، یہ ان کو کپڑے سے ڈھانپ کر رکھتا اور کم عقل لوگوں کو یہ کہہ کر ڈراتا کہ یہ سانپ ہیں۔

اس کے دور میں ایک شخص ظاہر ہوا جس کا نام "کابی" تھا، ضحاک نے اس کے دو بیٹوں کو قتل کر دیا تھا، بالآخر کابی نے ایک "جھنڈا" بنایا اور لوگوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بادشاہ کے خلاف ابھارا، بہت سارے لوگ اس کے ساتھ ہو گئے، یہاں تک کہ فتح یاب ہوئے۔ اہل فارس کے ہاں کابی کا یہ جھنڈا مقدس قرار پایا، چنانچہ اسے "درفش کابیان" کا نام دیا گیا، اردو زبان میں بھی "درفش کاویانی" مستعمل ہے۔ فتح یابی کے بعد لوگوں نے کابی کو بادشاہت پیش کی لیکن اس نے شاہی خاندان میں سے نہ ہونے کا عذر کر کے انکار کر دیا، چنانچہ جمشید کی نسل سے افریدون کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس نے ضحاک کو قتل کرا دیا۔

ضحاک بادشاہ کے بارے میں کافی اختلاف ہے، یونانی، فارسی اور عرب ہر ایک دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ان میں سے ہے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس کے آخری دور میں مبعوث ہوئے تھے اس لیے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہی نمرود ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ نمرود اس کی طرف سے ایک عامل یا گورنر تھا۔

۵۔ افریدون بن اثفیان:

یہ صاحب علم شخص تھا، علم طب، نجوم اور فلسفہ سے آشنا تھا، اس نے لوگوں کو انصاف دلایا اور ضحاک نے جن پر ظلم کیا تھا، زمینیں غصب کی تھیں ان کو واپس لوٹا دیں۔ اس نے سب سے پہلے "کی" کا لقب اختیار کیا جس کا معنی "روحانی" ہے یہ وجیہ، اور قوی شخص تھا۔ اس نے سب سے پہلے ہاتھی سدھائے اور انہیں جنگ میں استعمال کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہی ذوالقرنین ①

① سید مودودی نے تفہیم القرآن میں سورۃ کہف کی تفسیر میں ذوالقرنین کے متعلق لکھا ہے کہ قدیم زمانے میں بالعموم مفسرین کا میلان سکندر کی طرف تھا، لیکن قرآن میں اس کی جو صفات و خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ مشکل ہی سے سکندر پر چسپاں ہوتی ہیں۔ جدید زمانے میں تاریخی معلومات کی بنا پر مفسرین کا میلان زیادہ تر ایران کے فرماں روا خورس (خسرو یا سائرس جس کا تعلق شاہانِ فارس کے دوسرے طبقے الکیانیہ سے ہے) کی طرف ہے، ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا سورہ کہف میں ذکر ہے۔ افریدون نے اپنے بعد ملک کو اپنے تین بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا جن میں باہم جنگیں ہوئیں بالآخر افریدون کا پوتا منوچہر جسے منوشہر بھی کہتے ہیں بادشاہ بنا۔

٦۔منوشہر:

یہ عدل پسند بادشاہ تھا، خندق کا تصور سب سے پہلے اس نے پیش کیا۔

اس کے ساتھ اس کے چچازاد افراسیاب کی جنگ رہی، بالآخر معاملہ مصالحت تک پہنچا، نہر بلخ کو حد قرار دیا گیا کہ کوئی اس سے متجاوز نہ ہو۔ اپنی سلطنت کے تیس سال بعد اس نے لوگوں سے خطاب کیا، یہ پہلا خطبہ ہے جو کسی بادشاہ سے منقول ہوا۔

اس بادشاہ کے زمانے میں یمنی بادشاہ رائش بن قیس بن صیفی بن یشجب بن یعرب بن قحطان نے جنگیں کیں۔ رائش کا نام حارث تھا، اس نے ہندوستان میں بھی جنگ کی اور بڑی غنیمت حاصل کی۔ پھر اس نے شمر بن العطاف کو ترکوں سے جنگ کو بھیجا، جو آذر بائیجان سے داخل ہوا اور قتل وغارت گری کی۔ رائش کے بعد ذومنار بن رائش بادشاہ ہوا۔ ذومنار کا معنی ہے مینار والا۔ دراصل بلاد مغرب پر جنگ کے دوران اس کے ساتھیوں کی

==> اور یہ نسبتاً زیادہ قرین قیاس ہے، مگر بہرحال ابھی تک یقین کے ساتھ کسی شخصیت کو اس کا مصداق نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ (محمد فھد حارث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جس ذوالقرنین کا ذکر ہے وہ حمیر قبیلے سے ہے، اس اعتبار سے الصعب بن الرائش کو ذوالقرنین قرار دیا گیا ہے جس کا ذکر اس کتاب میں شاہان عرب کے تحت سولہویں نمبر پر آ رہا ہے۔ (مولف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گمشدگی کا خطرہ ہوا، اس نے رہنمائی کے لیے مینار تعمیر کرایا تھا۔ اس کے بیٹے کا لقب "ذوالاذعار" ہے، جس کی وجہ یہ بنی کہ یہ اپنے والد کے حکم سے مغرب میں جنگ کر رہا تھا جہاں سے یہ ایسے قیدی لایا جن کی شکلیں دیکھ کر لوگ خوفزدہ ہوئے، اس لیے اس کا نام ہی "ذوالاذعار" یعنی دہشت ڈالنے والا رکھ دیا گیا۔

ان بادشاہوں کا تذکرہ یمنی بادشاہوں کے بیان میں آئے گا، اس باب میں ان کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ اہل فارس کا کہنا یہ ہے کہ یمنی بادشاہ اہل فارس کے "عمال" یعنی والی و گورنر تھے جب کہ اہل عرب کہتے ہیں کہ وہ مستقل بادشاہ تھے کسی کے ماتحت نہ تھے۔

منوشہر بادشاہ کے دور میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام آئے، کہتے ہیں کہ آپ کی عمر ایک سو بیس سال تھی، جن میں سے بیس سال افریدون کے دور میں سو سال منوشہر بادشاہ کے دور میں گذرے۔

۷۔ افراسیاب:

منوشہر کے بعد افراسیاب نے مملکت فارس پر قبضہ کر لیا اور ملک میں فساد برپا کر دیا، نہروں کو بند کرا دیا یہاں تک کہ اس کی بادشاہت کے پانچویں سال سخت قحط واقع ہو گیا، لوگ بڑی مصیبت میں تھے کہ زو بن طہماسپ کا ظہور ہوا۔

۸۔ زو:

اس کی افراسیاب سے کئی جنگیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ زو نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراسیاب کو ترکستان بھاگنے پر مجبور کر دیا۔اس نے دوبارہ ملک کی حالت کو سدھارا، نہروں کو جاری کیا۔ایک نہر کا نام ''زاب'' تھا جس کے پاس اس نے شہر آباد کیا جس کا نام "قدیم شہر" ہے۔

۹۔کرشاسف:

ایک روایت کے مطابق یہ مستقل بادشاہ نہ تھا بلکہ زو بن طہماسپ کا وزیر تھا، اور ایک روایت کے مطابق زو اور کرشاسف دونوں بیک وقت بادشاہ تھے۔

یہ شاہان فارس کا قدیم ترین طبقہ ہے، ان کی مملکت اور جنگوں کے بارے میں افسانوی روایات نقل ہوئی ہیں۔

شاہان فارس کا دوسرا طبقہ:

یہ طبقہ "الکیانیہ" کہلاتا ہے، یعنی کیانی سلطنت۔ان بادشاہوں کے ناموں کے شروع میں "کی" آتا ہے، یوں تو سب سے پہلے افریدون نے ''کی'' کا لقب اختیار کیا تھا لیکن قباد بن زو کے بعد یہ ہر بادشاہ کا لقب بن گیا۔

کیانی بادشاہ بھی نو ہی گذرے ہیں:

ا۔کیقباد بن زو:

یہ زو بن طہماسپ کا بیٹا ہے۔ملک کی آبادی میں یہ باپ کے نقش قدم پر رہا۔اس کی ترکوں سے جنگیں رہیں۔کیانی بادشاہ اسی کی نسل سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کیکاؤوس (یا کیقابوس):

اس کا ایک بیٹا تھا: سیاوش، جس کی پرورش رستم نے کی۔ یہ بہت خوبصورت جوان تھا، کیکاؤوس کی ایک بیوی کے ساتھ اس کا عشق، بعد ازاں افراسیاب کے ساتھ جنگ کے لیے جانا اور اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا طویل قصہ ہے، اگلا بادشاہ کیخسر و اِسی سیاوش کا بیٹا ہے۔

۳۔ کیخسرو:

جب یہ بادشاہ بنا تو اس نے اپنے نانا افراسیاب سے جنگ کی اور فتح یاب ہوکر افراسیاب کو اپنے والد سیاوش کے بدلے قتل کر دیا۔ فتح یابی اور والد کا بدلہ لینے کے بعد اس نے بادشاہت چھوڑ دی، اور لھراسف کو بادشا بنا دیا۔ اس نے چھ سال بادشاہت کی۔ ①

۴۔ کیلہراسف:

بخت نصر اسی کے دور میں تھا۔

لھراسف نے بخت نصر کو عراق، اھواز اور روم پر متعین کیا تھا، بخت نصر دمشق آیا، اہل شام نے اس سے صلح کی، بیت المقدس میں بنی اسرائیل نے بھی اس سے صلح کی تھی لیکن بعد میں بغاوت کر ڈالی، جس کی پاداش میں

---

① اس نے ۵۳۹ قبل مسیح میں بابل کو فتح کیا اور فتح کے دوسرے سال ہی بابل میں اسیر بنی اسرائیل کو اپنے وطن واپس جانے اور وہاں آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اس کے بعد یہودیوں کے قافلے در قافلے یہودیہ کی طرف جانے شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ مدتوں جاری رہا۔ خسرو نے یہودیوں کو ہیکلِ سلیمانی کی دوبارہ تعمیر کی اجازت بھی دے دی تھی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخت نصر نے ان پر حملہ کر کے انہیں تباہ و برباد کر ڈالا، قتل عام کے بعد جو شخص بچا وہ مصر کو بھاگ کھڑا ہوا۔ بخت نصر نے فرعون مصر کو لکھا کہ ان بھاگے ہوئے لوگوں کو واپس کرے، یہ میرے بھگوڑے غلام ہیں، فرعون مصر نے ان کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ انکار سن کر بخت نصر نے طیش میں آ کر مصر پر حملہ کر دیا اور بادشاہ کو قتل کر ڈالا۔ پھر اس نے مغرب میں پیش قدمی شروع کی یہاں تک کہ اس کے آخری کونے تک جا پہنچا، جس شہر سے گزرتا وہاں تباہی مچاتا اور لوگوں کو قیدی و غلام بنا لیتا۔ اس قتل و غارتگری کے بعد وہ فلسطین وار دن واپس لوٹا یہاں بھی قتل و غارت گری کی۔

بنی اسرائیل میں سے حضرت دانیال اور دیگر حضرات بخت نصر سے ملے۔ بخت نصر نے مغرب، شام اور بیت المقدس سے بیش بہا مال و زر لھراسف کو بھیجا۔

مورخین کا اختلاف ہے کہ بخت نصر مستقل حکمران تھا یا اہل فارس کا ماتحت تھا، زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ لھراسف کا نائب تھا۔ اور اسی کی نیابت میں لشکر کشی کرتا تھا۔

بخت نصر نے عرب سے بھی جنگ کی، یہ معد بن عدنان کے زمانے میں تھا، معد سمیت بہت سے عرب بخت نصر کے ساتھ مصالحت کے لئے آئے، جن کے ساتھ اس نے حسن سلوک کا رویہ رکھا۔ بخت نصر کے ایک خواب کا ذکر یہود کی کتب میں موجود ہے، جس کی تعبیر اسے حضرت دانیال نے بتائی تھی۔

بخت نصر کے عرصہ ولایت میں اختلاف ہے، ابوعیسیٰ کے مطابق یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرصہ ستاون سال ایک ماہ اور آٹھ دن ہے۔

بخت نصر کے بعد اس کا بیٹا اولاق والی بنا، لیکن جلد قتل کر دیا گیا۔ پھر بخت نصر کا پوتا بلطشاصر دو سال والی رہا۔ ایک دفعہ اس نے شراب کی محفل سجائی جس میں سونے چاندی کے برتن تھے، حضرت دانیال نے پیشین گوئی کی کہ اس کی مملکت زائل ہونے والی ہے۔ چنانچہ یہ شخص قتل ہوا اور یوں بخت نصر کی اولاد کی ولایت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

۵۔ کیبشتاسف یا کی گشتاسپ:

اس نے "فسا" شہر آباد کیا۔ زرتشت ① اس کے دور میں ظاہر ہوا۔ بادشاہ نے کچھ توقف کے بعد اس کا مذہب اختیار کر لیا۔ ②

پھر اس نے زہد اختیار کر لیا، بادشاہت چھوڑ دی اور مفقود ہو گیا، اس کے بعد اس کا پوتا بادشاہ ہوا۔

① یہ ایرانیوں کا پیغمبر مانا جاتا ہے۔ بعض مؤرخین اس کا زمانہ پانچ ہزار قبل مسیح بتاتے ہیں، تو بعض ایک ہزار قبل مسیح۔ جدید محققین کے مطابق اس کا زمانہ ساتویں قبل مسیح کا وسط ہے یعنی ۶۳۰ قبل مسیح سے ۶۶۰ قبل مسیح۔ اس کے ہاں ایک خدا کا تصور ملتا ہے جس کا ذاتی نام اہورامزدا ہے۔ اخلاقی تعلیمات میں زرتشت نے نیکی، طہارت و پاکدامنی اور حسنِ اخلاق کو خصوصی اہمیت دی۔ زرتشت تعلیمات میں سود خوری، وعدہ خلافی اور جھوٹ سخت گناہ ہیں۔ زرتشتیوں کی مذہبی کتاب اوستا ہے جو اِن کے اپنے عقیدے کے مطابق منزل من اللہ ہے۔ (محمد فہد حارث)

② گشتاسپ نے نہ صرف زرتشت کا مذہب اختیار کیا بلکہ اس کی تبلیغ میں اپنی سلطنت میں جگہ جگہ آتشکدے بھی تعمیر کروائے۔ اس نے زرتشت کی تعلیمات کو بارہ ہزار بیلوں کی کھال پر تحریر کر کے محفوظ کیا تھا (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ کی أزدشیر (اردشیر) بہمن:

عبرانی میں اس کا نام "کورش، یا کیرش" ہے۔ اس نے خوب فتوحات حاصل کیں۔ بخت نصر نے بیت المقدس کو تباہ کر دیا تھا، کورش بادشاہ نے اس کی تعمیر کرائی اور دوبارہ بنی اسرائیل کو وہاں آباد کیا۔①

۷۔ خمانی بنت أزدشیر (اردشیر) بہمن:

یہ ازدشیر (اردشیر) کی بیٹی تھی، اور اسی کی بیوی بھی (جو کہ ان کے ہاں درست تھا)۔ ازدشیر (اردشیر) کے بعد یہی ملکہ قرار پائی، ازدشیر (اردشیر) کا بڑا بیٹا ساسان تھا، جب ازدشیر (اردشیر) فوت ہوا تو دارا، ماں کے پیٹ میں تھا، لیکن ازدشیر (اردشیر) نے بڑے بیٹے کو چھوڑ کر دارا کے لیے بادشاہت کی وصیت کی، ساسان دل برداشتہ ہو کر وہاں سے دور چلا گیا، جہاں اس نے بکریاں چرا کر گزارا کیا، بعدازاں اسی کی نسل سے ساسانی بادشاہت کا آغاز

---

① "وأزدشير بهمن المذكور، اسمه بالعبرانية كورش، ويقال كيرش، وهو الذي أمر بعمارة بيت المقدس بعد أن خربه بخت نصر، فعمره أزدشير وأمر بني إسرائيل بالرجوع إليه، ولا دليل على أنّ أزدشير المذكور هو كورش أقوى من كلام أشعيا النبي علیہ السلام، فإنه يقول في الفصل الثاني والعشرين من كتابه، حكاية عن الله تعالى أنا القائل لكورش: داعي الذي يتم جمع محباتي، ويقول لأورشليم عودي مبنية، ولهيكلها كن مزخرفاً، مزيناً، هكذا قال الرب لمسيحه كورش، الذي أخذ بيمينه لتدبير الأمم وتحنى لك ظهور الملوك سائراً، تفتح الأبواب أمامه فلا تغلق، وأسير أنا قدامك، وأسهل لك الوعور، وأكسر أبواب النحاس، وأحبوك بالذخائر التي في الظلمات ولم يكن أحد في ذلك الزمان بهذه الصفة التي ذكرها أشعيا، أعني ملك الأقاليم والحكم على الأمم، وغير ذلك مما ذكره غير أزدشير بهمن، فتعين أن يكون هو كيرش. وكان أزدشير بهمن كريماً متواضعاً علامته على كتبه بقلمه، من أزدشير بهمن عبد الله وخادم الله والسايس لأمركم." (المختصر في اخبار البشر) ازمولف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا جو کہ شاہان فارس کا چوتھا طبقہ ہے جو" اکاسرہ" کہلاتے ہیں۔

۸۔دارا الأول: ①

جب دارا بڑا ہو گیا تو ملکہ خمانی دارا (جو کہ اس کا بیٹا بھی تھا اور بھائی بھی) کے حق میں دستبردار ہو گئی۔ اس نے مملکت کو اچھا چلایا، اس کا بیٹا ہوا تو اس کا نام اپنے ہی نام پر دارا رکھا جو اس کے بعد بادشاہ ہوا۔

۹۔دارا الثانی:

یہ ظالم شخص تھا، اسے سکندر یونانی نے قتل کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ ②

① اس بادشاہ کے دور میں یروشلم میں ہیکلِ سلیمانی کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ خسرو یا سائرس نے گرچہ ۵۳۹ قبل مسیح میں یہودیوں کو یہودیہ میں ہیکل سلیمانی کی تعمیر کی اجازت دے دی تھی لیکن ایک عرصے تک ہمسایہ قومیں جو اس علاقے میں آباد تھیں مزاحمت کرتی رہیں۔ آخر کار دارا اول نے ۵۲۲ قبل مسیح میں یہودیہ کے آخری بادشاہ کے پوتے زُروبابل کو یہودیہ کا گورنر مقرر کیا اور اس نے حُجی نبی، زکریاہ نبی اور سردار کاہن یشوع کی نگرانی میں ہیکل مقدس نئے سرے سے تعمیر کیا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ ۳۳۰ قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ سکندر نے دارا کو شکست دینے کے بعد ملک میں خوب قتل و غارتگری کی اور تخت جمشید جس کی کاریگری و صناعی کی تفصیلات پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کو جلوا دیا۔ تخت جمشید کو جلانے کے نتیجے میں شاہی کتب خانے کو بھی آگ لگ گئی جس کی وجہ سے زرتشتیوں کی مذہبی کتاب اوستا کا نسخہ بھی جل گیا۔ سکندر نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ان موبدوں کو بھی قتل کروا دیا جن کو اوستا ازبر تھی۔ تاہم ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر صاحبہ اپنی کتاب "مطالعۂ تہذیب صفحہ ۶۹" میں دارا الثانی کا نام داریوش سوئم لکھتی ہیں اور اس سے پہلے وہ اردشیر اور داریوش سوئم کے درمیان مزید تین بادشاہوں کا ذکر کرتی ہیں جن کی ترتیب اردشیر اور داریوش سوئم کو شامل کر کے کچھ یوں بنتی ہے:

اردشیر دارازست (۴۶۵ قبل مسیح تا ۴۲۵ قبل مسیح) <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکندر نے فارس پر قبضے کے بعد ارسطو کے مشورے سے ملک فارس کو "تقسیم" کر کے بہت سے بادشاہ بنا دیئے تھے، تاریخ میں ان کے نام مذکور نہیں، یہ نوے سے بھی زیادہ ہوئے۔ یہ طوائف الملوکی کا دور رہا، سکندر کے یہاں غلبے کے ۲۴۶ سال بعد، ان ملوک الطوائف میں سے اشغانیوں نے قوت حاصل کر لی جن کی تعداد گیارہ ہے، شاہان عجم کا تیسرا طبقہ، اشغانیوں کے نام ہی سے موسوم ہے۔

علامہ اقبال کے مصرعہ

یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے

میں دو کیانی بادشاہوں، کی دارا، اور کی کاؤس کا ذکر ہے، جب کہ سکندر اعظم، مقدونی یونانی فاتح تھا جس نے کی دارا کو شکست دے کر مملکت فارس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

کچل ڈالا تھا جس نے پاوں میں تاج سر دارا

میں بھی فارس کے اسی شاہ کا ذکر کیا ہے۔

نیز

==> داریوش دوئم (۴۲۴ قبل مسیح تا ۴۰۴ قبل مسیح)
اردشیر دوئم (۴۰۴ قبل مسیح تا ۳۸۵ قبل مسیح)
اردشیر سوئم (۳۸۵ قبل مسیح تا ۳۳۸ قبل مسیح)
داریوش سوئم (۳۳۶ قبل مسیح تا ۳۳۰ قبل مسیح)
ڈاکٹر نگار صاحبہ ان فرمانرواؤں کے دور کو ہخامنشی دور (۵۵۰ قبل مسیح تا ۳۳۰ قبل مسیح) سے یاد کرتی ہیں۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

میں ''کئی'' سے مراد بھی کیانی بادشاہ ہی ہیں۔

مولانا الطاف حسین حالی "مدوجزر اسلام" میں کہتے ہیں ؎

حکومت نے تم سے کیا گر کنارا
تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانے کی گردش سے ہے کس کو چارا
کبھی یاں سکندر کبھی یاں ہے دارا
نہیں بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

تیسرا طبقہ:

شاہان عجم کا تیسرا طبقہ: "اشغانیہ یا اشکانیہ" کہلاتا ہے، اس طبقہ میں "ملوک الطوائف" تھے، سکندر نے ۲۰ بادشاہ بنا چھوڑے تھے، بعد ازاں جن کی تعداد ۹۰ سے بھی زیادہ ہوگئی، ان کے نام وتواریخ محفوظ نہیں، البتہ ان میں اشغانی مشہور ہوئے، اس لیے اس طبقہ کو اشغانیہ کا نام دیا گیا ہے۔

اشغانی بادشاہوں کی تعداد "گیارہ" ① ہے:

① بعض مؤرخین نے اس خاندان میں اٹھائیس بادشاہ بھی ذکر کیے ہیں (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔اشغا بن اشغان (یا ارشک بن ارشکان):

اس نے تقریباً دس سال بادشاہت کی۔ ①

۲۔سابور بن اشغان ②

۳۔جور بن اشغان

۴۔بیرن الاشغانی

۵۔جوذرا الاشغانی

۶۔نرسی الاشغانی

۷۔ہرمزا الاشغانی

۸۔اردوان الاشغانی

۹۔خسروا الاشغانی

۱۰۔بلاش الاشغانی

۱۱۔اردوان الاصغر الاشغانی ③

---

① یہ ارشک اول کہلاتا ہے جو کہ اشکانی یا اشغانی خاندان کا مؤرث اعلیٰ تھا۔اس کا دورِ حکومت ۲۴۹ قبل مسیح تا ۲۴۷ قبل مسیح تھا۔ یہ آریائی نسل سے تھا جو کہ وسط ایشیا سے موجودہ خراسان، جو کہ اس وقت پارت یا پارتھیا کہلاتا تھا، آکر آباد ہو گیا تھا اور یہیں اس نے دولت اشکانیاں کی بنیاد رکھی تھی۔ (محمد فہد حارث)

② سابور نے ۶۰ سال حکومت کی، اس کی حکومت کے چالیسویں سال کے بعد کسی سال سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔غلبہ سکندر کے ۳۱۰ سال بعد سابور فوت ہوا۔ (محمد فہد حارث)

③ چونکہ یہ عہد تاریخ میں "ملوک الطوائف" کے نام سے جانا جاتا ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ اشکانی خاندان کا ابتدائی عہد قدرے بہتر تھا لیکن ان کا آخری دور طوائف الملوکی کا دور تھا۔اسی سبب ان کے عہد میں فارس میں کچھ خاص تہذیبی ترقی نہیں ہو سکی۔اس خاندان کے ابتدائی حکمران اپنے قدیم آریائی مذہب پر تھے جو کہ اپنے مخصوص معبودوں کے ساتھ ساتھ اپنے اجداد کی ارواح کی بھی پرستش کرتے تھے۔البتہ ۵۵ء کے آس پاس ان کے ہاں زرتشتی مذہب رائج ہو گیا تھا، جس کے بعد ان کے ہاں اوستا کی باقاعدہ تدوین نو اور تفسیر کا کام ہوا، اور آتشکدوں کی تعمیر عمل میں لائی گئی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا طبقہ:

"اکاسرہ" کہلاتا ہے، کیونکہ اس طبقے کے ہر بادشاہ کو "کسریٰ" کہتے ہیں۔ یہی اکاسرہ "ساسانی" بھی کہلاتے ہیں، ساسان ان کے جدامجد کا نام ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس میں "ساسانیوں" کا ذکر ہے:

نہ وہ دور دورہ تھا عبرانیوں کا
نہ یہ بخت واقبال نصرانیوں کا
پراگندہ دفتر تھا یونانیوں کا
پریشاں تھا شیرازہ ساسانیوں کا
جہاز اہل روما کا تھا ڈگمگاتا
چراغ اہل ایراں کا تھا ٹمٹماتا①

ساسانی بادشاہوں میں پہلا بادشاہ: اردشیر بن بابک ہے جسے اردشیر بابکان بھی کہا جاتا ہے، اور آخری بادشاہ: یزدجرد② ہے، جس کا خاتمہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔③ گویا فارسی سلطنت میں سے ساسانی بادشاہت

---

① ساسان پہلے کسریٰ اردشیر بن بابک کے دادا کا نام تھا۔ ساسان کی اپنی سیاسی و مذہبی حیثیت تھی۔ وہ صوبہ فارس کی ریاست نیسایہ کے خاندانِ امراء سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ اصطخر کے "آتش کدہ ناہید" کا موبد بھی تھا۔ اس نے اشکانیوں کے طوائف الملوکی کے دور میں عروج حاصل کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کا پوتا جو اپنے باپ بابک اور دادا ساسان سے زیادہ اولوالعزم تھا، آخری اشکانی بادشاہ اردوان کا تختہ الٹ کر خود برسرِ اقتدار آ گیا۔ (محمد فہد حارث)

② اس کو یزدگرد بھی کہتے ہیں (محمد فہد حارث)

③ ساسانی عہد ۲۲۶ء تا ۶۵۳ء پر محیط ہے جو کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے کسروی حکومت کہتے ہیں، کا نام ونشان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور مسعود میں تمام ہوا اور شاید اسی لیے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ رافضیوں کے خاص نشانہ بنتے ہیں۔ ①

۱۔ اردشیر بن بابک:

یہ اردشیر اردوانیوں کے دور میں ملوک الطوائف میں سے ایک تھا، اس نے تمام ملوک الطوائف کو ختم کر دیا، یہ سکندر کے غلبہ کے ۵۱۲ سال بعد کا واقعہ ہے، اور یہی ملوک الطوائف کا کل زمانہ ہے۔ ②

==> میں سنہ ۳۲ ہجری میں آخری ساسانی بادشاہ یزدجرد کی موت کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ (محمد فہد حارث)

① ساسانی عہد کی حکومت کا خاتمہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۶۴۲ء میں ہی ہو گیا تھا، جب کہ اس خاندان کا آخری بادشاہ یزدجرد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۶۵۲ء میں حالت روپوشی میں قتل ہوا جس کے بعد ساسانی فرمانرواؤں کا نام ونشان صفحہ ہستی سے سدا کے لئے مٹ گیا۔ (محمد فہد حارث)

② جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے کہ اردشیر کے باپ کا نام بابک اور دادا کا نام ساسان تھا۔ اردشیر نے ۲۲۰ء میں آخری اشکانی بادشاہ اردوان کو شکست دے کر اپنے مورثِ اعلیٰ ساسان کی نسبت سے ساسانی عہد کا آغاز کیا۔ اس خاندان نے ۴۲۶ سال ایران کے وسیع علاقوں پر شان وشوکت سے حکومت کی۔ اس خاندان میں کُل ۳۷ حکمران گزرے جن میں سے ۲۲ کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ ان ۳۷ میں دو خواتین پوران دخت دختر خسرو پرویز (۶۳۰ء تا ۶۳۱ء) اور آذرمی دخت دختر خسرو پرویز (۶۳۱ء) بھی شامل ہیں۔ آخری بادشاہ یزدجرد سوئم تھا جس کو ۶۴۲ء میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کے ہاتھوں شکست ہوئی اور ایران پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ البتہ یزدجرد شکست کھا کر چینی ترکستان کی طرف بھاگ گیا اور دس سال عالم روپوشی میں رہا یہاں تک کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب مسلمان فوجوں نے مرو کا رخ کیا تو یزدجرد مایوسی کے <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہان فارس کے طبقہ ثانیہ میں از دشیر بہمن کا ذکر گذرا ہے، جو کیانیوں میں چھٹا بادشاہ ہے۔ از دشیر بہمن نے اپنے قانون کے مطابق اپنی بیٹی سے نکاح کیا ہوا تھا، اس کا پہلا بیٹا ساسان تھا، بعد میں ساسان کی ماں حاملہ ہوئی، تو اس نے اپنے شوہر (جو اس کا باپ تھا) سے عہد سلطنت اپنے حمل (دارا) کے حق میں لے لیا، ساسان اس دکھ میں ملک سے باہر چلا گیا اور گوشہ نشینی اختیار کر کے بکریاں چرا کر گذر اوقات کرنے لگا۔ طبقہ رابعہ کا پہلا بادشاہ اردشیر بن بابک، اسی ساسان بن اردشیر بہمن کی اولاد سے ہے، اسی لیے اس نسل کے بادشاہوں کو ساسانی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ سابور بن اردشیر:①

اس کے دور میں مانی② ظاہر ہوا تھا، جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور

==> عالم میں وہاں سے فرار ہوا اور ترکستان کی سرحد پر ایک لالچی پن چکی والے مرزبان ماھویہ کے یہاں پناہ لی جس نے جواہرات کے لالچ میں یزدجرد کو قتل کر دیا۔ یہ ۶۵۲ء کا واقعہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساسانی عہد کا آخری چراغ بھی گل ہوگیا۔ (محمد فھد حارث))

① سابور بن اردشیر کو شاپور اول بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا دورِ حکومت ۲۴۰ء تا ۲۷۲ء تک تھا۔ (محمد فھد حارث))

② ساسانی خاندان زرتشت مذہب کا پیروکار تھا یہاں تک کہ مانی بن فوتق کا ظہور ہوا۔ اس کی ماں اشکانی خاندان کی ایک شہزادی تھی جبکہ اس کا باپ عیسائیوں کے فرقہ مغتسلہ کا پیرو تھا۔ اسی سبب مانی نے جو مذہب متعارف کروایا وہ عیسائیت اور زرتشتیت کا ملغوبہ تھا جسے بعد میں مانویت کا نام دیا گیا۔ مانی نے ۲۴ سال کی عمر میں سابور کی تاج پوشی کے دن اپنی نبوت کا اعلان کیا اور خود کو فارقلیط باور کروایا جس کے آنے کی پیش گوئی عیسیٰ علیہ السلام نے کی تھی۔ اول سابور کا بھائی فیروز اس پر ایمان لایا اور اس کے کچھ عرصے بعد سابور نے بھی مانویت اختیار کر لی۔ مانی کا مذہب چونکہ زرتشتیت اور عیسائیت کے ملاپ سے وجود <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سارے لوگ اس کی اتباع کرنے لگے جو مانوی ① کہلائے۔

۳۔ ہرمز بن سابور

۴۔ بہرام بن ہرمز

۵۔ بہرام بن بہرام

۶۔ بہرام بن بہرام بن بہرام

==> میں آیا تھا جس میں زرتشتیت سے ضد اور عیسائیت سے لگاؤ واضح تھا، اسی سبب مانی نے زرتشت کی تعلیمات کے برخلاف اور عیسائیت کی تعلیمات کے موافق تجرد کی زندگی، فاقہ کشی اور ترکِ دنیا پر زور دیا۔

دراصل عہدِ قدیم سے ایرانی سلطنت جنسی بے راہ روی کا شکار رہی۔ جنسی بے راہ روی کے اس طوفان کے ردعمل میں مانی نے تجرد کی زندگی کی تحریک چلائی اور نکاح کو حرام قرار دے دیا۔ اس کا ماننا تھا کہ دنیا میں سارا شر و فساد شہوانیت کے جذبات کی وجہ سے ہے۔ اس نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرح اپنے پیروکاروں کو دس احکامات دیئے یعنی بت پرستی نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، بخل نہ کرو، کسی جاندار کو ہلاک مت کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، حیلہ سازی و جادوگری سے بچو، مذہب کے معاملے میں شک کو دل میں جگہ نہ دو، کاموں میں سستی نہ کرو، دن رات میں (۴) چار وقت کی نماز پڑھو۔ چونکہ زرتشتت کے پیروکار مانویت کو بدعت خیال کرتے تھے، سو بہرام بن سابور کے دور میں بہرام نے اپنے دربار میں زرتشت کے موبدوں اور مانی کے مابین مناظرہ کروایا جس کے نتیجہ میں مانی کو شکست ہوئی۔ اس شکست کی پاداش میں بہرام نے یہ کہتے ہوئے کہ اس آدمی کی تعلیمات دنیا کے لئے مہلک اور نسلِ انسانی کی افزائش کے لئے خطرہ ہیں جو کہ دنیا کو بالآخر تباہی کے دھانے پر لا کھڑا کرے گی مانی کی کھال کھنچوا کر اس میں بھس بھر کر جندی سابور کے دروازے پر لٹکا دی جس کی نسبت سے یہ اب تک "مانی دروازہ" کے نام سے موسوم ہے۔ (محمد فہد حارث)

① ۲۷۵ء میں مانی کی ہلاکت کے بعد اس کے پیروؤں پر سخت مصیبتیں آئیں اور ہزاروں کی تعداد میں بڑی بے رحمی سے ان کو قتل کیا گیا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن سابور بن اردشیر بن بابک

۸۔ ہرمز بن نرسی

۹۔سابور بن ہرمز:

یہی ہے جسے عرب سابور الاکتاف کہتے ہیں، کیونکہ اس نے عرب میں خوب خون ریزی کی اوران کو گرفتار کر کے ان کے کندھے اکھڑوا دیتا تھا۔

۱۰۔اردشیر بن ہرمز

۱۱۔سابور بن سابور ذی الاکتاف

۱۲۔ بہرام بن سابور ذی الاکتاف

۱۳۔ یزدجرد بن بہرام بن سابور

۱۴۔ بہرام جور بن یزدجرد بن بہرام بن سابور:

یہ وہ بادشاہ ہے جسے اس کے باپ نے عرب بادشاہ منذر کے پاس تربیت کے لیے رکھ چھوڑا تھا۔

۱۵۔ یزدجرد بن بہرام جور

۱۶۔ ہرمز بن یزدجرد

۱۷۔ فیروز بن یزدجور بن بہرام جور

۱۸۔ بلاش بن فیروز

۱۹۔قباد بن فیروز:

مشہور اشترا کی، مزدک① ،اس بادشاہ کے دور میں ظاہر ہوا تھا،اور ہر

① مانی کی موت کے تقریباً دوسوسال کے بعد ۴۸۷ء میں ایران میں مزدک بن بامدار پیدا ہوا۔مزدک ایک بڑا مبلغ بن کر نمودار ہوا جس نے ایرانی عوام کو جنسی آزادی کی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز کی اشتراکیت کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ عورتوں میں بھی اشتراکیت کو روا کیا۔ قباد بادشاہ بھی اس کے مذہب پر چلا گیا، جس سے ملک میں فساد ہوا، اور اسے معزول کر دیا گیا۔ اس کی جگہ جاماسف بن فیروز، کو متعین کیا لیکن کچھ عرصے بعد دوبارہ یہی قباد غالب آیا اور موت تک بادشاہ رہا۔

==> طرف دعوت دی۔ بقول علامہ شہرستانی، اس شخص نے تمام عورتوں کو سب کے لئے حلال کر دیا اور مال اور عورت کو آگ، پانی اور چارہ کی طرح سب کے لئے مشترک قرار دے دیا۔ مزدک کی تحریک نے نوجوان نسل اور تعیش پسند حکمرانوں کو سب سے زیادہ متاثر کیا اور صرف چند سالوں میں یہ تحریک پورے ایران میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ شاہِ ایران کیقباد یعنی شاہ قباد تک مزدک کی تعلیمات کا اسیر ہو کر اس کا معتقد ہو گیا۔ البتہ علامہ ابن جریر طبری نے ایک روایت نقل کی ہے کہ چونکہ مزدک کی تحریک اس قدر جوش وخروش سے پھیل چکی تھی اور ایرانیوں کی اکثریت مزدک کی پیروکار بن چکی تھی، سو مزدکیوں نے کیقباد کو معزولی کی دھمکی دے کر اس تحریک کا سرپرست بنایا تھا۔ قصہ مختصر وجہ جو بھی رہی ہو بادشاہ کی سرپرستی کے بعد یہ تحریک اس زور وشور سے پھیلی کہ بقول طبری، نہ باپ کو پتہ ہوتا کہ اس کا بیٹا کون ہے اور نہ بیٹے کو پتہ ہوتا کہ وہ کس باپ سے جنا گیا ہے۔ اوباش اور آوارہ مزاج لوگوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور مزدک اور مزدکیوں کے پرجوش ساتھی اور دست وبازو بن گئے۔ عام شہری اس بلائے ناگہانی کا شکار تھے۔ اس تحریک کا اتنا زور ہوا کہ جو چاہتا جس کے گھر میں گھس آتا اور مال وزن پر قبضہ کر لیتا اور صاحبِ مکان کچھ نہ کر سکتا۔ یہاں تک کہ ابن اثیر ''الکامل'' میں لکھتے ہیں کہ ایران میں مزدک کا زور واثر اس قدر بڑھا کہ ایک دن مزدک نے کیقباد کو حکم دیا کہ آج تیری بیوی یعنی ملکۂ ایران میرے ساتھ رات بسر کرے گی۔ کہنے کو تو کیقباد عظیم ایران کا اکیلا حکمران تھا لیکن مزدک کی صحبت وپیروی نے اس کو اس قدر بے غیرت ودیوث بنا دیا تھا کہ وہ فوراً اس حکم کی تعمیل پر راضی ہو گیا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔نوشروان بن قباد بن فیروز بن یزدجر بن بہرام جور بن یزدجرد الاثیم بن بہرام بن سابور ذی الاکتاف بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن سابور بن ازدشیر بن بابک۔①

شاہان فارس میں نوشیرواں بن قباد بہت مشہور ہے۔اس کے باپ قباد کے دور میں مزدک ظاہر ہوا تھا جس نے ہر شے کو حلال قرار دیا تھا اور ہر چیز میں اشتراکیت کا دعوی کیا تھا حتی کہ ہر شخص کی بیوی کو بھی سب کے لیے مشترک اثاثہ قرار دیا تھا۔نوشیرواں کے باپ قباد نے بھی اس کا مذہب قبول کرلیا تھا۔ جب نوشیرواں تخت نشین ہوا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ مزدکیت قبول کرنے والوں کو قتل کرے گا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا،ان کا قتل عام کیا، یہاں تک کہ مزدک اس کے پاس حاضر ہوا،اس کے ساتھ اس کا مکالمہ ہوا، اس مکالمے میں اس واقعہ کا ذکر ہے کہ جب قباد بادشاہ تھا تو مزدک نے اپنے مذہب کے مطابق قباد کی بیوی یعنی نوشیرواں کی ماں کے پاس جانے کی اجازت چاہی، جو اس نے دے دی، پھر نوشیرواں اس کے پاؤں پڑ گیا اور منت سماجت کر کے اسے واپس کیا۔نوشیرواں اپنے مکالمے میں اسے کہتا ہے کہ قسم بخدا مجھے تیری جرابوں کی بدبو اب بھی محسوس ہو رہی ہے، پھر اس کی گردن اڑادی۔②

---

① اس کو نوشیرواں عادل بھی کہا جاتا ہے۔(محمد فہد حارث)

② ابن اثیر نے لکھا ہے کہ جب کیقباد مزدک کا پیروکار بن گیا تو اس نے اپنی سلطنت کے تمام گورنروں کو مزدک کی تحریک میں شمولیت کی دعوت دی جس پر حیرہ کے گورنر منذر بن ماء السماء نے انکار کردیا جس کی پاداش میں بادشاہ نے اس کو معزول کردیا۔کچھ عرصہ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ ہرمز بن نوشروان:

اس نے عدل و انصاف کے فروغ میں بہت سختی دکھائی۔

==> بعد جب کیقباد مر گیا تو نوشیرواں تخت نشیں ہوا۔ چونکہ نوشیرواں اپنے باپ کے عقائد و نظریات کے سخت خلاف تھا۔ سو حکومت میں آتے ہی اس نے اپنے دربار میں تمام لوگوں کو بلایا۔ ایسے میں مزدک اور منذر بھی حاضر ہوئے۔ نوشیرواں دونوں کو ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور بولا کہ میری زندگی کی دو آرزوئیں تھیں، امید ہے کہ آج دونوں پوری ہو جائیں گی۔ مزدک نے پوچھا کہ شہنشاہ کی ایسی کون سی دو آرزوئیں ہیں؟ نوشیرواں نے جواب میں کہا: پہلی یہ کہ میں اس باغیرت گورنر کو اس کے عہدے پر بحال کروں جس نے بے حیائی کے احکامات ماننے سے اپنا عہدہ تج دینا مناسب سمجھا۔ اور دوسری یہ تھی کہ ان زندیقوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں جنہوں نے عظیم ایران کو جنسی بے راہ روی کے راستے پر گامزن کیا ہے۔ اس پر مزدک نے تحقیرانہ مسکراہٹ کے ساتھ نوشرواں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کیا تیرے بس میں ہے کہ تو انسانوں کی اُس عظیم اکثریت کو موت سے ہمکنار کر سکے جو اس تحریک کے پیروکار رہیں؟ یہ سن کر نوشیرواں غصے سے گویا پاگل ہو گیا اور مزدک کو مخاطب کر کے بولا کہ اے ابنِ زانیہ! ابھی تک میں اپنے نتھنوں میں تیرے جرابوں کی وہ بدبو محسوس کرتا ہوں جب اپنی ماں کی عزت بچانے کی خاطر میں نے تیرے متعفن پیروں کو بوسہ دیا تھا۔ یہ کہہ کر نوشیرواں یک قلم مزدک کے قتل کا حکم دے دیتا ہے۔ مزدک کا سر قلم کر کے اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ مزدک کے پیروکار اپنی اکثریت کی بنیاد پر ملک میں بغاوت برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن نوشیرواں نہایت سختی سے ایسی ہر بغاوت کو کچل کر رکھ دیتا ہے۔ مزدک اور اس کے پیروکاروں نے لوگوں کی جو جائیدادیں اور مال و دولت چھینا تھا، وہ بھی اصلی مالکوں کو واپس دلوا دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے یہ فتنہ نوشیرواں کی جرات اور دلیری سے اپنے انجام کو پہنچا اور یوں کچھ سالوں میں مزدکی تحریک اور اثرات سے ایران کو چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔ (محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ پرویز بن ہرمز:

یہ شخص جلا وطن تھا، اس کے باپ ہرمز کے خلاف کئی بادشاہ جنگ پر آمادہ ہوئے، جب اس نے دیکھا کہ باپ کمزور ہو گیا ہے تو واپس آیا، باپ کو قید کر دیا اور آنکھوں میں سلائی پھروا دی۔ یہی وہ بدبخت ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے نامہ مبارک کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا تھا۔ جس کے بعد کسریٰ کا ملک مسلسل لڑکھڑاہٹ کا شکار رہا، تا آنکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہان یونان

ا۔فیلپس ① والد اسکندر:

بادشاہان یونان میں سب سے پہلے جسے شہرت حاصل ہوئی وہ سکندر کا والد فیلپس ہے۔مقدونیہ اس کا دارالحکومت تھا۔اس سے پہلے یونان کے

① یہ حکمران فیلپس دوم کہلاتا ہے جو کہ ۳۸۲ قبل مسیح میں مقدونیہ میں پیدا ہوا اور ۴۶ سال کی عمر میں ۳۳۶ قبل مسیح میں اپنی بیٹی قلوپطرہ کی شادی کے روز اپنے سات محافظین میں سے ایک کے ہاتھوں قتل کر دیا گیا۔فیلپس نے اپنی ابتدائی زندگی کا بیشتر حصہ یونان کے قدیم شہر تھیبس میں گزارا جہاں سے ۳۶۴ قبل مسیح میں وہ واپس مقدونیہ آ گیا۔۳۵۹ قبل مسیح میں اپنے بڑے بھائیوں سکندر دوم اور پرڈیکاس سوم کی موت کے بعد وہ اپنے نہایت کم سن بھتیجے ایمنٹس چہارم کا نگراں مقرر ہوا جو کہ فیلپس کے بڑے بھائی پرڈیکاس سوم کا نونہال بیٹا تھا اور اس کی جگہ تخت پر بٹھایا گیا تھا۔تاہم اسی سال اس نے ایمنٹس چہارم کو تخت سے اتار کر خود اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔فیلپس نے ایمنٹس کو تخت سے بے دخل ضرور کیا لیکن وہ ہمیشہ اپنے اس بھتیجے کا بے حد خیال کرتا تھا اور جب تک زندہ رہا اس کی اتالیقی کے فرائض بھی انجام دیتا رہا۔یہاں تک کہ فیلپس نے اپنی ایک بیٹی سنان ایمنٹس کے نکاح میں دے کر اس کو اپنا داماد بھی بنالیا تھا۔گرچہ فیلپس نے تخت ایمنٹس سے چھینا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے ایمنٹس کو کبھی اپنی حکومت کے لئے خطرہ محسوس نہیں کیا۔لیکن فیلپس کے بعد اس کے بیٹے سکندر جو کہ بعد میں اپنی فتوحات کے ضمن میں سکندر اعظم مشہور ہوا، نے بادشاہ بنتے ہی اپنے اس چچازاد بھائی اور اپنی بہن کے شوہر ایمنٹس کو حکومت کے لئے خطرہ خیال کرتے ہوئے قتل کروا دیا۔(محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ ٹکڑیوں میں بٹے ہوئے، چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر حکمرانی کرتے تھے، ان میں صرف فیلپس کو شہرت ملی۔ فیلپس بھی فارس کے بادشاہوں کو خراج ادا کرتا تھا۔

۲۔ سکندر ①:

اس کے بعد سکندر بادشاہ ہوا جس نے تیرہ سال حکومت کی۔ سکندر کی

① سکندر اعظم ۳۵۶ قبل مسیح یونان کے شہر مقدونیہ میں فیلپس دوم کے ہاں پیدا ہوا اور ۲۰ سال کی عمر میں ۳۳۶ قبل مسیح میں اپنے باپ کے قتل کے بعد تخت پر بیٹھا۔ اس کا دورِ حکومت ۳۳۶ قبل مسیح سے ۳۲۳ قبل مسیح تک تھا۔ تیرہ سال پر محیط اپنے اس دورِ حکومت میں اس نے اس وقت کی معلوم دنیا کی سب سے بڑی سلطنت قائم کی جو یونان سے لے کر فارس اور مصر و ہندوستان پر مشتمل تھی۔ ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر صاحبہ اپنی کتاب "مطالعہ تہذیب صفحہ ۷۱" میں سکندر کے بارے میں لکھتی ہیں کہ سکندر ایک زبردست فوج لے کر مقدونیہ سے چلا اور فتوحات کرتا ہوا پنجاب تک آ پہنچا۔ ان فتوحات کے نتیجے میں ایران، یونانی مقبوضہ بن گیا۔ سکندر نے فتح کے بعد باختر میں جو ہنگامہ قتال کیا اور جس طرح تخت جمشید کو جلوایا، اس کی توجیہ مغربی اور یونانی مورخین یہ پیش کرتے ہیں کہ خشارشیا نے بھی ایتھنز میں یونانی مندر تباہ کئے تھے۔ لیکن سکندر نے جس طرح سے صور کے شہر کو فتح کرنے کے بعد وہاں عام شہریوں کے قتل عام کا حکم دیا جس کے نتیجہ میں کوئی دو ہزار آدمیوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا اور تیس ہزار کو غلام بنا کر بیچ ڈالا گیا اور غزہ جو پانچ فلسطینی شہروں کا سرتاج تھا، فتح کے بعد جس طرح تاراج کیا گیا اور فوج کے سالار کو جو ایک خواجہ سرا تھا سکندر کی گاڑی کے پیچھے باندھ کر شہر کے اردگرد پھرایا گیا اور غزہ کی پوری آبادی غلام بنا کر بیچ ڈالی گئی، سکندر کے کردار پر ایسے بدنما داغ ہیں جن کی معذرت کوئی تاریخ نہیں پیش کرسکتی۔ سکندر نے ایران کی کیانی سلطنت کے آخری فرمانروا دارا کی بیٹی روشنک (رخسانہ) سے شادی کی جس سے اس کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا۔ روشنک کے علاوہ شاہی خاندان کی دو اور شہزادیوں کو بھی اپنے حرم میں داخل کیا۔ <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتوحات نے دنیا میں انقلاب برپا کیا، ملوک فارس جن کی شہنشاہت خوب منظم چلی آرہی تھی ان میں طوائف الملوکی برپا ہوئی، سکندر ہی نے فارس پر ۲۰ سے زائد بادشاہ بنا دیئے۔ اس کی وفات کے بعد فارس میں تو ملوک الطوائف حاکم ہوئے، جبکہ مقدونیہ پر سکندر کا بھائی فیلپس حکمران ہوا جس کا نام اس کے باپ کے نام پر تھا۔ جب کہ مصر اور شام و مغرب پر "بطالسہ" کی حکومت قائم ہوئی۔ یہی یونانی بادشاہ ہیں۔

ان میں سے ہر ایک کو "بطلمیوس" کہا جاتا ہے جس کا معنی: لڑائی کا شیر ہے۔ سکندر کے بعد بادشاہ بننے والے بطالسہ کی تعداد ۱۳ ہے۔

ا۔ بطالسۃ میں پہلا بادشاہ:

بطلمیوس سشوس ابن لاغوس ہے اس کا لقب منطقی تھا۔①

==> پنجاب سے واپسی کے بعد بابل میں بخت نصر کے محل میں شراب نوشی اور عیش و عشرت میں مشغول ہو گیا اور ساڑھے بتیس سال کی عمر میں بخت نصر کے محل ہی میں وفات پائی۔

سکندر کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کا رنگ مختلف تھا۔ اس کی ایک آنکھ کی پتلی کالی جبکہ دوسری نیلی تھی۔ اس کے علاوہ بعض مغربی مصنفین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سکندر اعظم کے اپنے نجی باڈی گارڈ ہیفسٹین سے غیر فطری جنسی تعلقات تھے اور دونوں ایک دوسرے کے نہایت قریب تھے۔ (محمد فہد حارث)

① یہ ۳۶۷ قبل مسیح میں پیدا ہوا اور ۲۸۲ قبل مسیح میں ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ یہ سکندر اعظم کا نہایت قریبی سپہ سالار اور ساتھ ہی اس کا درباری مؤرخ بھی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سکندر کا سوتیلا بھائی تھا جو کہ سکندر کے باپ فیلپس دوم کی داشتہ ارسنو سے متولد ہوا تھا۔ جب فیلپس کو پتہ چلا کہ ارسنو حمل سے ہے تو اس نے اپنے قریبی مصاحب لاگس سے اس کی شادی کروادی تا کہ یہ بچہ فیلپس کے بجائے لاگس سے منسوب ہو جائے۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بطلیموس الثانی:

اس کا نام فیلوذفوس ہے، جس کا مطلب ہے اپنے بھائی سے محبت کرنے والا۔①

اس بادشاہ کے لیے تورات کو عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیا گیا، اور اسی نے یہودیوں کو قید سے آزاد کیا تھا۔

۳۔ بطلیموس الثالث:

اس کا نام اوراخیطس ہے۔ اس کے دور میں شام کا ملک اس کا باجگذار ہو گیا تھا۔②

۴۔ بطلیموس الرابع:

اس کا نام فیلوبطور ہے، اس کا معنی ہے اپنے والد کا محب۔③

---

① بطلیموس ثانی ۳۰۹ قبل مسیح میں پیدا ہوا اور اپنے باپ بطلیموس اول کے حکم سے اس کی زندگی میں ہی ۲۸۴ قبل مسیح میں تخت پر بیٹھ گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ہندوستان کے حکمران اشوکا کے پاس ایک وفد بھی بھیجا تھا۔ ۲۴۶ قبل مسیح میں ۶۲ سال کی عمر میں اس کی وفات ہوئی۔ (محمد فہد حارث)

② بطلیموس ثالث ۲۴۶ قبل مسیح میں اپنے باپ بطلیموس دوم کی موت کے بعد تخت پر بیٹھا۔ یہ بڑا باہمت حکمران تھا۔ اس کا دور بطالسہ کے عروج کا دور تھا جس میں اناطولیہ سے لے کر یونان تک اور مصر سے لے کر شام تک سارے بلاد بالواسطہ و بلاواسطہ دولت بطالسہ کے زیرِ اقتدار آ گئے تھے۔ اس کا انتقال ۲۲۱ قبل مسیح میں ہوا جس کے بعد دولت بطالسہ کا زوال شروع ہو گیا۔ (محمد فہد حارث)

③ یہ اپنے باپ بطلیموس ثالث کی موت کے بعد ۲۲۱ قبل مسیح میں تخت پر بیٹھا۔ اپنے باپ کے برخلاف یہ ایک نہایت کم ہمت بادشاہ تھا جس کے عہد میں اقتدار بظاہر بادشاہ کے <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بطلیموس الخامس:

اس کا نام فیفنوس ہے۔①

==> ہاتھ میں تھا لیکن حکومتی فیصلے شاہی خانوادے کے بااثر افراد اور وزراء کے ہاتھوں سرانجام پاتے تھے۔ یہ اس قدر ناکارہ و کم ہمت بادشاہ تھا کہ اس کے عہد میں بغاوتوں کے سبب آدھے سے زیادہ مصر بطالسہ کے ہاتھوں سے نکل کر مقامی مصری نوابوں اور قبائلی سرداروں کے ہاتھ میں چلا گیا تھا اور تقریباً بیس سال تک بطالسہ واپس ان علاقوں پر اپنا تسلط قائم نہ کر سکے تھے۔ اس نے اپنی بہن ارسینو سے شادی کی۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ یہ بادشاہ اپنے محل میں آگ لگنے کے سبب ہلاک ہوا تھا اور اسی میں اس کے ساتھ اس کی بیوی ارسینو جو کہ اس کی بڑی بہن بھی تھی ہلاک ہوگئی تھی۔ جبکہ دیگر مورخین کا ماننا ہے کہ اس نے اپنی داشتہ کے ورغلانے پر اپنی بیوی کو قتل کیا تھا اور قتل کے کچھ ساعتوں بعد ہی محل میں آگ لگنے سے یہ خود بھی جل کر مر گیا۔ اس کی موت ۲۰۴ قبل مسیح میں ہوئی۔ (محمد فہد حارث)

① بطلیموس پنجم اپنے والدین کی پراسرار موت کے بعد محض پانچ سال کی عمر میں ۲۰۴ قبل مسیح میں تخت نشین ہوا۔ اس کو باپ کی طرف سے ایک کمزور اور تنزل پذیر مملکت میسر آئی تھی۔ اس نے کسی حد تک اس گرتی ہوئی سلطنت کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن خاطر خواہ کامیابی نہ حاصل کر سکا۔ اسی ضمن میں اس نے بطالسہ کے سب سے بڑے حریف یعنی شام کے حکمران اینٹیوکس سوئم کی بیٹی قلوپطرہ سے شادی کی۔ اس کی موت ۱۸۰ قبل مسیح میں محض ۲۹ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ اینٹیوکس سوئم وہی حکمران تھا جس نے ۱۹۸ قبل مسیح میں فلسطین پر قبضہ کر لیا تھا۔ اینٹیوکس سوئم اور دیگر فاتحین یہودی مذہب و تہذیب کو سخت ناگوار محسوس کرتے تھے۔ انہوں نے پوری جابرانہ طاقت سے کام لے کر یہودی مذہب اور تہذیب کی بیخ کنی کرنی چاہی اور بیت المقدس کے ہیکل میں زبردستی بت رکھوائے اور یہودیوں کو مجبور کیا کہ ان کو سجدہ کریں۔ اینٹیوکس چہارم نے یہودیوں کی قربان گاہوں کو بند کروا دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ مشرکانہ قربان گاہوں پر اپنی قربانیاں کریں۔ اس نے ان سب لوگوں کے لئے سزائے موت تجویز کی جو اپنے گھروں میں تورات کا نسخہ رکھیں یا سبت کے احکام پر عمل کریں یا اپنے بچوں کے ختنے کروائیں۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦۔ بطلمیوس السادس:

اس کا نام فیلومیطوراس ہے۔ اس کا معنی ہے اپنی والدہ سے محبت کرنے والا۔①

۷۔ بطلمیوس السابع:

اس کا نام اورا خیطس الثانی ہے۔②

① بطلیموس سادس بھی اپنے باپ کی طرح محض چھ سال کی عمر میں ۱۸۰ قبل مسیح میں اس کی موت کے بعد تخت نشین ہوا۔ اس کے جوان ہونے تک مملکت کا انتظام وانصرام اس کی ماں قلوپطرہ اول دیکھتی رہی۔ ۱۷۷ قبل مسیح میں قلوپطرہ کی موت ہوگئی۔ اپنے مرض الموت میں قلوپطرہ نے اپنے دو معاونین کو فیلومیطوراس کا سرپرست بنا دیا۔ سو قلوپطرہ کے بعد وہ حکومت کا انتظام وانصرام بادشاہ کے لئے سنبھالنے لگے۔ ان میں سے ایک معاون ایلوس جو کہ فیلومیطوراس کا استاد بھی تھا خواجہ سرا تھا جبکہ دوسرا معاون لینوس شامی غلام تھا جو کہ بطلیموس پنجم کے ساتھ قلوپطرہ کی شادی کے موقع پر اس کے ساتھ شام سے مصر آیا تھا۔ قلوپطرہ کے زمانے تک پوری مملکت میں ان دونوں معاونین کا طوطی بولتا تھا۔ ایلوس کے نام کے توسکّے بھی رائج ہوئے جبکہ لینوس مملکت کے تمام معاشی فیصلوں میں حَکَم کی حیثیت رکھتا تھا۔ ایلوس اور لینوس نے ۱۷۵ قبل مسیح میں فیلومیطوراس کی شادی اس کی بہن قلوپطرہ دوم سے کروادی جو کہ پانچ سال بعد ۱۷۰ قبل مسیح میں اقتدار میں اپنے شوہر کے ساتھ شریک ہوئی۔ فیلومیطوراس نے ۱۴۵ قبل مسیح میں وفات پائی۔ (محمد فہد حارث)

② اورا خیطس ۱۸۴ قبل مسیح میں پیدا ہوا۔ یہ فیلومیطوراس کا چھوٹا بھائی تھا جو کہ اس سے چار سال چھوٹا تھا۔ یہ اپنے بھائی اور بہن جو کہ اس کی بھابھی بھی تھی قلوپطرہ دوم کے ساتھ حکومت میں ۱۷۰ قبل مسیح سے ۱۶۳ قبل مسیح تک شریک رہا۔ اس کا دوسرا دورِ حکومت ۱۴۴ قبل مسیح سے لے کر ۱۳۲ قبل مسیح تک تھا جس میں یہ اپنے بھائی کی بیوہ قلوپطرہ دوم جس سے بعد میں اس نے نکاح کرلیا تھا، اس کے ساتھ شریک اقتدار رہا۔ اسی زمانے میں اس نے اپنی بھتیجی قلوپطرہ سوم جو کہ اس کی سوتیلی بیٹی بھی تھی سے نکاح کرلیا اور وہ بھی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بطلمیوس الثامن:

اس کا نام سوطیرا ہے۔①

==>اقتدار میں شریک ہوگئی۔ یوں ۱۴۴ قبل مسیح سے لے کر ۱۳۲ قبل مسیح تک بطالسہ میں بیک وقت تین حکمران رہے یعنی اخیطس ثانی، قلوپطرہ دوم اور قلوپطرہ سوم۔ اس کے بعد ۱۳۲ قبل مسیح سے ۱۲۶ قبل مسیح تک بطالسہ کے زیر اقتدار علاقوں میں زبردست خانہ جنگی واقع ہوگئی۔ یہ خانہ جنگی بطالسہ کے شاہی خاندان میں پھوٹ پڑنے کے سبب ہوئی جہاں اخیطس اور اس کی نئی بیوی قلوپطرہ سوم نے قلوپطرہ دوم کے خلاف بغاوت کر کے پورے مصر پر قبضہ کرنا چاہا۔ البتہ اسکندریہ کی عوام اور یہودی قلوپطرہ دوم کے ساتھ تھے جبکہ باقی مصر اخیطس اور قلوپطرہ سوم کے ساتھ تھا۔ یہ باہمی کشمکش چلتی رہی، یہاں تک کہ ۱۲۶ قبل مسیح میں اسکندریہ سے قلوپطرہ دوم کا اقتدار ختم ہوگیا اور پورے مصر پر اخیطس اور قلوپطرہ سوم قابض ہوگئے۔ اس کے بعد اگلے دس سالوں یعنی ۱۱۶ قبل مسیح تک اخیطس مصر پر بادشاہ رہا ۱۱۶ قبل مسیح میں اخیطس ثانی موت سے ہمکنار ہوگیا۔ اسی کے دورِ اقتدار میں ۱۴۱ قبل مسیح میں یہودیوں نے بغاوت کر کے اپنی الگ آزاد یہودی ریاست قائم کر لی تھی جو تقریباً ۸۰ سال تک برقرار رہی۔ (محمد فہد حارث)

① یہ اخیطس کا بیٹا تھا جو کہ ۱۴۲ قبل مسیح میں پیدا ہوا اور ۸۱ قبل مسیح میں فوت ہوگیا۔ یہ ۱۱۶ قبل مسیح میں اپنے باپ کے بعد تخت پر بیٹھا اور حکومت میں اپنی ماں قلوپطرہ سوم کے ساتھ شراکت دار ہوا۔ ۱۰۷ قبل مسیح میں اس کی ماں نے اس کو اسکندریہ سے سائپرس وہاں کا حاکم بنا کر بھیج دیا جہاں یہ ۸۸ قبل مسیح تک ایک خودمختار بادشاہ کے طور پر حکمرانی کرتا رہا۔ جبکہ اسکندریہ پر اس کا چھوٹا بھائی اپنی ماں کے ساتھ حکمران بن گیا۔ البتہ ۸۸ قبل مسیح میں اسکندریہ میں ایک بغاوت کے ضمن میں اسکندریہ کی عوام نے اس کے چھوٹے بھائی کو تخت سے اترنے پر مجبور کر دیا جس کے بعد سوطیرا سائپرس سے واپس اسکندریہ آ کر تخت پر براجمان ہوا۔ یہ ۸۸ قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ ۸۸ قبل مسیح سے ۸۱ قبل مسیح یعنی اپنی موت تک یہ مصر پر حاکم رہا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ بطلمیوس التاسع:

اس کا نام سیدیریطس ہے۔

۱۰۔ بطلمیوس العاشر:

اس کا نام اسکندروس ہے۔

۱۱۔ بطلمیوس الحادی عشر:

اس کا نام فیلوذفوس الثانی ہے۔①

۱۲۔ بطلمیوس الثانی عشر:

اس کا نام دینوسیوس ہے۔②

۱۳۔ قلوپطرہ (ملکہ):③

۲۲ سال حکمران رہی، اغسطس (آگسٹس) رومی نے ملکہ قلوپطرہ کو

① فیلوذفوس اسکندرروس کا بیٹا تھا جس کو ۸۰ قبل مسیح میں صرف چند دنوں کے لئے تخت پر بیٹھنا نصیب ہوسکا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ سوطیرا کا بیٹا تھا جو کہ ۱۱۷ قبل مسیح میں پیدا ہوا۔ یہ ۸۰ قبل مسیح میں تخت پر بیٹھا اور ۵۱ قبل مسیح یعنی اپنی موت تک مصر کا حکمران رہا۔ مصر کی شہرۂ آفاق ملکہ قلوپطرہ ہفتم جس نے مصر پر ۲۲ سال حکومت کی وہ اسی دینوسیوس کی بیٹی تھی۔ (محمد فہد حارث)

③ قلوپطرہ ۶۹ قبل مسیح میں اسکندریہ میں پیدا ہوئی، اور ۳۰ قبل مسیح میں مصر پر آگسٹس رومی کے قبضے کے بعد گرفتاری دینے کے بجائے خودکشی کر کے موت سے ہمکنار ہوگئی۔ یہ دنیا کی حسین ترین عورت مانی جاتی تھی۔ تاریخ اس کے عشقیہ قصوں سے بھری پڑی ہے۔ آزاد دائرۃ المعارف کے مصنف لکھتے ہیں کہ قلوپطرہ کے معرکہ عشق کا پہلا شکار روم کا وہ شہرہ آفاق حکمران جولیس سیزر تھا، جو قلوپطرہ کے دوسرے خاوند اور اس کی ثالثی کے لیے مصر آیا۔ مگر اس کے سحر انگیز حسن اور زلفوں کا اسیر ہو کر دو برس تک مصر میں مقیم رہا اور بنا شادی رچائے ہی قلوپطرہ کے ناجائز بچے کا باپ بن گیا۔ اپنے سب سے بڑے حریف جنرل ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> پامپے کوشکست دینے کے بعد جولیس سیزر نے تخت روم سنبھالا تو قلوپطرہ اس کی قربت اور دیگر پراسرار عزائم کے لیے روم میں ہی مقیم ہوگئی اور یوں عملی طور پر مصر سلطنت روم کا ایک صوبہ بن کر رہ گیا۔ اپنے بے وفا دوست بروٹس اور رومی سینٹروں کے ہاتھوں جولیس سیزر کا قتل ہوا تو قلوپطرہ اس کے منہ بولے بیٹے اور نائب جنرل انطونی سے تعلقات بنا کر اس کے تین بچوں کی ماں بن گئی۔ مارک انطونی شاہ آگسٹس کا بہنوئی بھی تھا، لہٰذا قلوپطرہ اور انطونی کا یہی تعلق دونوں کے درمیان جنگ و جدل کے سلسلے کا ایک سبب بنا۔ جنسی ہوس کے لیے مصر سے روم تک بھٹکتی ہوئی قلوپطرہ کی یہ تیسری اور آخری شادی تھی۔ انطونی نے جنرل آکٹیوین سے شکست کھائی تو قلوپطرہ میدان جنگ سے فرار ہوکر ایک خفیہ پناہ گاہ میں جا چھپی۔ اس دوران میں اس نے انطونی کوشکست دینے والے فاتح جرنیل آکٹیوین سے عاشقانہ راہ ورسم بنانے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام ہوئی۔ اس نئی آرزوئے ہوس میں بے مرادی کے بعد اس نے انطونی کے ساتھ بے وفائی کا جو کھیل کھیلا اس کا نتیجہ صرف انطونی کی نہیں بلکہ خود اس کی بھی عبرتناک موت ٹھہرا۔ تاریخ کے مطابق اس نے اپنی ایک خادمہ کے ذریعے انطونی تک یہ افواہ پہنچائی کہ قلوپطرہ نے اس کی شکست سے دل برداشتہ ہوکر خودکشی کر لی ہے۔ عشق میں مبتلا انطونی نے اس افواہ کو حقیقت سمجھا اور تلوار سے اپنا سینہ چاک کر کے خودکشی کر لی۔ اور پھر انطونی کی خودکشی کی خبر سننے پر، پچھتاوے کی آگ میں جلتی ہوئی قلوپطرہ خود کو زہریلے مصری کوبرا سانپ سے ڈسوا کر تاریخ میں بے وفائی کی علامت بن کر ہمیشہ کے لیے زندہ ہوگئی۔ کچھ مورخین کے مطابق عیار قلوپطرہ نے صرف جنسی تعلقات کے لیے نہیں بلکہ، وسعت اقتدار کے لیے رومی سلطنت کو تباہ و برباد کر کے روم پر قابض ہونے کے لیے جولیس سیزر کی زندگی تک رسائی کی تھی۔ لیکن کچھ مبصرین کے مطابق جولیس سیزر کے اپنے ہی قابل اعتماد دوست بروٹس کے ہاتھوں قتل میں بھی اسی قلوپطرہ کا شاطرانہ ذہن کارفرما تھا۔ کچھ مبصرین کے مطابق اس نے اپنے شوہر انطونی کوشکست دینے والے جنرل آکٹیوین تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اسی جرنیل کے ایما پر ہی انطونی کو موت کی طرف دھکیلنے کی سازش بھی کی ہوگی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکست دے کر اس کے ملک پر قبضہ کیا۔قلوپطرہ نے گرفتاری دینے کے بجائے خود کو قتل کر دیا اور یونانی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔اور مملکت رومیہ کا آغاز ہوا۔ یہ غلبہ سکندر سے دوسو بیاسی (۲۸۲) سال بعد کا واقعہ ہے۔یونانی حکومت ۲۷۵ سال تک رہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہان روم

ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ روم پر سب سے پہلے رومِلّس اور روماناوس مالک ہوئے، ان دونوں نے شہر رومہ تعمیر کیا اور انہی کے ناموں سے اس شہر کا نام مشتق ہوا۔ پھر روملس نے اپنے بھائی روماناوس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد ۳۸ سال اکیلے حکومت کی۔

رومہ پر بعدازاں کئی بادشاہ گذرے لیکن ان کی تاریخ یا نام نقل نہیں ہوئے۔

کامل ابن اثیر کے مطابق: شاہان روم کا دارالحکومت یونان پر قبضہ سے پہلے رومہ کبریٰ تھا، یہ صابی تھے اور ستاروں کی پوجا کرتے تھے، ان میں سب سے پہلا بادشاہ:

۱۔ غانیوس:

ہے۔ جس نے شہرت پائی۔

۲۔ یولیوس

۳۔ اغسطس (اگسٹس): ①

اس کا لقب قیصر تھا۔ اس کی ماں اسے جننے سے پہلے فوت ہوگئی

① آکٹوین اگسٹس روم کا شہنشاہ، جولیس سیزر کی بہن کا پوتا تھا۔ باپ کی وفات کے بعد جولیس سیزر نے اسے اپنا بیٹا اور وارث بنا لیا۔ سیزر کے قتل ۴۴ ق۔م پر روم آیا اور ==>

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھی، اسے اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا، اس لیے اس کا لقب قیصر پڑ گیا بعد ازاں سارے رومی بادشاہوں کا لقب قیصر ہی پڑ گیا۔

ولقبه قيصر، ومعناه شق عنه لأنّ أمه ماتت قبل أن تلده، فشقوا بطنها وأخرجوه، فلقب قيصر وصار لقباً لملوك الروم بعده.

اسی نے یونانی بادشاہت کا خاتمہ کیا، اور ملکہ قلوپطرہ کے لشکر کو شکست دی، اس کے بعد یونان کا ذکر کم ہو گیا اور یونان بھی روم کا حصہ بن گیا۔

یہ بادشاہ جب مصر و شام گیا تو بنی اسرائیل بھی اس کی ماتحتی میں آ گئے، اس سے پہلے وہ بطالسہ (ملوک یونان) کے ماتحت تھے۔

اغسطس نے بیت المقدس پر ایک یہودی کو والی بنایا جس کا لقب "ہرذوس" ہوا کرتا تھا۔

اغسطس ہی کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اغسطس ۳۱۳ غ س (غلبہ سکندر) کو فوت ہوا۔

<== مارک انطونی کے ساتھ مل کر مجلس ارباب ثلاثہ بنائی۔ ۴۲ قبل مسیح میں انطونی کے ساتھ مل کر بروٹس کو شکست دی۔ ۴۰ قبل مسیح میں اپنی بہن اوکٹاویا کی شادی انطونی سے کر دی۔ بعد میں قلوپطرہ کے سبب انطونی اور اس کے مابین اختلاف ہو گئے۔ چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد آخر ۳۰ قبل مسیح میں اس نے مارک انطونی اور قلوپطرہ کو شکست دی۔ ۲۷ قبل مسیح میں رومن سینٹ کی طرف سے آگسٹس (واجب التعظیم) کا خطاب پایا۔ اس نے ملک میں زرعی اصلاحات کیں اور چند مفید قوانین بھی نافذ کیے۔ اس کے دور کو لاطینی ادب کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔ ورجل ہوریس اور لیوی جیسے عظیم شعرا اس کے ہمعصر تھے۔ وہ خود بھی ادیب تھا۔ اگست کا مہینہ اسی کے نام سے منسوب ہے۔ ۱۴ء میں اپنی موت تک یہ روم کا بادشاہ رہا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔طبیا ریوس:

شام میں شہر "طبریہ" اسی نے تعمیر کرایا، اسی کے نام سے طبریہ مشتق بھی ہے۔①

۵۔طبیا ریوس غانیوس:②

اس کی بادشاہت کے پہلے سال رفع عیسیٰ علیہ السلام پیش آیا۔ یہ ۳۳۶ غ س کا واقعہ ہے۔

۶۔قلوزیوس:③

رومہ میں سیمون جادوگر اس کے دور میں تھا۔ اسی کے دور میں حضرت

① طبیا ریوس ۴۲ قبل مسیح میں پیدا ہوا۔ یہ اگسٹس کا سوتیلا بیٹا تھا جو کہ اگسٹس کی موت کے بعد ۱۴ عیسوی میں روم کا بادشاہ بنا اور ۳۷ عیسوی تک اقتدار پر قابض رہا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ اگسٹس کی پوتی کا بیٹا تھا جو کہ طبیا ریوس کے انتقال کے بعد ۳۷ عیسوی میں تخت پر بیٹھا۔ اس کی کچھ سخت گیر اصلاحات کی وجہ سے اس کی اپنی سینٹ یعنی شوریٰ کے کچھ لوگ اس سے متنفر ہو گئے اور اس کے قتل کی سازش رچائی۔ اس سازش کے نتیجے میں ۴۱ عیسوی میں جب یہ اگسٹس کی یاد کے اعزاز میں منائے جانے والے دن کو نوجوانوں سے خطاب کر رہا تھا، اس پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس قاتلانہ حملے میں اس پر ۳۰ سے زیادہ خنجر کے وار کئے گئے۔ جن کی تاب نہ لا کر صرف ۲۸ سال کی عمر میں غانیوس ہلاک ہو گیا۔ فلسطین کا گورنر پیلاطس اسی کے ماتحت تھا جس نے یہود سے کہا تھا کہ آج عید کے روز میں تمہاری خاطر یسوع اور برابا ڈاکو دونوں میں سے کس کو رِہا کروں تو یہودیوں کے پورے مجمع نے بیک آواز ہو کر کہا تھا کہ برابا کو چھوڑ دو اور یسوع کو پھانسی پر لٹکا دو۔ (متی باب ۲۷، آیت ۲۰ تا ۲۶)۔ (محمد فہد حارث)

③ اس کا دورِ حکومت ۴۱ عیسوی سے ۵۴ عیسوی پر محیط ہے۔ اس کے دور میں برطانیہ بھی رومن اقتدار کے ماتحت آ گیا تھا۔ یہ واحد رومن بادشاہ تھا جو روم کے بجائے <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمعون محبوس ہوئے اور پھر آزاد ہو کر انطا کیہ گئے اور عیسائیت کی تبلیغ میں لگ گئے، پھر رومہ بھی گئے جہاں بادشاہ کی بیوی نے ان کی دعوت قبول کی۔

۷۔ نارون: ①

اپنی آخری زمانہ مملکت میں بطرس و بولص (پطرس اور پوِلس) کو روم میں اسی نے سولی دی تھی۔

۸۔ ساسیانوس: ②

==> فرانس میں پیدا ہوا تھا۔ یہ رشتے میں طبیاریوس غانیوس کا چچا لگتا تھا اور اس کے بارے میں مورخین کا یہ ظن بھی ہے کہ طبیاریوس کے قتل کی سازش میں اس کا ہاتھ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جسمانی طور پر تندوتوانا نہ تھا اور اس کے ہاتھ اور پیر نہایت مہین اور پتلے و کمزور تھے۔ زبان میں لکنت تھی جبکہ غصے میں اس کی ناک بہنے لگتی تھی۔ البتہ حکومت پر قبضہ کے بعد اس نے اپنی کئی جسمانی کمزوریوں پر قابو پالیا تھا۔ اس کو اس کی بیوی اگریپینا نے اکتوبر ۵۴ عیسوی میں زہر دے کر مار ڈالا تھا۔ (محمد فھد حارث)

① نارون جس کو نیرو بھی کہا جاتا ہے قلوذیوس کا لے پالک تھا جو کہ اس کی موت کے بعد ۵۴ عیسوی میں تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے زمانے میں یہودیوں اور عیسائیوں دونوں پر سخت مظالم روا رکھے۔ اس کے دورِ اقتدار میں ۶۶ عیسوی میں یہودیوں نے بغاوت کر دی جو کہ اس کی موت کے دو سال بعد ۷۰ عیسوی میں فرو ہوئی۔ ۶۸ عیسوی میں اس کے خلاف اس کے گورنروں نے بغاوت کر دی اور ملک میں کافی بدامنی پھیل گئی، جس کے ضمن میں روم کی سینٹ نے نیرو کو قتل کی سزا سنادی۔ اس سے پہلے کہ قاصد قتل کی سزا لے کر نیرو کے پاس پہنچتا، اس نے اپنے ہاتھ کی نبض کاٹ کر خودکشی کر لی۔ یہ جون ۶۸ عیسوی کا واقعہ ہے۔ (محمد فھد حارث)

② دراصل طیطوس سے پہلے اکیلا ساسیانوس نہیں بلکہ اس کو ملا کر کُل چار فرمانروا گزرے جن میں شروع کے تین حکمرانوں کی مدتِ حکمرانی بالترتیب ۷ ماہ، ۳ ماہ اور ۸ ماہ تھی۔ یہ <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ طیطوس:①

یہ سات سال بادشاہ رہا۔اسی نے یہودیوں کے خلاف جنگ کی تھی

==> خانہ جنگی کا دور تھا۔ان تین حکمرانوں کے بعد ساسیانوس مسند اقتدار پر براجمان ہوا اور رومی حکومت خانہ جنگی سے باہر نکل سکی۔اس کا دورِ حکومت ۶۹ عیسوی سے ۷۹ عیسوی یعنی کم و بیش دس سال پر محیط رہا۔ نیرو کے دور میں یہودیوں نے جو بغاوت کی تھی، ساسیانوس نے برسرِ حکومت آتے ہی اپنے بیٹے طیطوس کے ذریعے اس کو نہایت سختی سے کچل ڈالا اور یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔اپنی حکمرانی کے آخری سالوں میں اس نے برطانیہ میں مزید لشکر کشی کی جس کے نتیجے میں اسکاٹ لینڈ بھی رومن حکومت کے ماتحت آ گیا تھا۔۷۹ عیسوی میں ڈائریا سے اس کی موت واقع ہوگئی اور اقتدار اس کے بیٹے طیطوس کو منتقل ہوگیا۔(محمد فہد حارث)

① اس کو ٹائٹس رومی بھی کہتے ہیں۔یہ اپنے باپ ساسیانوس کے مرنے کے بعد ۷۹ عیسوی میں اقتدار پر بیٹھا۔اپنے باپ کے دورِ اقتدار میں اس نے نیرو کے زمانے میں ۶۶ عیسوی میں اٹھنے والی یہودی بغاوت کو نہایت برے طریقے سے کچلا۔ یہ ۷۰ عیسوی کا واقعہ ہے جب طیطوس نے اپنے باپ کے ملٹری جنرل کی حیثیت سے بزورِ شمشیر یروشلم فتح کیا۔اس موقع پر قتل عام میں ایک لاکھ تینتیس ہزار آدمی مارے گئے۔ ۶۷ ہزار آدمی گرفتار کر کے غلام بنا لئے گئے۔ ہزارہا آدمی پکڑ کر مصری کانوں میں کام کرنے کے لئے بھیج دیئے گئے۔ہزاروں آدمیوں کو پکڑ کر مختلف شہروں میں بھیج دیا گیا تاکہ ایمفی تھیٹروں اور کلوسیموں میں ان کو جنگلی جانوروں سے پھڑوانے یا شمشیر زنوں کے کھیل کا تختۂ مشق بننے کے لئے استعمال کیا جائے۔تمام دراز قامت اور حسین لڑکیاں فاتحین کے لئے چُن لی گئیں اور یروشلم کے شہر اور ہیکل کو مسمار کر کے پیوند خاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد فلسطین سے یہودی اثر و اقتدار ایسا مٹا کہ دو ہزار برس تک اس کو پھر سر اٹھانے کا موقع نہ ملا اور یروشلم کا ہیکل مقدس پھر کبھی تعمیر نہ ہو سکا۔ بعد میں قیصر ہیڈریان نے اس شہر کو دوبارہ آباد کیا، مگر اس کا نام ایلیا تھا اور اس میں مدت ہائے دراز تک یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انہیں گرفتار کر کے بیچ دیا اور بیت المقدس کو تباہ کیا اور ہیکل کو جلا دیا۔
طیطوس ۸۳ ء ق م میں فوت ہوا۔

۱۰۔ ذومطینوس (۱۵ سال):

اس نے یہودی اور نصرانیوں کو چن چن کر قتل کیا۔①

۱۱۔ ناروواس②

==> نہ تھی۔ (یہودیت للمؤلف سید مودودی صفحہ ۱۷۴) (محمد فہد حارث)

① یہ طیطوس کا چھوٹا بھائی تھا جو کہ ۸۱ عیسوی سے ۹۶ عیسوی تک برسرِ اقتدار رہا۔ اس نے برسرِ اقتدار آتے ہی جمہوریت کو کمزور کرتے ہوئے سینٹ کے تمام اختیارات سلب کر لئے اور رومن بادشاہت کو خدا کی طرف سے تفویض کردہ اختیار قرار دیا۔ گویا اس نے رومی شہنشاہیت میں ڈیوائن مونارکی (Divine Monarchy) کا نظریہ متعارف کروایا۔ یہ وہی نظریہ ہے جس کے تحت آج تک ملکہ برطانیہ نے اپنی معاشرتی حیثیت برقرار رکھی ہوئی ہے۔ ۱۸ ستمبر ۹۶ء کو محلاتی سازش کے نتیجے میں یہ قتل ہو گیا۔ اس کے تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ اس کے قتل سے کئی روز پہلے حکمت وفنون کی دیوی منَروا اس کے خواب میں آئی تھی اور اس نے اس سے کہا تھا کہ اب وہ مزید ذومطینوس کی اس کے دشمنوں سے حفاظت نہیں کر سکے گی۔ (محمد فہد حارث)

② جس روز ذومطینوس محلاتی سازش کے نتیجے میں قتل ہوا، اسی دن رومن سینٹ نے ناروواس کو نیا بادشاہ قرار دے دیا۔ البتہ فوج پر مکمل قابو نہ ہونے کے سبب اس کے خلاف فوجی بغاوت ہوئی جس نے اس کو مجبور کر دیا کہ یہ فی الفور کسی کو اپنا جانشین منتخب کرے۔ جانشینی کے سلسلے میں بھی فوج آڑے آئی اور ایک فوجی جنرل طرایانوس کو ناروواس کا جانشین مقرر کر دیا گیا۔ برسرِ اقتدار آنے کے ٹھیک ۱۵ ماہ بعد ہی اس کو اس وقت موت نے آلیا جب یہ اپنے کچھ خاص درباریوں کے ساتھ بیٹھا بعض معاملات کی مشاورت کر رہا تھا۔ اس کا دور مختصر لیکن رومی تاریخ میں امن و امان کا دور معروف ہے۔ اس کی موت کا واقعہ ۲۷ <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔طرایانوس یاغراطیانوس ①

۱۳۔اذریانوس: ②

بطلمیوس صاحب المجسطي، اس کے دور میں تھا۔

یوں تو بطلمیوس یونانی بادشاہوں کا لقب ہوا کرتا تھا لیکن بعد میں لوگوں نے بھی یہ نام رکھنا شروع کر دیا۔ یہ بادشاہ جذام کا شکار ہو گیا تھا اور اسی میں وفات ہوئی۔

۱۴۔اَنطونینوس: ③

قال أبو عيسى ملك ثلاثاً وعشرين سنة وكان أحد رصّاد

==> جنوری ۹۸ء کا بیان کیا جاتا ہے جبکہ یہ تخت پر ۱۸ ستمبر ۹۶ء کو بیٹھا تھا۔(محمد فہد حارث)

① طرایانوس جس کو لاطینی میں ٹراجن بھی کہا جاتا ہے، اپنے دور کا کامیاب ترین رومی باشاہ مانا جاتا ہے۔ یہ ۲۷ جنوری ۹۸ء سے ۸ اگست ۱۱۷ء تک برسرِ اقتدار رہا۔ یہ طبعی موت مرا اور مرنے کے وقت اس نے اذریانوس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ البتہ بعض مورخین ذکر کرتے ہیں کہ یہ بغیر اگلے بادشاہ کی نامزدگی کئے جاں بحق ہو گیا تھا۔ اس کی بیوی پومپیا نے اس کی موت کی خبر راز رکھی اور بعد میں پردے کے پیچھے سے کسی سے اس کی آواز کی نقالی کروا کر اذریانوس کے لئے جانشینی کی سند حاصل کر لی۔(محمد فہد حارث)

② اذریانوس طرایانوس کے چچازاد بھائی کا بیٹا تھا۔ طرایانوس کی موت کے بعد ۱۰ اگست ۱۱۷ء کو تخت نشین ہوا۔ یہودی کی بار خوبا بغاوت اسی کے دور میں ہوئی تھی۔ یہ ۱۳۲ء کا واقعہ ہے۔ اذریانوس کی زندگی کے آخری ایام میں اس کی حکومت کے خلاف کئی بغاوتیں ہوئیں۔ ۱۳۸ء میں یہ جزام سے طبعی موت مر گیا۔ یہ لاولد تھا سو مرنے سے چند دن قبل اس نے انطونینوس کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔(محمد فہد حارث)

③ یہ ۱۱ جولائی ۱۳۸ء کو برسرِاقتدار آیا۔ اس کا دورِ حکومت رومی عہد کا سب سے پُرامن دورِ حکومت کہلاتا ہے جس میں کسی بھی قسم کے فوجی اقدامات نہ ہونے کے برابر تھے۔==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطلميوس صاحب المجسطي في السنة الثالثة من ملكه، وكان موته في أواخر سنة اثنتين وأربعمائة للإسكندر.

۱۵۔مرقوس:①

اس کے دور میں ابن دیصان نے ثنویت کی بات کی تھی۔

۱۶۔قوموذوس:②

تیرہ سال حکمران رہا۔

==> ۷ مارچ ۱۶۱ء کو یہ طبعی موت مرا۔ (محمد فہد حارث)

① یہ ۸ مارچ ۱۶۱ء کو برسر اقتدار آیا۔ اس کو رومن سینٹ نے حکمران بنایا تھا ورنہ یہ خود حکومت کرنے میں کچھ خاطر خواہ دلچسپی نہ رکھتا تھا۔ مرقوس فطری طور سے فلسفی تھا۔ اسی سبب اس نے رومی سینٹ کو مجبور کیا کہ اس کے ساتھ حکومتی ذمہ داری اٹھانے کے لئے اس کے لے پالک بھائی لیوشوس کو بھی اس کے ساتھ شریکِ حکومت کیا جائے۔ یوں لیوشوس مرقوس کے ساتھ ۱۶۱ء سے لے کر ۱۶۹ء تک شریکِ حکومت رہا۔ ۱۶۹ء میں چیچک کی وبا میں لیوشوس کی موت واقع ہوگئی۔ اس کے بعد ۸ سال تک مرقوس اکیلا روم کا حکمران رہا۔ ۱۷۷ء میں رومن سینٹ نے مرقوس کے بیٹے قوموذوس کو اس کا جانشین مقرر کیا۔ جس نے مرقوس کے ساتھ ۱۸۰ء میں اس کی موت تک حکمرانی میں شراکت داری کی۔ (محمد فہد حارث)

② قوموذوس ۳۱ اگست ۱۶۱ء کو مرقوس کے ہاں اپنے دو جڑواں بھائیوں کے بعد پیدا ہوا۔ ۱۷۷ء میں یہ اپنے باپ مرقوس کے ساتھ حکومت میں شریک ہوا اور ۱۸۰ء میں مرقوس کی موت کے بعد بلا شرکت غیرے پورے روم کا بادشاہ بن گیا۔ اپنے عہدِ حکومت میں اس نے کئی اصلاحات کیں جن کے سبب رومن سینٹ اور بعد میں عوام اس کے خلاف ہوگئے۔ اسی مخالفت کا نتیجہ تھا کہ قوموذوس کو زہر دے کر مارنے کی کوشش کی گئی لیکن اس نے بروقت سارا زہر قے کر دیا اور اس کی جان بچ گئی۔ بعدازاں اس کے ذاتی اتالیق کے ذریعے جس کے ساتھ یہ کسرت کیا کرتا تھا، نہاتے ہوئے اس کا گلا گھونٹ کے قتل کروا دیا ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں خود اپنا گلا گھونٹ ① کر مر گیا۔ حکیم جالینوس اس کے زمانے میں تھا۔

۱۷۔ فرطنجوس ②

۱۸۔ سیوارس ③

==> گیا۔ اس کے مرنے کے بعد تمام روم میں اس کے جتنے مجسمے نصب تھے، سب کو مسمار کر دیا گیا تھا۔ اس کی موت ۱۹۲ء میں ہوئی۔ (محمد فہد حارث)

① محقق بات یہی ہے کہ اس کو گلا گھونٹ کر قتل کیا گیا تھا، اس نے خودکشی نہیں کی تھی۔ (محمد فہد حارث)

② یہ ایک آزاد کردہ غلام کا بیٹا تھا جو کہ رومی فوج میں ایک معمولی سپاہی کے طور پر بھرتی ہوا تھا۔ تاہم اپنی قابلیت کے نتیجے میں ترقی کرتے کرتے یہ رومی فوج کے اعلیٰ عہدیداران میں شامل ہو گیا۔ اس کی غیر معمولی شجاعت و ذہانت کے سبب جلد ہی اس کو رومن سینٹ میں بھی شامل کر لیا گیا۔ قوموذوس کے قتل کے بعد یہ اقتدار پر قابض ہو گیا۔ تاہم صرف ۸۳ دن میں ہی اس کے خلاف فوج نے بغاوت کر کے اس کو اس کے محل میں قتل کر دیا۔ یہ یکم جنوری ۱۹۳ء کو برسرِ اقتدار آیا اور ۲۸ مارچ ۱۸۳ء کو قتل کر دیا گیا۔ (محمد فہد حارث)

③ سیوارس سے قبل ڈیوڈس جالینوس تقریباً تین ماہ تک روم کا بادشاہ رہا۔ یہ فرطنجوس کی موت کے بعد ۲۸ مارچ ۱۹۳ء کو برسرِ اقتدار آیا اور ٹھیک ۶۶ دن بعد یکم جون ۱۹۳ء کو اپنے محل میں ایک فوجی کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ جالینوس کے بعد ۱۴ اپریل ۱۹۳ء کو سیوارس تخت نشین ہوا۔ ۵ سال تک یہ بلا شرکت غیرے روم کا حکمران رہا۔ ۱۹۸ء میں اس نے اپنے بیٹے انطینینوس ثانی کو اپنے ساتھ اقتدار میں شامل کر لیا۔ ۲۰۹ء میں سیوارس نے اپنے دوسرے بیٹے الاسکندروس کو بھی اقتدار میں شریک کر لیا اور یوں روم میں ایک وقت میں تین حکمران تخت پر موجود رہے۔ البتہ مہریں سیوارس کے نام کی ہی چلتی رہیں۔ ۲۱۱ء میں اس کی وفات ہوئی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔اَنطینینوس الثانی①

۲۰۔اسکندروس②

۲۱۔مکسیمینوس:③

اس نے نصاریٰ کے قتل میں تشدد سے کام لیا۔

۲۲۔غورذیانوس④

① یہ اپنے باپ سیوارس کے ساتھ ۱۹۸ء میں تخت پر بیٹھا۔ ۲۱۱ء میں اپنے باپ کی موت کے ساتھ ہی انطینینوس اور اس کے بھائی الاسکندروس میں اقتدار کو لے کر کشمکش شروع ہوگئی۔ الاسکندروس نے انطینینوس کو مشورہ دیا کہ حکومت آدھی بانٹ لیتے ہیں لیکن انطینینوس اس پر راضی نہ ہوا اور بعد میں اس نے سازش کر کے اپنی ماں کے عین سامنے الاسکندروس کو قتل کروادیا۔ الاسکندروس کے قتل کے ساتھ ہی انطینینوس بلاشرکت غیرے روم کا بادشاہ بن گیا۔ اقتدار پر کُلی قبضہ حاصل ہوتے ہی اس نے ایک ایک کر کے الاسکندروس کے تمام وفاداروں کو بھی قتل کروادیا۔ ۲۱۷ء میں جب یہ ترکی ایک مہم پر گیا ہوا تھا تو رفع حاجت کے دوران اس کے ایک ناراض سپاہی نے اس کو خنجر کے وار کر کے قتل کردیا۔ (محمد فہد حارث)

② اس کا ذکر پچھلے حاشیے میں گزر چکا ہے (محمد فہد حارث)

③ یہ اپریل ۲۱۷ء میں برسرِ اقتدار ہوا، اور جون ۲۱۸ء تک روم کا باشاہ رہا۔ یہ بربر نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ (محمد فہد حارث)

④ غورذیانوس اور دقیانوس کے درمیان میں ۲۱۸ء سے لے کر ۲۴۹ء تک تقریباً دس رومی فرمانروا برسرِ اقتدار آئے۔ ان میں سے سب سے طویل مدت حکمرانی غورذیانوس کی تھی جو کہ ۲۲۲ء سے ۲۳۵ء یعنی تقریباً ۱۳ سالوں پر محیط تھی۔ اس کے علاوہ جتنے حکمران تخت نشین ہوئے کسی کو سال دو سال سے زیادہ حکومت کا موقع نہ مل سکا۔ غورذیانوس سے قبل ایلا گیبولوس روم کا بادشاہ تھا۔ جو ۲۱۸ء سے ۲۲۲ء تک روم کا فرمانروا رہا۔ ایلا گیبولوس کی شہرت لکھنؤ کے رنگیلے حکمرانوں کی سی تھی۔ ان موصوف کی داستان نہایت محیر العقول ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔ دقیوس یا دقیانوس:

اس سے پہلے والا بادشاہ نصرانی ہو گیا تھا۔① اس نے اسے قتل کر کے

==> ہے۔ ایک جگہ یہ ایسا مرد تھا کہ اس نے یکے بعد دیگرے پانچ عورتوں سے شادی کی جبکہ دوسری جگہ یہ غالباً روم کا پہلا بادشاہ تھا جس نے روم میں ایک عوامی اجتماع میں برسرعام ایک مرد سے شادی کی تھی۔ اس کے علاوہ اس کے اپنے یونانی سنہرے بالوں والے رتھ بان جس کا نام ہرکولیس تھا، اس سے بھی جسمانی تعلقات تھے اور یہ اس کو برملا اپنا شوہر بلاتا تھا۔ اس شخص کے اندر نسوانیت اس قدر زیادہ تھی کہ مورخین ذکر کرتے ہیں کہ اس کے محل میں ایک کمرا تھا جس کو اس نے طوائفوں کے بالا خانے کی طرز پر بنایا ہوا تھا اور یہ خود وہاں ہفتہ میں باقاعدگی سے دو تین دن طوائف کا کردار نبھاتا تھا اور بالا خانے کے مرکزی دروازے پر برہنہ کھڑا ہو کر فرضی گاہکوں کو جو اس کے اپنے خدام ہوتے تھے، بالا خانے میں آنے کے لئے پھسلاتا تھا۔ یہ اپنی آنکھوں کو رنگتا تھا اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار اور سرخی غازہ کا استعمال کر کے طوائف کا روپ دھارتا تھا۔ یہ اپنے آپ کو فخریہ اپنے غلام رتھ بان ہرکولیس کی بیوی، رکھیل اور داشتہ کہلواتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے وقت کے کئی اطباء کو اس بات کے لئے کثیر رقوم دیں کہ وہ اس کے لئے عورتوں کی شرمگاہ یعنی اندام نہانی بنا دیں۔ اس کی ان حرکتوں سے زچ ہو کر فوج نے اس کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اس کو ایک عوامی اجتماع میں جب یہ خطاب کرنے جا رہا تھا، قتل کر دیا۔ بعد میں اس کی برہنہ لاش کئی دنوں تک سڑکوں پر گھسیٹی جاتی رہی۔ غورذیانوس جو اس کے بعد برسراقتدار آیا وہ اس کے عم زاد کا بیٹا تھا۔ موت کے وقت ایلاگیبولوس کی عمر محض اٹھارہ سال تھی۔ (محمد فہد حارث)

① دقیانوس سے پہلے جو رومی فرمانروا اقتدار پر بیٹھا وہ فیلپس عربی تھا۔ اس کو عربی اس لئے کہا جاتا تھا کہ کیونکہ یہ اس وقت روم کے عربی صوبہ میں پیدا ہوا تھا جو کہ آج شام کے علاقے میں شامل ہے۔ یہ ۲۴۴ء میں برسراقتدار آیا اور ۲۴۹ء تک حکومت کرتا رہا۔ یہ پہلا رومی بادشاہ تھا جس نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ بت پرستی نافذ کی۔ اور نصرانیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا۔ اصحاب کہف اسی بادشاہ سے بھاگ کر غار میں گئے تھے۔ ①

۲۴۔ غالیوس ②

۲۵۔ غلینوس اور ولریانوس:

یہ دونوں مشترک بادشاہ بنے دو سال بعد ولریانوس نے اکیلے حکومت کی۔ ③

① دقیانوس کے زمانے میں شہر اِفِسُس ایشیائے کوچک میں بُت پرستی اور جادوگری کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ وہاں ڈائنا دیوی جو کہ چاند کی دیوی تھی کا ایک عظیم الشان مندر تھا جس کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی اور دور دور سے لوگ اس کی پوجا کے لیے آتے تھے۔ یہاں کے جادوگر، عامل اور فال گیر دنیا بھر میں مشہور تھے۔ شام و فلسطین اور مصر تک ان کا کاروبار چلتا تھا اور اس کاروبار میں یہودیوں کا بھی اچھا خاصا حصہ تھا جو اپنے فن کو سیدنا سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے۔ دقیانوس کا دورِ حکمرانی ۲۴۹ء سے ۲۵۱ء تک تھا۔ اصحابِ کہف اسی کے زمانے میں بھاگ کر غار میں جا سوئے تھے۔ دقیانوس کو جب چند نوجوانوں کی بابت پتہ چلا کہ انہوں نے بت پرستی ترک کر کے نصرانیت قبول کر لی ہے اور خدائے واحد پر ایمان لانے کے دعویدار ہیں تو اس نے ان کو اپنے دربار میں سخت تنبیہ کی اور ان کی کم عمری کا لحاظ کر کے ان کو اپنے آبائی مذہب پر واپس آ جانے کے لیے تین دن کی مہلت دی۔ اسی مہلت سے فائدہ اٹھا کر یہ نوجوان شہر سے بھاگ کر ایک پہاڑ کے غار میں جا چھپے تھے۔ (محمد فہد حارث)

② دقیانوس کے ایک جنگ میں مارے جانے کے بعد غالیوس ۲۵۱ء میں برسرِ اقتدار آیا۔ اس نے اپنے ساتھ اپنی حکومت میں اپنے بیٹے ویلونوس کو بھی شامل کر لیا تھا۔ یہ دونوں باپ بیٹے اگست ۲۵۳ء میں اپنی ہی فوج کے ہاتھوں مارے گئے۔ (محمد فہد حارث)

③ غالیوس اور ویلونوس کے قتل کے بعد غلینوس اور ولریانوس اکٹھے برسرِ اقتدار آئے۔ ولریانوس غلینوس کا باپ تھا۔ یہ دونوں باپ بیٹے ۲۵۳ء میں برسرِ اقتدار آئے۔ <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔قلوذیوس ①

۲۷۔اذرفاس یا اورلیانوس ②

==>البتہ ۲۶۰ء میں ایران کے شاپور اول سے اڈیسہ کی جنگ میں شکست کے بعد ولریانوس جنگی قیدی بنا۔ یہ پہلا رومی بادشاہ تھا جو کسی جنگ میں قیدی بنا تھا۔ اس بات نے پوری رومی سلطنت کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ولریانوس نے اپنے دور میں عیسائیوں پر ناروا مظالم روا رکھے تھے۔ یہ حالت قید میں ہی ۲۶۴ء میں موت سے ہمکنار ہو گیا۔ اس کے بعد غلینوس ۲۶۰ء سے لے کر ۲۶۸ء تک اکیلے روم کا بادشاہ رہا۔ غلینوس کے بعد ولریانوس کی دو سالہ حکومت کا ذکر کرنا مولف کا سہو ہے۔ (محمد فھد حارث)

① اس کو قلوذیوس دوم کہا جاتا ہے۔ اس کا دورِ حکومت ستمبر ۲۶۸ء سے جنوری ۲۷۰ء تک تھا۔ سینٹ ویلنٹائن اسی کے دور میں تھا۔ قلوذیوس دوم نے جب یہ محسوس کیا کہ کنوارے سپاہی، شادی شدہ سپاہیوں سے زیادہ بہتر طریقے سے فوجی خدمات انجام دے سکتے ہیں تو اس نے ایک شاہی فرمان کے ذریعے سپاہیوں کی شادیوں پر پابندی عائد کر دی۔ بادشاہ کے اس شاہی فرمان کا اس زمانے میں موجود ایک عیسائی پادری سینٹ ویلنٹائن نے نہایت سختی سے رد کیا اور اس حکم کو خلاف شرع قرار دیتے ہوئے نوجوان جوڑوں کی چوری چھپے شادیاں کرواتا رہا۔ بادشاہ کو جب سینٹ ویلنٹائن کی اس حرکت کا پتہ چلا تو اس نے سینٹ ویلنٹائن کو دار پر لٹکوا کر موت کی نیند سلا دیا۔ البتہ بعض مورخین اس شادی والے واقعہ کی نفی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بادشاہ نے سینٹ ویلنٹائن کو اس لئے موت کی سزا دی تھی کیونکہ وہ بادشاہ کی قید میں موجود عیسائی قیدیوں کو چوری چھپے جیل سے فرار کروا دیتا تھا تاکہ وہ بادشاہ کے ظلم و ستم سے بچ سکیں۔ جبکہ بعض مورخین نے ان دونوں واقعات میں تطبیق کی ہے کہ شادی کرنے کی خواہش رکھنے کے جرم میں جن سپاہیوں کو قید کیا جاتا تھا، سینٹ ویلنٹائن ان کو جیل سے فرار کرواتا تھا۔ (محمد فھد حارث)

② اورلیانوس سے قبل چند ماہ کے لئے کینٹلیوس روم کا بادشاہ بنا۔ اورلیانوس ۲۷۰ء میں برسر اقتدار آیا اور ۲۷۵ء تک کامیابی سے حکمرانی کرتا رہا۔ اس نے اپنے زمانے ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔قرونوس

۲۹۔قاروس اور اس کے ساتھی

۳۰۔دقلطیانوس:

یہ آخری بت پرست بادشاہ تھا، اس کے بعد کے بادشاہوں نے نصرانیت اختیار کرلی۔ یہ بادشاہ ۵۹۵ غ س میں مرا۔①

==> میں سورج دیوتا کی پرستش پر زور دیا جس کو یہ خدائے واحد کا درجہ دیتا تھا۔ اس ضمن میں اس نے ایک عظیم الشان مندر بھی تعمیر کروایا۔ اس کے دور کا مذہبی نعرہ "ایک ایمان، ایک سلطنت" تھا۔ ۲۷۲ء میں شاپور اول اور ۲۷۳ء میں ہرمز اول کے مرنے کے بعد جب ایرانی اقتدار بہرام اول کے ہاتھ آیا جو کہ ایک کمزور بادشاہ مشہور تھا تو اورلیانوس نے یہ موقع غنیمت جانتے ہوئے ایشائے کوچک کا قصد کیا تاکہ ساسانی اقتدار کو ختم کر کے اس پر قابض ہوسکے۔ راستے میں کئی جگہ اس کا واسطہ چند بغاوتوں سے بھی پڑا۔ ابھی یہ فارس نہ پہنچ پایا تھا کہ اس کے چند عمال نے اس کو قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ قتل کی وجہ یہ ہوئی کہ اورلیانوس انتظامی معاملات میں نہایت سخت گیر تھا اور معمولی سی انتظامی گڑ بڑ کے ضمن میں اپنے گورنروں کو سخت سزائیں دیتا تھا۔ اس کے کسی عامل سے کچھ غلطی ہوگئی اور اس غلطی کی سزا سے بچنے کی خاطر اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اورلیانوس کو فارس پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔ (محمد فہد حارث)

① دقلطیانوس ۲۲ دسمبر ۲۴۴ء کو ایک غیر معروف اور غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ اپنی جوانی میں اس نے رومی فوج میں شمولیت اختیار کرلی اور جلد ہی اپنی ذکاوت اور بہادری کے سبب ترقی کرتا ہوا قاروس کی گھڑسوار فوج کا سالارِ اعظم مقرر ہوگیا۔ ایرانیوں کے خلاف جنگ میں جب قاروس اور اس کا بیٹا نمیورون مارے گئے تو دقلطیانوس نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ تاہم اسی موقع پر قاروس کے بیٹے قرونوس نے بھی اپنی بادشاہت کا دعویٰ کیا جس کے نتیجے میں دقلطیانوس اور قرونوس کے درمیان معرکہ مارگس ہوا جس میں قرونوس کو شکست ہوئی اور دقلطیانوس بلاشرکت غیرے اقتدار پر قابض ہوگیا۔ اس ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔قسطنطین المظفر (۳۱سال حکومت کی)۔①

اپنی حکومت کے تیسرے سال روم سے قسطنطنیہ منتقل ہوا اور نصرانیت قبول کر لی۔ پہلے اس شہر کا نام بیزنطیہ تھا۔

اس نے بہت سارے کنیسے تعمیر کرائے، ۶۲۶ غ س میں فوت ہوا۔

۳۲۔قسطس:

قسطنطین کی موت کے بعد ملک اس کے تین بیٹوں میں تقسیم ہوا، ان

==> کا دورِ حکومت ۲۸۴ء سے ۳۰۵ء تک رہا۔ (محمد فهد حارث)

① یہ ۲۷۲ء میں پیدا ہوا۔ اس کو قسطنطین اول اور قسطنطین اعظم بھی کہا جاتا ہے۔اس کے دور میں رومی بت پرستوں کی طرف سے عیسائیوں پر ہونے والے مظالم کا خاتمہ ہوا اور مملکت میں سب کو اپنے اپنے مذہب پر آزادی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی اجازت دی گئی۔اس کا دورِ حکومت ۳۰۶ء سے ۳۳۷ء تک تھا۔آزاد دائرہ المعارف کے مؤلف قسطنطین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ نہ صرف بازنطینی سلطنت کا بانی تھا بلکہ یہ پہلا" قیصر" تھا جس نے مسیحیت کو اپنا کر اس کو پوری سلطنت کا سرکاری مذہب بھی بنایا۔ قسطنطین اعظم اور شریک شہنشاہ لائیسینیس نے ۳۱۳ء میں فرمان میلان جاری کیا، جو سلطنت بھر میں تمام مذاہب کے لیے مذہبی رواداری کا حکم تھا۔ ۳۳۰ء میں اس نے روم کی بجائے ایک نئے شہر بازنطین کو بازنطینی سلطنت کا دارالحکومت بنایا اور اس کا نام" نیا روم" رکھا۔ تاہم قسطنطین کے اعزاز میں لوگ اسے قسطنطنیہ کے نام سے پکارنے لگے، جو ایک ہزار سال کے لیے مشرقی رومی سلطنت کا دارالحکومت رہا۔ اریوس اور اس کے دیگر ساتھی جو کہتے تھے کہ یسوع مسیح " انسان و رسول" تھے، پر قسطنطین اعظم نے بہت سختیاں ڈھائیں جن کی وجہ سے یہ لوگ اپنی جان بچا کر مختلف جگہوں اور علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ جن میں کچھ عرب وادیوں میں آئے اور زہد و قناعت کی زندگی بسر کرنے لگے۔ یوں یہ لوگ کم ہوتے ہوتے ناپید ہو گئے۔ (محمد فهد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا حاکم قسطس تھا۔ بعد از قسطنطین کی اولاد سے بادشاہت ختم ہوگئی۔ ①

۳۴۔ للیانوس②:

یہ نصرانیت سے مرتد ہو کر بت پرستی پر آگیا۔ سابور ذی الاکتاف

① دراصل قسطنطین اعظم کے بعد اس کی حکومت اس کے تین بیٹوں بنام قسطنطین دوم، قسطنیوس دوم اور قسطس میں تقسیم ہوگئی۔ ان میں قسطنطین دوم سب سے بڑا اور قسطس سب سے چھوٹا تھا۔ قسطنطین دوم قسطس کا سرپرست بھی تھا۔ یہ تینوں بھائی ۳۳۷ء میں اپنے باپ قسطنطین اعظم کی موت کے بعد روم کے مختلف علاقوں پر حاکم مقرر ہوئے۔ ۳۴۰ء میں جب قسطنطین دوم محض ۲۴ سال کا تھا قسطنطین دوم اور قسطس میں حکومت کے لیے جنگ ہوئی جس میں قسطنطین دوم اپنے سب سے چھوٹے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوا اور اس کے چھوڑے ہوئے علاقے پر قسطس نے قبضہ کرلیا اور یوں ۳۴۰ء کے بعد روم میں محض دو بادشاہ رہ گئے۔ قسطنیوس دوم اور قسطس۔ ۳۴۰ء سے ۳۵۰ء تک قسطس کامیابی سے حکومت کرتا رہا۔ قسطس کے بارے میں مورخین نے لکھا ہے کہ وہ ہم جنس پرست تھا اور اپنے بربر محافظین پر فریفتہ رہتا تھا جو کہ اکثر بادشاہ کے فیصلوں پر غلط اثر بھی ڈالتے تھے۔ ان غلط فیصلوں سے تنگ آکر قسطس کی رومی فوج کے سالارِ اعظم میگنیٹیس نے ۳۵۰ء میں بغاوت کر کے قسطس کو قتل کردیا اور خود اس کے زیرِ اقتدار علاقے پر حکومت کا دعویٰ کردیا۔ البتہ چونکہ میگنیٹیس قسطنطین اعظم کے خاندان سے نہ تھا اور قسطنطین اعظم کا منجھلا بیٹا قسطنیوس روم کے دیگر علاقوں پر بادشاہ مقرر تھا سو اِس نے اپنے چچازاد قسطنیوس گیلوس کو اپنے ساتھ ملا کر ۳۵۱ء، ۳۵۲ء اور ۳۵۳ میں میگنیٹیس سے تین معرکہ لڑے جو کہ تمام کے تمام قسطنیوس کی فتح پر منتج ہوئے۔ ۳۵۳ء میں آخری شکست کے بعد میگینٹیس نے خودکشی کرلی، اور یوں پورے بلادِ روم پر قسطنیوس دوم بلا غیر شرکت حاکم مقرر ہوا۔ قسطنیوس اگسٹس کے لقب سے ملقب ہوا اور ۳۶۱ء تک حکمرانی کرتا رہا۔ (محمد فھد حارث)

② یہ ۳۶۱ء سے ۳۶۳ء تک روم پر حاکم رہا۔ یہ اپنے وقت کا نامور فلاسفر اور صاحبِ تالیف شخص تھا۔ یہ سبزی خور تھا اور تناسخ کا قائل تھا۔ اس کا خود کے بارے میں خیال ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فارسی کے ساتھ اسی نے جنگ کی تھی اور غلبہ پایا تھا، بعدازاں کسی انجانے تیر سے ارض فارس ہی میں قتل ہوا۔ ۲۵۶ غ س میں قتل ہوا۔

۳۴۔ یونیانوس:①

اس نے دوبارہ نصرانیت مذہب پر ملک کو واپس کیا۔ اس نے سابور ذی الاکتاف سے صلح کی تھی اور باہم معانقہ ہوا۔

۳۵۔ والنطیانوس②

۳۶۔ انونیانوس

۳۷۔ خرطیانوس

۳۸۔ ثاوذوسیوس الکبیر③

==> تھا کہ سکندرِ اعظم کی روح اس میں حلول کیے ہوئے ہے اور یہ سکندر کا دوسرا جنم ہے۔ اس نے قسطنطنیہ کو مسیحی سے واپس بت پرستانہ ریاست بنانے کے لیے بھی کئی اقدامات کیے تھے۔ ۳۶۳ء میں ۳۱ سال کی عمر میں یہ موت سے ہمکنار ہوا۔ (محمد فہد حارث)

① للیانوس کی موت کے بعد یہ روم کا بادشاہ بنا۔ البتہ اس کا دورِ حکمرانی صرف ۸ ماہ پر محیط تھا۔ یہ ۲۷ جون ۳۶۳ء کو برسراقتدار آیا اور ۱۷ فروری ۳۶۴ء کو اپنے کمرے میں زہریلی گیس بھر جانے کے سبب مارا گیا۔ اس نے قسطنطنیہ کو واپس مسیحیت کی راہ پر ڈال دیا تھا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ والنطیانوس اول بھی کہلاتا ہے۔ یہ ۳۶۴ء سے ۳۷۵ء تک روم کا بادشاہ رہا۔ ۱۷ نومبر ۳۷۵ء کو دماغ کی شریان پھٹنے سے اس کا انتقال ہوگیا۔ (محمد فہد حارث)

③ اس کو ثاوذوسیوس اول بھی کہا جاتا ہے۔ اس نے ۳۷۹ء سے ۳۹۵ء تک تقریباً ۱۶ سال روم پر حکمرانی کی۔ یہ وہ آخری رومی بادشاہ تھا جس کے زیرتسلط مشرقی اور مغربی دونوں رومی سلطنتیں تھیں۔ اس نے اپنے دورِ حکومت میں عقیدۂ تثلیث کو حکومتی سطح پر ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ارقاذیوس①:

قسطنطنیہ میں، اور اس کا شریک اُونوریوس② رومیہ میں۔ یہ دونوں تیرہ سال بادشاہ رہے۔

۴۰۔ثاوذوسیوس الثانی③:

اس کے دور میں فارس نے روم سے جنگ کی۔ اور اسی کے دور میں

==> عیسائیت کا لازمی جز قرار دیا جس کے نتیجے میں کلیسا میں تثلیث کو بطور قطعی عقیدے کے اختیار کرلیا گیا۔ اس کے دور میں مذہبی رواداری ختم کردی گئی اور عیسائیت کے علاوہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں پر سخت مظالم ڈھائے گئے۔ ۱۷ جنوری ۳۹۵ء کو یہ میلان میں بیماری کی حالت میں طبعی موت مرا۔ (محمد فہد حارث)

① یہ ثاوذوسیوس کا بڑا بیٹا تھا جو کہ مشرقی رومی سلطنت یعنی قسطنطنیہ پر ۳۹۵ء سے ۴۰۸ء تک حاکم رہا۔ یہ طبعاً ایک کمزور حکمران تھا اور اس کے دورِ حکومت میں زیادہ تر حکومتی انتظامات اس کے خاص مشیر اور اس کی بیوی ایلیا دیکھتی تھی۔ ۴۰۸ء میں یہ ۳۱ سال کی عمر میں مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ثاوذوسیوس دوم حکمران بنا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ ثاوذوسیوس کا چھوٹا بیٹا تھا جو کہ مغربی رومی سلطنت یعنی رومیہ پر ۳۹۵ء سے ۴۲۳ء تک حاکم رہا۔ ۱۵ اگست ۴۲۳ء کو یہ لاولد مرا اور اس کا تخت خالی رہ گیا۔ (محمد فہد حارث)

③ ثاوذوسیوس ثانی ارقاذیوس کا بیٹا تھا جو کہ اس کی موت کے بعد ۴۰۸ء میں قسطنطنیہ پر حاکم بنا۔ یہ ۴۰۱ء میں پیدا ہوا اور محض ۷ سال کی عمر پر اس کو تخت پر بیٹھنا پڑ گیا۔ اس کو علوم وفنون سے خصوصی دلچسپی تھی۔ ۴۲۵ء میں اس نے جامعہ قسطنطنیہ کی بنیاد رکھی جہاں قانون، فلسفہ، طب، جیومیٹری، ریاضی، فلکیات اور موسیقی وغیرہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس نے اپنے دور میں جسٹنین کوڈ یعنی جسٹنینی قانون کی تدوین کا کام بھی کروایا تھا۔ اس کی حکمرانی کے ۳۸ویں سال یعنی تقریباً ۴۴۵ء یا ۴۴۶ء میں اصحاب کہف بیدار ہوئے تھے۔ یہ ۴۵۰ء میں اپنی سواری سے گر کر ہلاک ہوا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب زندہ ہوئے۔ یہ بادشاہ ۴۵۵ء میں فوت ہوا۔

۴۱۔ مرقیانوس ① ۴۲۔ والنطیس

۴۳۔ لاون الکبیر ②:

اس کے دور میں انطاکیہ میں شدید زلزلے ہوئے، جس سے لاتعداد لوگ زمین میں دھنس گئے۔

۴۴۔ زینون ③

۴۵۔ أسطیثیانوس ④:

اس کی حکومت کے دسویں سال ملک میں شدید قحط پڑا، اور ٹڈی دل آ گئے۔

① یہ ثاوذوسیوس ثانی کا بہنوئی تھا جس نے ثاوذوسیوس کی بہن ایلیا سے شادی کر لی تھی۔ یہ ۴۵۰ء میں ثاوذوسیوس کے مرنے کے بعد حکمران بنا اور ۴۵۷ء تک مسند اقتدار پر براجمان رہا۔ یہ انتہا پسندی کی حد تک مذہبی اور تثلیث کے عقیدے کا زبردست داعی تھا۔ ۴۵۷ء میں گینگرین کی بیماری سے فوت ہوا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ ۴۵۷ء سے ۴۷۴ء تک قسطنطنیہ پر حکمران رہا۔ اس نے ۱۷ سال تک نہایت کامیابی سے حکومت کی، اور کئی معاملات میں مغربی رومن ایمپائر کو بھی اس کی طاقت کی بحالی کے لئے مدد دیتا رہا جو کہ اس وقت نہایت برے طور سے زوال پذیر تھی۔ (محمد فہد حارث)

③ یہ ۴۷۴ء سے ۴۹۱ء تک مشرقی رومی سلطنت کا حکمران رہا۔ اس کے دور میں مغربی رومی سلطنت زوال پذیر ہوئی۔ اس کا دور داخلی انتشار کا دور تھا جس میں خارجی فتوحات کی طرف حکمران طبقے کی توجہ نہ ہونے کے برابر رہی۔ ۱۹ اپریل ۴۹۱ء کو یہ مرگی سے مر گیا۔ البتہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کو زندہ دفن کر دیا گیا تھا لیکن مغربی محققین اس دعویٰ کو رد کرتے ہیں۔ (محمد فہد حارث)

④ اسطیثیانوس زینون کی موت کے بعد ۶۱ سال کی عمر میں ۴۹۱ء میں برسر اقتدار آیا۔ یہ زینون کی حکومت میں ایک چوکس عامل تھا جو کہ زینون کی موت کے بعد اس کی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۶۔یسطینس ①

۴۷۔یسطینیوس اول②:

اس کے دور میں فارس و روم میں کثرت سے جنگیں ہوئیں۔اس کی بادشاہت کے آٹھویں سال فرات کے کنارے سخت جنگ ہوئی،جس میں بڑی مخلوق قتل ہوئی،اور بہت سارے رومی فرات میں ڈوب گئے۔

۴۸۔یسطینس ثانی③:

اس کے دور میں فارس کے بادشاہ نے شام پر حملہ کیا،اورافامیہ شہر کو جلا ڈالا۔

۴۹۔طبریوس الاول

۵۰۔طبریوس الثانی

==>بیوہ کی نامزدگی کے تحت بادشاہ بنا۔اس کے دور میں مشرقی رومی سلطنت نے کئی جہات میں ترقی کی اور بہتر کارکردگی دکھائی۔اس نے اپنے زمانے میں اپنے نام سے نیا رومی سکہ بھی رائج کیا تھا۔۹ جولائی ۵۱۸ء کو ۸۷ سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا۔یہ اپنی موت تک قسطنطنیہ پر حاکم رہا۔(محمد فھد حارث)

①یسطینس تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں قسطنطنیہ کا بادشاہ بنا۔اس نے ۵۱۸ء سے لے کر ۵۲۷ء تک حکومت کی۔اس نے اپنے دور میں مشرقی رومن کلیسا اور مغربی رومن کلیسا کے درمیان اختلافات اور مذہبی منافرت کو ختم کرنے کے لئے کئی اقدامات کیے۔یکم اگست ۵۲۷ء کو اس کا انتقال ہوا۔(محمد فھد حارث)

②اسے یسطینیوس اعظم بھی کہا جاتا ہے۔یہ ۵۲۷ء سے لے کر ۵۶۵ء تک رومی مشرقی سلطنت پر حاکم رہا۔(محمد فھد حارث)

③یہ ۵۶۵ء سے ۵۷۴ء تک مشرقی رومی سلطنت پر حاکم رہا۔(محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔ ماریقوس ①

۵۲۔ مرقوس الثانی

۵۳۔ قوقاس ②

---

① ماریقوس ۵۳۹ء میں پیدا ہوا اور ۵۸۲ء سے لے کر ۶۰۲ء تک مشرقی رومی سلطنت کا حاکم رہا۔ یہ ایک فوجی جنرل تھا جس نے فارس کے خلاف جنگوں میں کارہائے نمایاں انجام دیے اور ترقی کرتے کرتے بادشاہ بن گیا۔ ۶۰۲ء میں اس کے خلاف فوجی بغاوت ہوئی اور قوقاس تخت سلطنت پر قابض ہو گیا۔ قوقاس نے پہلے تو ماریقوس کے سامنے اس کے پانچ بیٹوں کو قتل کرایا، پھر خود ماریقوس کو قتل کروا کر باپ بیٹوں کے سر قسطنطنیہ میں برسرِ عام لٹکوا دیے اور اس کے چند دن بعد اس کی بیویوں اور بیٹیوں کو بھی مروا دیا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ ماریقوس کو قتل کر کے ۶۰۲ء میں برسرِاقتدار آیا۔ اس نے ماریقوس اور اس کے خاندان کا بہیمانہ طریقے سے خاتمہ کیا۔ اس واقعہ سے ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کو روم پر حملہ آور ہونے کے لیے بہترین اخلاقی بہانہ مل گیا۔ ماریقوس خسرو کا محسن تھا۔ اسی کی مدد سے خسرو کو ایران کا تخت نصیب ہوا تھا۔ اُسے وہ اپنا باپ کہتا تھا۔ اس بنا پر اس نے اعلان کیا کہ میں غاصب قوقاس سے اس ظلم کا بدلہ لوں گا جو اس نے میرے مجازی باپ اور اس کی اولاد پر ڈھایا ہے۔ ۶۰۳ء میں اس نے سلطنت روم کے خلاف جنگ کا آغاز کیا اور چند سال کے اندر وہ قوقاس کی فوجوں کو پے در پے شکستیں دیتا ہوا ایک طرف ایشیائے کوچک میں ایڈیسا تک اور دوسری طرف شام میں حلَب اور انطاکیہ تک پہنچ گیا۔ روم کے اعیان سلطنت یہ دیکھ کر کہ قوقاس ملک کو نہیں بچا سکتا، افریقہ کے گورنر سے مدد کے طالب ہوئے۔ اس نے بیٹے ہرقل کو ایک طاقتور بیڑے کے ساتھ قسطنطنیہ بھیج دیا۔ اس کے پہنچتے ہی قوقاس معزول کر دیا گیا، اس کی جگہ ہرقل قیصر بنایا گیا، اور اس نے برسر اقتدار آ کر قوقاس کے ساتھ وہی کچھ کیا جو اس نے ماریقوس کے ساتھ کیا تھا۔ یہ ۶۱۰ء کا واقعہ ہے، اور وہی سال ہے جس میں نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت پر سرفراز ہوئے۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۴۔ ہرقل:

رومی زبان میں اس کا نام ارقلیس ہے ①۔

① یہ ۶۱۰ء سے ۶۴۱ء تک برسر اقتدار رہا۔ ہرقل کے دورِ حکومت سے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے سید مودودی تفہیم القرآن میں سورۃ الروم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ خسرو پرویز نے جس اخلاقی بہانے کو بنیاد بنا کر جنگ چھیڑی تھی، فوکاس (فوقاس) کے معزول اور قتل ہونے کے بعد وہ ختم ہو چکا تھا۔ اگر واقعی اس کی جنگ کا مقصد غاصب فوکاس (فوقاس) سے اس کے ظلم کا بدلہ لینا ہوتا تو اس کے مارے جانے پر اسے نئے قیصر (ارقلیس) سے صلح کر لینی چاہیے تھی۔ مگر اس نے پھر بھی جنگ جاری رکھی، اور اب اس جنگ کو اس نے مجوسیت اور مسیحیت کی مذہبی جنگ کا رنگ دے دیا۔ عیسائیوں کے جن فرقوں کو رومی سلطنت کے سرکاری کلیسا نے ملحد قرار دے کر سالہا سال سے تختۂ مشق ستم بنا رکھا تھا (یعنی نسطوری اور یعقوبی وغیرہ) ان کی ساری ہمدردیاں بھی مجوسی حملہ آوروں کے ساتھ ہو گئیں۔ اور یہودیوں نے بھی مجوسیوں کا ساتھ دیا، حتیٰ کہ خسرو پرویز کی فوج میں بھرتی ہونے والے یہودیوں کی تعداد ۲۶ ہزار تک پہنچ گئی۔ ہرقل آکر اس سیلاب کو نہ روک سکا۔ تخت نشین ہوتے ہی پہلی اطلاع جو اسے مشرق سے ملی وہ انطاکیہ پر ایرانی قبضے کی تھی۔ اس کے بعد ۶۱۳ء میں دمشق فتح ہوا۔ پھر ۶۱۴ء میں بیت المقدس پر قبضہ کر کے ایرانیوں نے مسیحی دنیا پر قیامت ڈھا دی۔ ۹۰ ہزار عیسائی اس شہر میں قتل کیے گئے۔ ان کا سب سے زیادہ مقدس کلیسا، کینستہ القیامہ برباد کر دیا گیا۔ اصلی صلیب، جس کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ اسی پر مسیح نے جان دی تھی، مجوسیوں نے چھین کر مدائن پہنچا دی۔ لاٹ پادری زکریاہ کو بھی پکڑ لے گئے اور شہر کے تمام بڑے بڑے گرجوں کو انہوں نے مسمار کر دیا۔ اس فتح کے بعد ایک سال کے اندر اندر ایرانی فوجیں اردن، فلسطین اور جزیرہ نمائے سینا کے پورے علاقے پر قابض ہو کر حدود مصر تک پہنچ گئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مکہ معظّمہ میں ایک اور اس سے بدرجہا زیادہ تاریخی اہمیت رکھنے والی جنگ برپا تھی۔ یہاں توحید کے علم بردار سیدنا محمد ﷺ کی قیادت میں، اور شرک کے پیرو کار سرداران قریش کی رہنمائی میں ایک ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> دوسرے سے برسر جنگ تھے، اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ۶۱۵ء میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنا گھر بار چھوڑ کر حبش کی عیسائی سلطنت میں (جو روم کی حلیف تھی) پناہ لینی پڑی۔ اس وقت سلطنت روم پر ایران کے غلبے کا چرچا ہر زبان پر تھا۔ مکے کے مشرکین اس پر بغلیں بجا رہے تھے اور مسلمانوں سے کہتے تھے کہ دیکھو ایران کے آتش پرست فتح پا رہے ہیں اور وحی اور رسالت کو ماننے والے عیسائی شکست پر شکست کھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ہم عرب کے بت پرست بھی تمہیں اور تمہارے دین کو مٹا کر رکھ دیں گے۔ ان حالات میں قرآن مجید کی یہ سورۃ (سورۃ الروم) نازل ہوئی اور اس میں یہ پیشین گوئی کی گئی کہ

"قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب ہو گئے ہیں، مگر اس مغلوبیت کے بعد چند سال کے اندر اندر ہی وہ غالب آ جائیں گے، اور وہ دن وہ ہوگا جب کہ اللہ کی دی ہوئی فتح سے اہل ایمان خوش ہو رہے ہوں گے۔"

اس میں ایک کے بجائے دو پیشین گوئیاں تھیں۔ ایک یہ کہ رومیوں کو غلبہ نصیب ہوگا۔ دوسری یہ کہ مسلمانوں کو بھی اسی زمانے میں فتح حاصل ہوگی۔ بظاہر دور دور تک کہیں اس کے آثار موجود نہ تھے کہ ان میں سے کوئی ایک پیشین گوئی بھی چند سال کے اندر پوری ہو جائے گی۔ ایک طرف مٹھی بھر مسلمان تھے جو مکے میں مارے اور کھدیڑے جا رہے تھے۔ اور اس پیشین گوئی کے بعد بھی آٹھ سال تک ان کے لئے غلبہ و فتح کا کوئی امکان کسی کو نظر نہ آتا تھا۔ دوسری طرف روم کی مغلوبیت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ سن ۶۱۹ء تک پورا مصر ایران کے قبضہ میں چلا گیا اور مجوسی فوجوں نے طرابلس کے قریب پہنچ کر اپنے جھنڈے گاڑ دیئے۔ ایشیائے کوچک میں ایرانی فوجیں رومیوں کو مارتی دباتی باسفورس کے کنارے تک پہنچ گئیں اور سن ۶۱۷ء میں انہوں نے عین قسطنطنیہ کے سامنے خلقدون پر قبضہ کر لیا۔ قیصر نے خسرو کے پاس ایلچی بھیج کر نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست کی کہ میں ہر قیمت پر صلح کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر اس نے جواب دیا کہ

"اب میں قیصر کو اس وقت تک امان نہ دوں گا جب تک وہ پابہ زنجیر میرے ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> سامنے حاضر نہ ہو اور اپنے خدائے مصلوب کو چھوڑ کر خداوند آتش کی بندگی نہ اختیار کر لے۔"

آخر کار قیصر اس حد تک شکست خوردہ ہو گیا کہ اس نے قسطنطنیہ چھوڑ کر قرطاجنہ منتقل ہو جانے کا ارادہ کر لیا۔ غرض انگریز مؤرخ گبن کے بقول: قرآن مجید کی اس پیشین گوئی کے بعد بھی سات آٹھ برس تک حالات ایسے تھے کہ کوئی شخص یہ تصور تک نہ کر سکتا تھا کہ رومی سلطنت ایران پر غالب آ جائے گی، بلکہ غلبہ تو در کنار اس وقت تو کسی کو یہ امید بھی نہ تھی کہ اب یہ سلطنت زندہ رہ جائے گی۔

سن ۶۲۲ء میں اِدھر نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے، اور اُدھر قیصر ہرقل خاموشی کے ساتھ قسطنطنیہ سے بحر اسود کے راستے طرابزون کی طرف روانہ ہوا جہاں اس نے ایران پر پشت کی طرف سے حملہ کرنے کی تیاری کی۔ اس جوابی حملے کی تیاری کے لئے قیصر نے کلیسا سے روپیہ مانگا اور مسیحی کلیسا کے اُسقف اعظم سرجیس نے مسیحیت کو مجوسیت سے بچانے کے لئے گرجاؤں کے نذرانوں کی جمع شدہ دولت سود پر قرض دی۔ ہرقل نے اپنا حملہ سن ۶۲۳ء میں ارمینیا سے شروع کیا اور دوسرے سال سن ۶۲۴ء میں اس نے آذربائیجان میں گھس کر زرتشت کے مقامِ پیدائش ارمیاہ کو تباہ کر دیا اور ایرانیوں کے سب سے بڑے آتش کدے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیے کہ یہی وہ سال تھا جس میں مسلمانوں کو بدر کے مقام پر پہلی مرتبہ مشرکین کے مقابلے میں فیصلہ کن فتح نصیب ہوئی۔ اس طرح وہ دونوں پیشین گوئیاں جو سورۃ روم میں کی گئی تھیں، دس سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے بیک وقت پوری ہو گئیں۔ پھر روم کی فوجیں ایرانیوں کو مسلسل دباتی چلی گئیں۔ نینویٰ کی فیصلہ کن لڑائی (سن ۶۲۷ء) میں انہوں نے سلطنت ایران کی کمر توڑ دی۔ اس کے بعد شاہان ایران کی قیام گاہ دستگرد (دَسکرۃ الملک) کو تباہ کر دیا اور آگے بڑھ کر ہرقل کے لشکر طیسفون کے سامنے پہنچ گئے جو اس وقت ایران کا دارالسلطنت تھا۔ سن ۶۲۸ء میں خسرو پرویز کے خلاف گھر میں بغاوت رونما ہوئی، وہ قید کر لیا گیا، اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے ۱۸ بیٹے قتل کر دیے گئے، اور چند روز بعد وہ خود قید ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی مملکت کے بارہویں سال رسول اللہ ﷺ کی ہجرت ہوئی۔
گویا ہجرت نبویہ ۹۳۳ غ س میں ہوئی۔

==> کی سختیوں سے ہلاک ہوگیا۔ یہی سال تھا جس میں صلح حدیبیہ واقع ہوئی جسے قرآن "فتح عظیم" کے نام سے تعبیر کرتا ہے، اور یہی سال تھا جس میں خسرو کے بیٹے قباد ثانی نے تمام رومی مقبوضات سے دست بردار ہو کر اور اصلی صلیب واپس کر کے روم سے صلح کر لی۔ سن ۶۲۹ء میں قیصر "مقدس صلیب" کو اس کی جگہ رکھنے کے لئے خود بیت المقدس گیا، اور اسی سال نبی ﷺ عُمرۃ القضا ادا کرنے کے لئے ہجرت کے بعد پہلی مرتبہ مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے۔ (تفہیم القرآن، دیباچہ سورۃ الروم) (محمد فهد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کے قضاۃ

(نوٹ: وم، سے تاریخ لکھی گئی ہے اس سے مراد ہے وفات موسیٰ علیہ السلام)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا جب انتقال ہوا تو ان کے بعد بنی اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ ہوا، بلکہ "قاضی" ہوتے تھے۔ یہی قاضی بادشاہ کے قائم مقام ہوتے اسی لیے ان کو بھی بادشاہوں میں ذکر کیا جا رہا ہے (بل کان لهم حکام سدوا مسد الملوك)

یہاں تک کہ ان کی درخواست پر طالوت کو بادشاہ بنایا گیا۔ یہ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے بادشاہ ہوئے۔

اس باب میں کافی خلط مبحث بھی ہے کیونکہ ان کی تاریخ عبرانی میں ہے اور نام بھی۔ اس لیے ناموں کے ضبط میں بھی مشکلات ہیں۔ پھر مختلف تواریخ میں اختلافات بھی ہیں۔

۱۔ یوشع بن نون علیہ السلام:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے پہلے قاضی یہ ہوئے۔ اٹھائیس سال بنی اسرائل کی رہنمائی کی۔ ۲۸ وم (وفات موسیٰ) میں وفات ہوئی۔

۲۔ فیخاس بن العزر بن ہارون بن عمران، اور کالاب بن یوفنا:

بنی اسرائیل ان دونوں کے حکموں کو کوئی خاص اہمیت نہ دیتے تھے۔ سترہ سال اس طرح گزرے کہ جزیرہ کا بادشاہ کوشان ان پر مسلط ہو گیا اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوغلام بنالیا۔آٹھ سال اس کی غلامی میں رہے ۵۲ ۹ق م میں ان کی خلاصی ہوئی۔

۳۔عثنیال بن قناز جو یہودا کی اولاد سے تھے:

یہ صالح انسان تھے، چالیس سال تک لوگوں کی رہنمائی کی۔ان کے بعد پھر بنی اسرائیل بت پرستی میں لگ گئے، چنانچہ ان پر موآب کا بادشاہ عغلوان مسلط ہوا جس نے ان کو غلام بنا لیا۔اٹھارہ سال یوں گذرے، پھر اللہ نے ان کو خلاصی دی، یہ ۱۱۰ ۹ق م کا واقعہ ہے۔

۴۔اہوذ۔یہ بنیامین کی اولاد سے تھے:

انہوں نے عغلوان سے نجات دلائی اور ۸۰ سال بنی اسرائیل کی قیادت کی۔۱۹۰ ۹ق م میں انتقال ہوا۔

۵۔شمکار بن عنوث:

یہ ایک سال سے بھی کم رہے۔پھر بنی اسرائیل نے دوبارہ سرکشی مچائی تو اللہ نے ان پر شام کا ایک بادشاہ ''یابین'' مسلط کردیا جس نے ان کو ۲۰ سال غلام بنا کر رکھا۔۲۱۱ ۹ق م میں خلاصی ہوئی

۶۔باراق بن ابی نعیم اور ایک خاتون دبورا:

انہوں نے یابین سے خلاصی دلوائی اور چالیس سال تک بنی اسرائیل کا نظام سنبھالا۔ان کے بعد بنی اسرائیل دوبارہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے، سات سال تک ان کا کوئی منتظم بھی نہ تھا، چنانچہ ان پر مدین والے مسلط ہو گئے، پھر اللہ سے استغاثہ کیا تو ان میں:

۷۔کذعون بن یواش:

آئے۔اور انہوں نے دشمنوں کو مار بھگایا اور دینی نظام درست کیا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چالیس سال تک وہ ان میں رہے۔ ۲۹۸ وم میں وفات پائی۔

۸۔ ایمالخ بن کذعون

۹۔ یوٴاایرالجرشی:

یہ بائیس سال ان میں رہے۔ ان کے بعد بنی اسرائیل پھر سرکشی میں مبتلا ہوئے، اللہ نے ان پر بنی عمون کے بادشاہ کو اٹھارہ سال تک مسلط کیا۔

۱۰۔ یفتح الجرشي:

پھر انہوں نے اس بادشاہ سے خلاصی دی اور چھ سال تک ان میں رہے۔ ۳۴۷ وم میں فوت ہوئے۔

۱۱۔ ابصن (من سبط یہوذا)

۱۲۔ آلون

۱۳۔ عبدون بن ہلال: من سبط افرایم بن یوسف

ان کے بعد پھر سرکشی مچائی، اللہ نے اہل فلسطین کو ان پر مسلط کیا جو ۴۰ سال تک ان پر غالب رہے۔ پھر اللہ نے ان کو شمشون کے ذریعہ نجات دلائی۔

۱۴۔ شمشون بن مانوح:

ان کی بڑی قوت تھی، شمشون الجبار کہلاتے تھے، چنانچہ اہل فلسطین سے بنی اسرائیل کو چھڑایا اور ۲۰ سال ان کا نظام چلایا۔ پھر دوبارہ ان پر اہل فلسطین غالب آگئے اور شمشون کو گرفتار کرکے ایک کنیسہ میں داخل ہوئے جو لکڑی کے ستونوں پر استوار تھا، شمشون نے ان کو پکڑ کر اس زور سے ہلایا کہ وہ ان سب پر گر گیا اور سب ختم ہو گئے ۴۳۲ وم کا واقعہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ایثامور بن ہارون:

ان کے بعد تقریباً دس سال بغیر منتظم گذرے۔

۱۶۔عابی الکاہن یا عالی الکاہن:

جب ان کو قاضی بنایا گیا عمر ۵۸ سال تھی، نیک آدمی تھے، چالیس سال تک قاضی رہے۔

ان کی ولایت کے شروع میں شمویل النبی پیدا ہوئے، اور ان کی ولایت کے تیئسویں سال حضرت داود علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ان کی وفات ۱۱۴۲ ق م میں ہوئی۔

۱۷۔شمویل النبی علیہ السلام:

گیارہ سال تک تدبیر مملکت حضرت شمویل علیہ السلام کے پاس رہی۔ اور یہاں قضاۃ و حکام بنی اسرائیل کی انتہا ہوجاتی ہے۔اور بادشاہت کا دور شروع ہوتا ہے۔گویا قضاۃ کا زمانہ ۱۰۹۳ ق م میں انتہا پذیر ہوا۔①

① ان کو سموئیل بھی کہا جاتا ہے۔ان کی حکومت تقریباً ایک ہزار قبل مسیح کا واقعہ ہے۔اُس وقت بنی اسرائیل پر عمالقہ چیرہ دست ہو گئے تھے اور انہوں نے اسرائیلیوں سے فلسطین کے اکثر علاقے چھین لیے تھے۔سموئیل نبی اس زمانے میں بنی اسرائیل کے درمیان حکومت کرتے تھے۔مگر وہ بہت بوڑھے ہوچکے تھے۔ اس لیے سردارانِ بنی اسرائیل نے یہ ضرورت محسوس کی کہ کوئی اور شخص ان کا سربراہ کار ہو جس کی قیادت میں وہ جنگ کرسکیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے سموئیل نبی سے درخواست کی کہ ان پر کسی بادشاہ کو مقرر کردیا جائے۔سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۴۶ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ موجود ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ ==>

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بادشاہان بنی اسرائیل

ا۔ طالوت بن قیش ①:

بنی اسرائیل کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے حضرت طالوت کو ان کا

==> لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط

" بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تا کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں۔" (سورۃ البقرۃ: ۲۴۶)

پس سموئیل نبی نے اللہ کے حکم سے ان پر طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا۔ بائیبل کی کتاب سموئیل میں بھی یہ ساری تفصیلات مذکور ہیں۔ (محمد فہد حارث)

① بنی اسرائیل نے جب سموئیل نبی سے اپنے اوپر بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی تو اللہ نے طالوت کو ان پر بادشاہ مقرر کر دیا۔ بائیبل میں طالوت کا نام ساؤل لکھا ہے۔ یہ قبیلہ بنیامین کا ایک تیس سالہ نوجوان تھا۔ بنی اسرائیل میں اس سے زیادہ خوب صورت کوئی شخص نہ تھا۔ یہ ایسا قد آور تھا کہ لوگ اس کے کندھے تک آتے تھے۔ اپنے باپ کے گم شدہ گدھے ڈھونڈنے نکلا تھا۔ راستے میں جب سموئیل نبی کی قیام گاہ کے قریب پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کو وحی کی کہ یہی شخص ہے جس کو ہم نے بنی اسرائیل کی بادشاہی کے لئے منتخب کیا ہے۔ چنانچہ سموئیل نبی اسے اپنے گھر لائے، تیل کی کُپی لے کر اس کے سر پر انڈیلی اور اسے چوما اور کہا کہ: "اللہ نے تجھے مسح کیا تا کہ تو اس کی میراث کا پیشوا ہو۔" اس کے بعد انہوں نے بنی اسرائیل کا اجتماعِ عام کر کے اس کی بادشاہی کا اعلان کیا۔ طالوت کا نام سنتے ہی بنی اسرائیل نے اعتراضات شروع کر دیئے جن کا ذکر قرآن میں سورۃ البقرۃ میں آیا ہے:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ط قَالُوٓا أَنَّىٰ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

ان کے نبی نے ان سے کہا بے شک اللہ نے طالوت کوتمہارا بادشاہ مقرر فرمایا ہے انہوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیوں کر ہوسکتی ہے اس سے تو ہم ہی سلطنت کے زیادہ مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی کشائش نہیں دی گئی پیغمبر نے کہا بے شک اللہ نے اسے تم پر پسند فرمایا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ فراخی دی ہے اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔(البقرۃ:۲۴۷)

اللہ کی طرف سے طالوت کی جانشینی کو صائب ثابت کرنے کے لیے سموئیل نبی نے بنی اسرائیل کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾

اور بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کی بادشاہی کی یہ نشانی ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے اطمینان ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان میں سے جو موسیٰ اور ہارون کی اولاد چھوڑ گئی تھی اس صندوق کو فرشتے اٹھا لائیں گے بے شک اس میں تمہارے لیے پوری نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو"۔(البقرۃ:۲۴۸)

یہ صندوق طالوت کے دورِ حکمرانی میں بنی اسرائیل کو واپس ملا تھا جو کہ اللہ کی طرف سے اس کی نامزدگی کی صریح نشانی اور بنی اسرائیل پر حجت تھی۔ یہ صندوق، جسے بنی اسرائیل اصطلاحاً "عہد کا صندوق" کہتے تھے، ایک لڑائی کے موقع پر فلستی مشرکین نے بنی اسرائیل سے چھین لیا تھا، لیکن یہ مشرکین کے جس شہر اور جس بستی میں رکھا گیا، وہاں ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> وبائیں پھوٹ پڑیں۔ آخر کار اُنہوں نے خوف کے مارے اُسے ایک بیل گاڑی پر رکھ کر گاڑی کو ہانک دیا۔ غالباً اِسی معاملے کی طرف قرآن اِن الفاظ میں اشارہ کرتا ہے کہ اُس وقت وہ صندوق فرشتوں کی حفاظت میں تھا، کیونکہ وہ گاڑی بغیر کسی گاڑی بان کے ہانک دی گئی تھی اور اللہ کے حکم سے یہ فرشتوں ہی کا کام تھا کہ وہ اُسے چلا کر بنی اسرائیل کی طرف لے آئے۔ رہا یہ ارشاد کہ

"اِس صندوق میں تمہارے لیے سکونِ قلب کا سامان ہے"،

تو بائیبل کے بیان سے اس کی حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل اس کو بڑا متبرک اور اپنے لیے فتح و نصرت کا نشان سمجھتے تھے۔ جب وہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا، تو پُوری قوم کی ہمّت ٹُوٹ گئی اور ہر اسرائیلی یہ خیال کرنے لگا کہ خدا کی رحمت ہم سے پھر گئی ہے اور اب ہمارے بُرے دن آ گئے ہیں۔ پس اُس صندوق کا واپس آنا اس قوم کے لیے بڑی تقویتِ قلب کا موجب تھا اور یہ ایک ایسا ذریعہ تھا، جس سے اُن کی ٹُوٹی ہوئی ہمتیں پھر بن سکتی تھیں۔

"آلِ موسیٰ علیہ السلام اور آلِ ہارون علیہ السلام کے چھوڑے ہوئے تبرّکات" جو اس صندوق میں رکھے ہوئے تھے، ان سے مُراد پتھر کی وہ تختیاں ہیں، جو طُورِ سینا پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھیں۔ اس کے علاوہ تورات کا وہ اصل نسخہ بھی اُس میں تھا، جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود لکھوا کر بنی لاوی کے سپرد کیا تھا۔ نیز ایک بوتل میں مَن بھی بھر کر اُس میں رکھ دیا گیا تھا تاکہ آئندہ نسلیں اللہ تعالیٰ کے اُس احسان کو یاد کریں، جو صحرا میں اُس نے اُن کے باپ دادا پر کیا تھا۔ اور غالباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ عصا بھی اس کے اندر تھا، جو خدا کے عظیم الشان معجزات کا مظہر بنا تھا۔ (تفہیم القرآن، سورۃ البقرۃ حاشیہ ۲۷۰)

طالوت بنی اسرائیل کو اللہ کے حکم سے جالوت کے خلاف معرکہ آرائی کے لیے لے کر نکلا۔ مورخ طبری کے نزدیک جالوت عاد و ثمود کی قوم سے تعلق رکھتا تھا جبکہ بعض اس کو کنعانی و فلستی قوم کا فرد بتاتے ہیں۔ اور اس نے اسرائیلیوں کو بہت پریشان کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ تبرکات اور تابوت سکینہ بھی بنی اسرائیل سے چھین کر لے گیا۔ جالوت سے متعلق <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ مقرر فرمایا، اس کا ذکر سورۃ البقرہ میں ہے۔ طالوت حضرت بنیامین کی اولاد سے تھے۔ جالوت کنعانی بادشاہ سے ان کی جنگ ہوئی، حضرت داود علیہ السلام ان کے لشکر میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شامل تھے انہوں نے جالوت کو قتل کر دیا اور بنی اسرائیل یہ جنگ جیت گئے۔①

==> اسلامی روایات بائیبل کے مطابق ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بائبل میں اس کا نام گولیتھ ہے جس کو اردو مترجمین نے جاتی جولیت لکھا ہے۔ بائیبل کی کتاب سموئیل باب اول و دوم میں طالوت، جالوت، داوٗد علیہ السلام اور اس معرکہ کا ذکر تفصیل سے موجود ہے۔ بائیبل کے مطابق جالوت بہت ہی قد آور اور نہایت ہی طاقتور بادشاہ تھا وہ اپنے سر پر لوہے کی جو ٹوپی پہنتا تھا اس کا وزن تین سو رطل تھا۔ اس کا قد چھ ہاتھ اور ایک بالشت تھا۔ (محمد فھد حارث)

① داوٗد علیہ السلام اُس وقت ایک کمسن نوجوان تھے۔ غربت و مفلسی کا یہ عالم تھا کہ بکریاں چرا کر اس کی اجرت سے گزر بسر کرتے تھے۔ آزاد دائرۃ المعارف کے مولف لکھتے ہیں کہ روایت ہے کہ جب حضرت داوٗد علیہ السلام گھر سے جہاد کے لیے روانہ ہوئے تھے تو راستہ میں ایک پتھر یہ بولا کہ اے داوٗد! مجھے اٹھا لیجئے کیونکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پتھر ہوں۔ پھر دوسرے پتھر نے آپ کو پکارا کہ اے حضرت داوٗد مجھے اٹھا لیجئے کیونکہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کا پتھر ہوں۔ پھر ایک تیسرے پتھر نے آپ کو پکار کر عرض کیا کہ اے حضرت داوٗد علیہ السلام مجھے اٹھا لیجئے کیونکہ میں جالوت کا قاتل ہوں۔ آپ علیہ السلام نے ان تینوں پتھروں کو اٹھا کر اپنے جھولے میں رکھ لیا۔ اتفاق سے داوٗد علیہ السلام عین اُس وقت میدان کارزار میں پہنچے جب کہ فلستیوں کی فوج کا گراں ڈیل پہلوان جالوت بنی اسرائیل کی فوج کو دعوتِ مبارزت دے رہا تھا اور اسرائیلیوں میں سے کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ اس کے مقابلے کو نکلے۔ سیدنا داوٗد علیہ السلام یہ رنگ دیکھ کر بے محابا اُس کے مقابلے میں میدان میں جا پہنچے اور اللہ کا نام لے کر اپنی گوپھن سے ساتھ لائے تینوں پتھروں کو جالوت کے اوپر پھینکا۔ یہ تینوں پتھر جا کر جالوت کی ناک اور کھوپڑی پر لگے اور اس کے بھیجے کو پاش پاش کر کے سر کے پیچھے سے نکل کر تیس جالوتیوں کو لگے اور سب کے سب مقتول ہو کر گر پڑے۔ پھر حضرت داوٗد علیہ السلام نے جالوت کی لاش کو ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت داود علیہ السلام: ①

==> گھسیٹتے ہوئے لا کر اپنے بادشاہ طالوت کے قدموں میں ڈال دیا اس پر طالوت اور بنی اسرائیل بے حد خوش ہوئے اور داؤد علیہ السلام تمام اسرائیلیوں کی آنکھوں کا تارا بن گئے۔ جالوت کے قتل ہو جانے سے اس کا لشکر بھاگ نکلا اور طالوت کو فتح مبین ہو گئی۔ طالوت نے اپنی بیٹی داؤد علیہ السلام سے بیاہ دی اور آخر کار وہی اسرائیلیوں کے فرمانروا ہوئے۔ (محمد فہد حارث)

① معرکہ جالوت کے پچاس سال کے بعد طالوت بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو سیدنا داؤد علیہ السلام سلطنت کے بادشاہ بن گئے۔ سموئیل نبی کے انتقال کے بعد نبوت بھی داؤد علیہ السلام کو مل گئی تھی یوں وہ پہلے نبی بنے جن کو سلطنت و نبوت ایک ساتھ ملی۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ ان دونوں عہدوں پر فائز ہو کر ستر برس تک سلطنت اور نبوت دونوں منصبوں کے فرائض پورے کرتے رہے اور پھر آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلطنت اور نبوت دونوں مرتبوں سے سرفراز فرمایا۔ داؤد علیہ السلام کا دور یہودیوں کے عروج کا دور تھا۔ اس دور میں اللہ کی طرف سے خصوصی طور پر بنی اسرائیل پر رحمتوں کا نزول ہوا۔ اللہ نے سورۃ سبا آیت ۱۰ میں داؤد علیہ السلام پر اپنے خاص فضل کا ذکر کیا ہے جو کہ اشارہ ہے ان بے شمار عنایات کی طرف جن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نوازا تھا۔ وہ بیت اللحم کے رہنے والے قبیلہ یہوداہ کے ایک معمولی نوجوان تھے۔ فلستیوں کے خلاف ایک معرکے میں جالوت جیسے گرانڈیل دشمن کو قتل کر کے یکایک وہ بنی اسرائیل کی آنکھوں کا تارا بن گئے۔ اس واقعہ سے ان کا عروج شروع ہوا یہاں تک کہ طالوت کی وفات کے بعد پہلے وہ خبرون (موجودہ الخلیل) میں یہودیہ کے فرمانروا بنائے گئے، پھر چند سال بعد تمام قبائل بنی اسرائیل نے مل کر ان کو اپنا بادشاہ منتخب کیا، اور انہوں نے یروشلم کو فتح کر کے اسے دولت اسرائیل کا پایہ تخت بنایا۔ یہ انہی کی قیادت تھی جس کی بدولت تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک ایسی خدا پرست سلطنت وجود میں آئی جس کے حدود خلیج عقبہ سے دریائے فرات کے مغربی کناروں تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان عنایات پر مزید وہ فضل خداوندی ہے جو علم و حکمت، عدل و انصاف، اور خدا ترسی و بندگی حق کی صورت میں ان کو نصیب ہوا۔ (تفہیم ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> القرآن سورۃ سبا حاشیہ نمبر ۱۴)

حضرت داؤد جب اللہ کی حمد وثنا کے گیت گاتے تھے تو ان کی بلند اور سریلی آواز سے پہاڑ گونج اُٹھتے تھے، پرندے ٹھہر جاتے تھے اور ایک سماں بندھ جاتا تھا۔ اس معنی کی تائید اُس حدیث سے ہوتی ہے جس میں ذکر آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، جو غیر معمولی طور پر خوش آواز بزرگ تھے، قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے تو اُن کی آواز سُن کر کھڑے ہو گئے اور دیر تک سنتے رہے۔ جب وہ ختم کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لقداوتی مزماراً من مزامیر ال داؤد"،

یعنی اس شخص کو داؤد کی خوش آوازی کا ایک حصہ ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام پر لوہے کو نرم کر کے اس سے زرہ اور دیگر اوزار بنانے کے طریقے الہام کیے جن کے زیرِ اثر اسرائیلی سلطنت اس وقت بامِ عروج تک پہنچ گئی۔ دنیا میں لوہے کے استعمال کا دور (Iron Age) سن ۱۲۰۰ اور سن ۱۰۰۰ ق م کے درمیان شروع ہوا ہے، اور یہی حضرت داؤد کا زمانہ ہے۔ اوّل اوّل شام اور ایشیائے کوچک کی حِتّی قوم کو جس کے عروج کا زمانہ سن ۲۰۰۰ ق م سے سن ۱۲۰۰ ق م تک رہا ہے، لوہے کے پگھلانے اور تیار کرنے کا ایک پیچیدہ طریقہ معلوم ہوا اور وہ شدت کے ساتھ اس کو دنیا بھر سے راز میں رکھے رہی۔ مگر اس طریقے سے جو لوہا تیار ہوتا تھا وہ سونے چاندی کی طرح اتنا قیمتی ہوتا تھا کہ عام استعمال میں نہ آ سکتا تھا۔ بعد میں فِلستیوں نے یہ طریقہ معلوم کر لیا، اور وہ بھی اسے راز ہی میں رکھتے رہے۔ طالوت کی بادشاہی سے پہلے حِتّیوں اور فِلستیوں نے بنی اسرائیل کو پیہم شکستیں دے کر جس طرح فلسطین سے تقریباً بے دخل کر دیا تھا، بائیبل کے بیان کے مطابق اس کے وجوہ میں سے ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ یہ لوگ لوہے کی رتھیں استعمال کرتے تھے اور ان کے پاس دوسرے آہنی ہتھیار بھی تھے (یشوع باب ۱۷ آیت ۱۶۔ قُضاۃ باب ۱۔ آیت ۱۹۔ باب ۴۔ آیت ۲ ۳) سن ۱۰۲۰ ق م میں جب طالوت اللہ کے حکم سے بنی اسرائیل کا فرمانروا ہوا تو اس نے پیہم شکستیں دے کر ان لوگوں سے فلسطین کا بڑا حصہ واپس لے لیا، اور پھر حضرت داؤد (سن ۱۰۰۴ سن ۹۶۵ ق م) نے <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام:①

حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت کے پچیسویں سال ملکہ بلقیس نے

==> نہ صرف فلسطین وشرق اُردُن، بلکہ شام کے بھی بڑے حصّے پر اسرائیلی سلطنت قائم کر دی۔ اس زمانہ میں آہن سازی کا وہ راز جو حتّیوں اور فلستیوں کے قبضے میں تھا، بے نقاب ہوگیا، اور صرف بے نقاب ہی نہ ہوا بلکہ آہن سازی کے ایسے طریقے بھی نکل آئے جن سے عام استعمال کے لیے لوہے کی سستی چیزیں تیار ہونے لگیں۔ فلسطین کے جنوب میں اُدُوم کا علاقہ خام لوہے (Iron Ore) کی دولت سے مالا مال ہے، اور ماضی قریب میں آثارِ قدیمہ کی جو کھدائیاں اس علاقے میں ہوئی ہیں، ان میں بکثرت ایسی جگہوں کے آثار ملے ہیں جہاں لوہا پگھلانے کی بھٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ عَقَبہ اور اَیلَہ سے متصل حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے کی بندرگاہ عِصیُون جابر کے آثار قدیمہ میں جو بھٹی ملی ہے اس کے معائنے سے اندازہ کیا گیا ہے کہ اس میں بعض وہ اصول استعمال کیے جاتے تھے جو آج جدید ترین زمانے کی (Blast Furnace) میں استعمال ہوتے ہیں۔ اب یہ ایک قدرتی بات ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس جدید دریافت کو جنگی اغراض کے لیے استعمال کیا ہوگا، کیونکہ تھوڑی ہی مدت پہلے آس پاس کی دُشمن قوموں نے اِسی لوہے کے ہتھیاروں سے اُن کی قوم پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔ (یہودیت قرآن کی روشنی میں صفحہ ۱۳۷۔۱۳۸)

① حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داوٗد علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ ان کا اصل عبرانی نام سولومون تھا جو "سلیم" کا ہم معنی ہے۔ ۹۶۵ قبل مسیح میں حضرت داوٗد علیہ السلام کے جانشین ہوئے اور ۹۲۶ ق م تک تقریباً ۴۰ سال فرمانروا رہے۔ ان کے حدودِ سلطنت کے متعلق ہمارے مفسرین نے بہت مبالغہ سے کام لیا ہے۔ وہ انہیں دنیا کے بہت بڑے حصے کا حکمران بتاتے ہیں، حالانکہ ان کی مملکت صرف موجودہ فلسطین وشرقِ اردن پر مشتمل تھی اور شام کا ایک حصہ بھی اس میں شامل تھا۔

سورۃ سبا اور سورۃ ص کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ہوا کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> لیے اِس طرح تابع امر کر دیا گیا تھا کہ ان کی مملکت سے ایک مہینے کی راہ تک کے مقامات کا سفر بسہولت کیا جا سکتا تھا۔ جانے میں بھی ہمیشہ اُن کی مرضی کے مطابق بادِ موافق ملتی تھی اور واپسی پر بھی۔ بائیبل اور جدید تاریخی تحقیقات سے اس مضمون پر جو روشنی پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے دَورِ سلطنت میں بہت بڑے پیمانے پر بحری تجارت کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ایک طرف عِصیون جابر سے ان کے تجارتی جہاز بحر احمر میں یمن اور دوسرے جنوبی و مشرقی ممالک کی طرف جاتے تھے، اور دوسری طرف بحرِ روم کے بندرگاہوں سے ان کا بیڑہ (جسے بائیبل میں "ترسیسی بیڑہ" کہا گیا ہے) مغربی ممالک کی طرف جایا کرتا تھا۔ عصیون جابر میں ان کے زمانے کی جو عظیم الشان بھٹی ملی ہے اس کے مقابلے میں کوئی بھٹی مغربی ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں ابھی تک نہیں ملی۔ آثارِ قدیمہ کے ماہرین کا اندازہ ہے کہ یہاں اَدوم کے علاقۂ عَرَبہ کی کانوں سے خام لوہا اور تانبا لایا جاتا تھا اور اس بھٹی میں پگھلا کر اسے دوسرے کاموں کے علاوہ جہاز سازی میں بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سے قرآن مجید کی اُس آیت کے مفہوم پر روشنی پڑتی ہے جو سورۂ سبا میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق آئی ہے کہ

وَ اَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ

"اور ہم نے اس کے لیے پگھلی ہوئی دھات کا چشمہ بہا دیا"۔

نیز اِس تاریخی پس منظر کو نگاہ میں رکھنے سے یہ بات بھی سمجھ آجاتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ایک مہینے کی راہ تک ہوا کی رفتار کو "مسخر" کرنے کا کیا مطلب ہے۔ اُس زمانے میں بحری سفر کا انحصار بادِ موافق ملنے پر تھا، اور اللہ تعالیٰ کا حضرت سلیمان علیہ السلام پر یہ کرمِ خاص تھا کہ وہ ہمیشہ اُن کے دونوں بحری بیڑوں کو ان کی مرضی کے مطابق ملتی تھی۔ تاہم اگر ہوا پر حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم چلانے کا بھی کوئی اقتدار دیا گیا ہو، جیسا کہ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ، (اس کے حکم سے چلتی تھی) کے ظاہر الفاظ سے مترشح ہوتا ہے، تو یہ اللہ کی قدرت سے بعید نہیں ہے۔ وہ اپنی مملکت کا آپ مالک ہے۔ اپنے جس بندے کو جو اختیارات چاہے دے سکتا ہے۔ جب وہ خود کسی کو کوئی اختیار دے تو ہمارا دِل دُکھنے کی کوئی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت اختیار کی اور زمین کے تمام بادشاہ آپ علیہ السلام کے تابع ہو گئے اور آپ کے باجگذار ہوئے۔آپ نے چالیس سال حکومت کی۔آپ کی وفات ۵۷۵ ق م میں ہوئی۔

۴۔رحبعم ①:

رحبعم بن سلیمان۔اس دور میں اختلاف واقع ہو گیا، دس اسباط ایک

==> وجہ نہیں۔(یہودیت۔قرآن کی روشنی میں صفحہ ۱۴۰)(محمد فہد حارث)

① حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر دنیا پرستی کا پھر شدید غلبہ ہوا اور انہوں نے آپس میں لڑ کر اپنی دو الگ سلطنتیں قائم کر لیں۔شمالی فلسطین اور شرق اردن میں سلطنت اسرائیل، جس کا پایہ تخت آخر کار سامِریہ قرار پایا۔اور جنوبی فلسطین اور اُدوم کے علاقے میں سلطنت یہودیہ جس کا پایہ تخت یروشلم رہا۔ان دونوں سلطنتوں میں سخت رقابت اور کشمکش زور و شور سے شروع ہو گئی اور آخر تک رہی۔ان میں سے اسرائیلی ریاست کے فرمانروا اور باشندے ہمسایہ قوموں کے مشرکانہ عقائد اور اخلاقی فساد سے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ متاثر ہوئے اور یہ حالت اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ گئی جب اس ریاست کے فرمانروا اخیاب نے صیدا کی مشرک شہزادی ایزِبل سے شادی کر لی۔اس وقت حکومت کی طاقت اور ذرائع سے شرک اور بد اخلاقیاں سیلاب کی طرح اسرائیلیوں میں پھیلنی شروع ہوئیں۔حضرت الیاس اور حضرت الیَسع علیہما السلام نے اس سیلاب کو روکنے کی انتہائی کوشش کی۔مگر یہ قوم جس تنزل کی طرف جا رہی تھی اس سے باز نہ آئی۔آخر کار اللہ کا غضب اشوریوں کی شکل میں دولت اسرائیل کی طرف متوجہ ہوا اور نویں صدی قبل مسیح سے فلسطین پر اشوری فاتحین کے مسلسل حملے شروع ہو گئے۔اس دور میں عاموس نبی (سن ۷۸۷ تا ۷۴۷ قبل مسیح) اور پھر ہوسیع نبی (سن ۷۴۷ تا ۷۳۵ قبل مسیح) نے اٹھ کر اسرائیلیوں کو پے در پے تنبیہات کیں، مگر جس غفلت کے نشے میں وہ سرشار تھے وہ تنبیہ کی ترشی سے اور زیادہ تیز ہو گیا۔یہاں تک کہ عاموس نبی کو شاہ اسرائیل نے ملک سے نکل جانے اور دولت سامریہ کے ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف ہو گئے، اور رحبعم کے ماتحت صرف بنیامین اور یہودا کے اسباط رہ گئے۔ باقی پر یربعم کی حکومت آ گئی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک غلام تھا۔ یربعم ایک کافر و فاسق شخص تھا۔ رحبعم کی بادشاہت دو اسباط پر جاری رہی اور جو باقی اسباط پر بادشاہ ہوتے تو ان کو ملوک الاسباط کہا جاتا ہے۔ ۲۶۱ سال تک یہی حال رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولاد اسلامی خلفاء کی مثل تھے کیونکہ وہ مستحق ولایت تھے جب کہ ملوک الاسباط خوارج کی مثل۔

پہلے "ملوک بنی داود" کا ذکر کیا جاتا ہے، بعد ازاں "ملوک الاسباط" کا تذکرہ کیا جائے گا۔

رحبعم کی مملکت کے پانچویں سال فرعون مصر شیشاق نے ان پر حملہ کیا اور بہت سارا مال لے گیا۔ سترہ سال حکومت کی۔

۵۔ اُفیا بن رحبعم ①

==> حدود میں اپنی نبوت بند کر دینے کا نوٹس دے دیا۔ اس کے بعد کچھ زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ خدا کا عذاب اسرائیلی سلطنت اور اس کے باشندوں پر ٹوٹ پڑا۔ ۷۲۱ قبل مسیح میں اشور کے سخت گیر فرمانروا سارگون نے سامریہ کو فتح کر کے دولت اسرائیل کا خاتمہ کر دیا۔ ہزار ہا اسرائیلی تہ تیغ کیے گیے، ۲۷ ہزار سے زیادہ با اثر اسرائیلیوں کو ملک سے نکال کر اشوری سلطنت کے مشرقی اضلاع میں تتر بتر کر دیا گیا، اور دوسرے علاقوں سے لا کر غیر قوموں کو اسرائیل کے علاقے میں بسایا گیا جن کے درمیان رہ بس کر بچا کھچا اسرائیلی عنصر بھی اپنی قومی تہذیب سے روز بروز زیادہ بیگانہ ہوتا چلا گیا۔ (محمد فہد حارث)

① ابن خلدون نے لکھا ہے کہ اپنی حکومت کے سترہویں سال رحبعم مر گیا۔ اس کے بعد اس کے سبط یہودا اور بنیامین پر بیت المقدس میں اس کا بیٹا افیا بن رحبعم برسراقتدار آیا۔ یہ سیرت میں اپنے باپ رحبعم کے مشابہ تھا۔ نہایت درجہ کا عابد و زاہد اور روزہ دار تھا۔ <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ اُسا①

۷۔ یہوشافاط بن اسا②

۸۔ یہورام بن یہوشافاط③

==>اس کا پورا دورِ حکومت یربعم بن انباط اور بنی اسرائیل سے لڑائی لڑنے میں صرف ہوگیا۔ اس کو صرف تین سال حکومت کرنے کا موقع ملا اور اپنی حکومت کے چوتھے سال اس کا انتقال ہوگیا۔ (محمد فہد حارث)

① افیا کے بعد اس کا بیٹا اساء برسراقتدار آیا۔ اس کو طویل عرصہ تک حکومت کرنے کا موقع ملا۔ یہ نہایت نیک طبیعت اور اپنے دادا داؤد علیہ السلام کی عادات و اخلاق پر تھا۔ اس کے زمانے میں بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء مبعوث ہوئے۔ اسا اکتالیس سال حکومت کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔ (محمد فہد حارث)

② اسا کے بعد اس کا بیٹا یہوشافاط بن اسا حکومت پر براجمان ہوا۔ یہ بھی اپنے باپ کی طرح نیک سیرت تھا۔ اس کے زمانہ میں عمالقہ نے اس کی ریاست پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اس نے نہایت بے جگری سے ان کا مقابلہ کیا اور انہیں پسپا کر کے ان کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس کے زمانے میں سیدنا الیاس علیہ السلام اور الیسیع علیہ السلام نبی مبعوث ہوئے۔ اس نے پچیس سال حکومت کی۔ (محمد فہد حارث)

③ یہوشافاط کے بعد اس کا بیٹا یہورام تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانے میں اردم نے بدعہدی کی اور اپنی قوم میں سے ایک حاکم خود پر مقرر کر لیا۔ یہورام نے ان کی بغاوت کو دبانے کے لیے ان پر حملہ کیا اور انہیں پریشان کر کے ان کا مال و اسباب لوٹ کر واپس ہولیا۔ لیکن اہل اردم اپنی بدعہدی و بغاوت پر قائم رہے۔ یہورام کے زمانے میں ہی ایلیا نبی کو اٹھا لیا گیا تھا اور ان کے اسرار الیسیع نبی کی طرف منتقل ہوگئے تھے۔ اس نے اپنی حکومت کے آٹھویں سال انتقال کیا اور اپنے دادا سیدنا داؤد علیہ السلام کے قریب دفن کیا گیا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ احزیاہو بن یہورام ①

۱۰۔ عثلیاہو (عورت جو جادوگرنی تھی) ②

۱۱۔ یؤاش بن احزیاہو ③

---

① یہورام کے بعد اس کا بیٹا احزیاہو حکمران بنا۔ اس کی ماں عثلیا بنت عمری تھی جو کہ سلیمان علیہ السلام کی لونڈیوں میں سے تھی۔ ابن اثیر نے اس کا نام عزلیات بنت عمرم لکھا ہے۔ اس نے اپنے ماموں احباب کے ساتھ مل کر جزیرہ اور موصل پر چڑھائی کی۔ اس کے زمانے میں الیسیع، عاموراور فخار نبی تھے۔ (محمد فہد حارث)

② احزیاہو کو ایک یا دو سال ہی حکومت کرنے کا موقع مل سکا۔ اس کے بعد اس کی ماں عثلیا بنت عمری حکومت کی کرسی پر بیٹھی۔ اس کی حکومت قدس میں خوب ترقی پذیر اور زور آور ہوئی۔ اس نے تمام بنی داؤد کو مار ڈالا لیکن مشیت الٰہی سے یواش جو کہ احزیاہو کا رضاعی بیٹا تھا اس کے پنجہ ظلم سے بچ گیا۔ اسے اس کی پھوپھی یوشیع بنت یہورام نے بیت المقدس کے کسی گوشے میں چھپا رکھا تھا اور اس راز سے اپنے شوہر یہودیادع کو آگاہ کر دیا جو ان دنوں کاہن اعظم تھا۔ جب یواش سات سال کا ہو گیا اور بنی یہود عثلیا کے بُرے اعمال کے سبب اس سے بیزار ہو کر کاہن اعظم کے پاس جمع ہوئے اور عثلیا کی حکومت سے اپنی بیزاری کا اظہار کیا تو یہودیادع کاہن نے یواش بن احزیاہو کو ظاہر کر دیا۔ لوگوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے ساتھ مل کر اس کی نانی عثلیا اور اس کے حوارین سے لڑ کر ان کو تتر بتر کر دیا۔ (محمد فہد حارث)

③ جیسا کہ بیان ہوا کہ یہ سات سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا اور اپنی نانی عثلیا بنت عمری کے خلاف نبرد آزما ہوا۔ یواش اپنے پھوپھا کاہن اعظم یہودیادع کے مشورے سے حکومت کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ بت پرستی کی طرف مائل ہو گیا۔ زکریا نبی علیہ السلام نے اس کو بت پرستی سے منع کیا تو اس نے آپ کو شہید کروا دیا۔ اس کے زمانے میں الیسیع، عوفریا اور زکریا نبی ہوئے۔ اس کو اس کے اراکین دولت اور وزراء نے قتل کر کے اس کی جگہ اس کے بیٹے امصیا بن یواش کو تخت نشین کر دیا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ امصیا بن یوآش ①

۱۳۔ عزیا ہو②:

باون سال حکومت کی، پھر برص کی بیماری لاحق ہوگئی اور حکومت کمزور پڑگئی، چنانچہ اس کا بیٹا یوثم اس پر غالب آگیا۔

① امصیا بن یواش کے دورِ حکومت میں بنی اسرائیل نے اس سے سرکشی اختیار کی۔ اس نے اپنی ماں کی مدد سے ان پر دوبارہ غلبہ پایا اور باغیوں کو تہ تیغ کرکے "اردم" کی جانب بڑھا اور ان پر بھی کامیابی حاصل کی۔ اس نے اہل اردم میں سے تقریباً بیس ہزار افراد کو قتل کردیا۔ بعدازاں اس کی معرکہ آرائی سامرہ کے اسباط بادشاہ یواش سے ہوئی جس نے امصیاء پر غلبہ پاکر اس کو گرفتار کرلیا۔ یواش نے امصیاء کو گرفتار کرنے کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا اور تقریباً چارسوگز شہر پناہ منہدم کردی اور شاہی محل کا خزانہ اور ہیکل کا مال واسباب، برتن اور جواہرات لوٹ کر سامرہ واپس چلا گیا اور سامرہ پہنچ کر امصیاء کو رہا کردیا۔ امصیاء واپس بیت المقدس آیا اور شہر پناہ کی منہدم دیواروں کو درست کرکے دوبارہ حکومت کرنے لگا۔ کچھ عرصے بعد بنی داؤد اس سے بیزار ہوگئے اور اس کی حکومت کے ستائیسویں سال اسے قتل کرکے اس کے بیٹے عزیاہو کو تخت نشین کردیا۔ (محمد فہد حارث)

② عزیاہو نے باون سال حکومت کی۔ اس کے زمانے میں ہی بخت نصر بابل کا بادشاہ بنا تھا۔ اس کے زمانے میں یوشع، غوریا، اموص، اشیعا اور یونس علیہم السلام نبی ہوئے۔ اس کے لشکر کی تعداد تین لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ

> ''احکامِ توریت کی مخالفت کرنے کی وجہ سے اس کے کاہن نے اس کو بددعا دی جس سے یہ برص کی بیماری میں مبتلا ہوگیا اور ایک سال کی خانہ نشینی کے بعد اپنی حکومت کے ۵۳ ویں سال مرگیا''۔

اس کی خانہ نشینی کے دور میں ہی اس کا بیٹا یوثم جس کو ابن خلدون یوآب لکھتا ہے، حکومتی معاملات دیکھا کرتا تھا اور وہی اس کی موت کے بعد تخت نشین ہوا۔ (محمد فہد حارث)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ یوثم ①:

کہا گیا ہے حضرت یونس علیہ السلام اس کے زمانے میں تھے۔ ②

۱۵۔ آحز بن یوثم ③:

حضرت أشعیا النبی اس کے زمانے میں تھے۔

۱۶۔ حزقیا بن آحز ④:

یہ اچھا آدمی تھا، اس کے دور میں ملوک الا سباط ختم ہو گئے۔ حزقیا کے دور میں اشعیا علیہ السلام نبی تھے، انہوں نے بادشاہ کو خبر دی تھی کہ جزیرہ کا بادشاہ سنحاریب کو اللہ تعالیٰ بلا مقابلہ شکست دے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، ان کے لشکر میں آپس میں ہی جنگ شروع ہو گئی اور سنحاریب کو اس کے بیٹوں نے قتل کر دیا۔ یوں حزقیا کی شان وشوکت بڑھ گئی اور بادشاہوں نے اس سے صلح کر

① یوثم ایک نیک و متقی حکمران تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں حضرت یوشع اور حضرت عوف نبی تھے۔ یہ اپنی حکومت کے سولہویں سال وفات پا گیا۔ (محمد فہد حارث)

② ابن خلدون نے سیدنا یونس علیہ السلام کو اس کے باپ عزیا ہو کے زمانے میں بتایا ہے۔ واللہ اعلم (محمد فہد حارث)

③ یوثم کے بعد اس کا بیٹا آحز برسر اقتدار آیا۔ ابن خلدون نے اس کا نام احاز بن یوآب لکھا ہے۔ یہ اپنے آباء واجداد کے طریقوں کا تارک ہوا اور بت پرستی کی طرف مائل ہو گیا۔ اس نے اپنے زمانے میں دمشق کا محاصرہ کیا اور جہاں تک بن پڑا اس کو لوٹ کر واپس چلا گیا۔ (محمد فہد حارث)

④ آحز کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا حزقیا تخت نشین ہوا۔ اس نے یک قلم بت پرستی ختم کر دی اور اپنے جد امجد سیدنا داؤد علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے گا۔ اس کی حکومت کے چودھویں سال موصل کا بادشاہ سنحاریب اس پر حملہ آور ہوا تھا۔ حزقیا نے انتیس سال حکومت کی۔ بادشاہ بنی یہودا میں اس جیسا کوئی بادشاہ نہیں گزرا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لی۔ ۲۹ سال حکومت کی اور ۶۰ ۳ ق م میں انتقال ہوا۔

۱۷۔ منشا بن حزقیا①

۱۸۔ آمون بن منشا②

۱۹۔ یوشیا بن آمون③

۲۰۔ یہویاحوز بن یوشیا④:

فرعون مصر نے اس سے جنگ کی اور گرفتار کر کے لے گیا، وہیں فوت ہوا۔

---

① حزقیا کی موت کے بعد اس کا بیٹا منشا بن حزقیا حکومت پر بیٹھا۔ یہ نہایت بدکار و کج خلق شخص تھا۔ اس کے افعال انتہائی ناپسندیدہ تھے۔ جب اشعیا نبی علیہ السلام نے اس کو اس کی بدکاریوں سے روکنا چاہا تو اس نے انہیں آرے سے کٹوا دیا۔ (محمد فہد حارث)

② یہ بھی اپنے باپ منشا کی طرح بدفطرت تھا اور اپنی حکومت کے تیسرے سال اپنے غلاموں کے ہاتھوں مقتول ہوا۔ (محمد فہد حارث)

③ آمون کے قتل کے بعد اس کا بیٹا یوشیا حکمران بنا۔ یہ نیک فطرت انسان تھا۔ اس نے بت پرستی کا خاتمہ کیا اور دینی معاملات میں اخلاص کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس نے بتوں کے مجاوروں کو قتل کر کے ان کے مکانات اور قربان گاہوں کو مسمار کروا دیا جن کو یربعام بن نباط نے بنوایا تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں صقونا، کلدی اور ناحوم نبی ہوئے۔ یہ بتیس سال حکومت کرنے کے بعد ایک جنگ میں تیر لگنے سے مر گیا۔ (محمد فہد حارث)

④ یوشیا کے بعد اس کا بیٹا یہویاحوز حکمران بنا۔ اس کی سیرت اپنے باپ سے یکسر متضاد تھی۔ اس نے توریت کے احکامات کو بالکل معطل اور بے کار کر دیا اور بدکرداری کا مظاہرہ کیا۔ یہ صرف تین ماہ حاکم رہا۔ فرعون اعرج جس سے جنگ کرتے ہوئے اس کا باپ یوشیا مارا گیا تھا، اس نے یہویاحوز پر بھی لشکرکشی کی اور اسے گرفتار کر کے مصر لے گیا جہاں یہ وفات پا گیا۔ اس کے بعد فرعون اعرج نے ممالک بنی اسرائیل کو اپنا باجگزار بنا لیا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ یہو یا قیم بن یوشیا①:

اس کی بادشاہت کے تیسرے سال بخت نصر بابل کا والی بنا۔ مورخین وفات موسیٰ علیہ السلام سے بخت نصر کی تولیت تک ۹۷۸ سال ۸۴ دن بتاتے ہیں۔

بخت نصر②:

بخت نصر کی ولایت کی ابتداء ۹۷۹ وم میں ہوئی۔ بخت نصر اپنی

① یہو یا حوز کے بعد اس کا بھائی یہو یا قیم تخت پر بیٹھا۔ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ یہ نہایت بدطینت اور کافر شخص تھا اور فرعون اعرج کے لیے بنی یہودا سے بہت زیادہ خراج وصول کرتا تھا۔ اس کی حکومت کے ساتویں سال بخت نصر نے اس پر حملہ کیا۔ (محمد فہد حارث)

② بنی اسرائیل کی دوسری ریاست جو یہودیہ کے نام سے جنوبی فلسطین میں قائم ہوئی، وہ بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بہت جلدی شرک اور بداخلاقی میں مبتلا ہو گئی، مگر نسبتاً اس کا اعتقادی اور اخلاقی زوال دولت اسرائیل کی بہ نسبت سُست رفتار تھا، اس لیے اس کو مہلت بھی کچھ زیادہ دی گئی۔ اگرچہ دولت اسرائیل کی طرح اس پر بھی اشوریوں نے پے در پے حملے کیے، اس کے شہروں کو تباہ کیا، اس کے پایہ تخت کا محاصرہ کیا، لیکن یہ ریاست اشوریوں کے ہاتھوں ختم نہ ہو سکی بلکہ صرف باج گزار بن کر رہ گئی۔ پھر جب حضرت یسعیاہ علیہ السلام اور حضرت یرمیاہ علیہ السلام کی مسلسل کوششوں کے باوجود یہودیہ کے لوگ بُت پرستی اور بداخلاقیوں سے باز نہ آئے تو سن ۵۹۸ قبل مسیح میں بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشلم سمیت پوری دولت یہودیہ کو مسخر کر لیا اور یہودیہ کا بادشاہ اس کے پاس قیدی بن کر رہا۔ یہودیوں کی بد اعمالیوں کا سلسلہ اس پر بھی ختم نہ ہوا اور حضرت یرمیاہ کے سمجھانے کے باوجود وہ اپنے اعمال درست کرنے کے بجائے بابل کے خلاف بغاوت کر کے اپنی قسمت بدلنے کی کوشش کرنے لگے۔ آخر سن ۵۸۷ قبل مسیح میں بخت نصر نے ایک سخت حملہ کر کے یہودیہ کے تمام بڑے چھوٹے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی، یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو اس طرح پیوند خاک کیا کہ اس کی ایک دیوار بھی اپنی جگہ کھڑی نہ رہی، یہودیوں کی بہت بڑی تعداد کو ان کے علاقے سے نکال کر ملک میں تتر بتر کر دیا اور جو یہودی اپنے علاقے میں رہ گئے ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولایت کے پہلے سال نینوی گیا، وہاں کے باشندوں کو قتل کیا اور شہر کو تباہ کر دیا۔ چوتھے سال لشکر لے کر شام گیا، یہویاقیم نے اس کی اطاعت قبول کر لی اس نے اسی کو بادشاہ بنائے رکھا۔ تین سال تک وہ اس کی اطاعت میں رہا پھر اس کا مخالف ہو گیا، بخت نصر نے اس کو گرفتار کرنے کے لیے بھیجا، یہویاقیم کا خوف کے مارے راستے میں ہی انتقال ہو گیا۔

۲۲۔یحتیو بن یہویاقیم①:

سو دن بعد بخت نصر نے اسے بابل لانے کے لیے آدمی بھیجے، یہ اپنے ساتھ بنی اسرائیل کے علماء کی ایک جماعت بھی لے گیا جن میں دانیال اور حزقال نبی بھی تھے۔

۲۳۔صدقیا②:

اس نے بخت نصر کے ماتحت رہ کر حکومت کی، حضرت ارمیا علیہ السلام اسی

==> وہ بھی ہمسایہ قوموں کے ہاتھوں بُری طرح ذلیل اور پامال ہو کر رہے۔ (محمد فهد حارث)

① بخت نصر کے ہاتھوں یہویاقیم کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا یحتیو تخت پر بیٹھا۔ دانیال علیہ السلام کو بھی اسی کے عہد میں نبوت ملی تھی۔ بخت نصر نے اس کو اپنے پاس بابل بلا لیا اور اس کی جگہ اس کے چچا صدقیا کو تخت حکومت پر بٹھا دیا۔ (محمد فهد حارث)

② ابن خلدون لکھتے ہیں کہ یہ نہایت بدچلن اور بدسیرت شخص تھا۔ اس نے اپنی حکومت کے نویں سال بخت نصر کے خلاف بغاوت کر دی۔ جس کے جواب میں بخت نصر نے دوبارہ بیت المقدس پر چڑھائی کی اور تین سال تک بیت المقدس کا محاصرہ رکھا۔ تین سال کے بعد بنی اسرائیل بیت المقدس سے نکل کر صحرا کی طرف بھاگے۔ ان کو مقامِ اریحا پر پکڑ لیا گیا۔ صدقیا کو گرفتار کر کے اس کے سامنے اس کے بیٹے کو ذبح کیا گیا اور اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ اس کے بعد اس کو بابل لا کر چھوڑ دیا گیا اور وہیں اس کا انتقال ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے زمانے میں تھے۔

وہ بنی اسرائیل کی اصلاح کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ باز نہ آئے، چنانچہ اللہ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کر دیا، اس نے اپنے وزیر کو بھیج کر ان کا قتل عام کرایا اور بیت المقدس کو تباہ و برباد کر دیا۔ صدقیا بنی اسرائیل کا آخری بادشاہ تھا۔ حضرت ارمیا علیہ السلام وہاں سے چلے گئے تھے، بعد ازاں اللہ نے ان کو بیت المقدس جانے کا حکم دیا، جہاں ان پر موت واقع ہوئی، اللہ نے ان کو سو سال بعد دوبارہ زندہ کیا۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ میں اصح یہی ہے کہ حضرت ارمیا تھے، مشہور یہ ہے کہ حضرت عزیر تھے۔

ملوک الاسباط:

ان سے مراد بنی اسرائیل کے وہ بادشاہ ہیں جنہوں نے رحبعم بن سلیمان کے خلاف خروج کر کے الگ حکومت قائم کر لی تھی۔ ان کی حکومت ۲۶۱ سال رہی۔ اور ان کے سترہ بادشاہ ہوئے۔

۱۔ یربعم:

یہ کافر تھا، بت پرستی کا آغاز کیا تھا اور اسی کے دور میں رحبعم بن سلیمان فوت ہوا۔①

==> ہوا۔ بعض بنی اسرائیل اس واقعہ سے جان بچا کر حجاز چلے گئے اور عربوں کے ساتھ مقیم ہو گئے۔ (محمد فہد حارث)

① اس کا نام یربعم بن نباط تھا اور یہ سلیمان علیہ السلام کی طرف سے یروشلم کے تمام افسروں کا حاکم تھا۔ بعد میں جب اس نے ظلم و سرکشی کا راستہ اختیار کیا تو سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اس پر ناراضگی کا اظہار کر کے اس کو سزا دینی چاہی۔ سزا سے بچنے کی خاطر یہ بھاگ کر مصر ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔نوذب ①

۳۔بعشو ②

==> چلا گیا اور وہیں رہا یہاں تک کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ بعد میں یہودا اور بنیامین کی اولادوں کے علاوہ بنی اسرائیل کے باقی دس قبیلوں نے رجبعم بن سلیمان کے خلاف بغاوت کر کے یربعم کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس کو اپنا حاکم بنا لیا۔ یوں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے بعد ان کی حکومت دو خاندانوں میں بٹ گئی۔ یہ یربعم کا فرشخص تھا اور اس کی وجہ سے بنی اسرائیل میں بت پرستی کا آغاز ہوا جس کا سب سے بڑا مظہر بعل دیوتا تھا۔ یہ دراصل لبنان کی فینیقی قوم کا سب سے بڑا اور نَر دیوتا تھا اور اس کی بیوی عِستارات فینیقیوں کی سب سے بڑی دیوی تھی۔ بعض محققین بعل کو سورج یا مشتری دیوتا اور عستارات کو چاند دیوی قرار دیتے ہیں۔ اُس زمانے میں بابل سے لے کر مصر تک پورے مشرقِ اوسط میں بعل پرستی رائج تھی اور خصوصاً لبنان اور فلسطین و شام کی مشرک اقوام بری طرح اس مرض میں مبتلا تھیں۔ بنی اسرائیل جب مصر سے نکلنے کے بعد فلسطین اور شرقِ اردن آ کر آباد ہوئے تو انہوں نے توریت کے احکام کے خلاف جا کر کثرت سے ان مشرک قوموں میں شادیاں کی اور ان سے معاشرتی تعلقات قائم کیے۔ ان معاشرتی تعلقات کے سبب بنی اسرائیل میں بھی بعل و عستارات پرستی پھیل گئی۔ یہاں تک کہ ان کے ہاں بعل کا مذبح تک تھا جہاں اعلانیہ بعل دیوتا کے لیے قربانیاں کی جاتی تھیں۔ (محمد فہد حارث)

① نوذب یربعم کا بیٹا تھا جس کو اس کی موت کے بعد اسباط عشرہ نے اس کی جگہ تخت پر بٹھایا۔ یہ بھی اپنے باپ کی طرح بت پرست و قبیح سیرت تھا۔ اس کو ایک سال بھی حکومت کا موقع نہ ملا اور اعشا بن احیا نے اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ (محمد فہد حارث)

② ابن خلدون نے اس کا نام اعشا بن احیا بیان کیا ہے۔ اس نے نوذب بن یربعم پر حملہ کر کے اس کے خاندان سمیت اس کی حکومت کا خاتمہ کیا اور خود اسباط عشرہ پر حکومت کا دعویدار رہوا۔ اس نے چوبیس سال حکومت کی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ایلا①

۵۔ زمری②

۶۔ تبنی:

یہ اگلے بادشاہ عمری کی شراکت میں بادشاہ رہا۔

۷۔ عمری③

۸۔ آخوب④

① بعشو کے بعد اس کا بیٹا ایلا تخت پر بیٹھا۔ اس نے فلسطین کے بعض شہر بھی تسخیر کیے، بعد میں اسباط کے ہاتھوں یہ اور اس کا تمام خاندان قتل ہو گیا۔ (محمد فہد حارث)

② اسی زمری نے بعشو کو اس کے خاندان سمیت قتل کیا تھا۔ زمری کو بعد میں اسی کے لوگوں نے سات دن کے گھیراؤ کے بعد زندہ جلا دیا تھا اور تخت پر تبنی اور عمری کو بٹھا دیا۔ (محمد فہد حارث)

③ یہ افرائیم کی نسل سے تھا۔ بعد میں یہ تبنی کو قتل کر کے خود اکیلا حکومت پر قابض ہو گیا تھا۔ (محمد فہد حارث)

④ اس کو اخی اب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے سامریہ میں بعل کا مندر اور مذبح تعمیر کروایا۔ اس نے لبنان کے فینیقی مشرک بادشاہ کی بیٹی ایزبل سے شادی کر لی تھی۔ اس نے سامریہ میں بعل پرستی کے رواج کے لیے بھرپور کوششیں کی اور اسرائیل کے شہروں میں اعلانیہ بعل کے نام پر قربانیاں کرنے کا دستور رائج کروایا۔ اسی کے دور میں سیدنا الیاس علیہ السلام مبعوث ہوئے اور انہوں نے جلعاد (موجودہ اردن) سے آ کر اس کو اس کی بت پرستیوں پر ٹوکا اور اس کو تنبیہ کی کہ اس کے گناہوں کی پاداش میں اسرائیل پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ برسے گا۔ الیاس علیہ السلام کی یہ تنبیہ حرف بحرف پوری ہوئی اور ساڑھے تین سال تک اسرائیل پر بارش کی ایک بوند نہ برسی۔ آخر کار اخی اب کے ہوش کچھ ٹھکانے آئے اور اس نے سیدنا الیاس علیہ السلام کو تلاش کرا کے بلوایا۔ انہوں نے بارش کے لیے دعا کرنے سے پہلے یہ ضروری سمجھا کہ اسرائیل کے باشندوں کو اللہ رب العالمین اور بعل کا فرق اچھی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ اخزیو ①

۱۰۔ یاہورام ②

==> طرح بتا دیں۔ اس غرض کے لیے انہوں نے حکم دیا کہ ایک مجمع عام میں بعل کے پجاری بھی آ کر اپنے معبود کے نام پر قربانی کریں اور میں بھی اللہ رب العالمین کے نام پر قربانی کروں گا۔ دونوں میں سے جس کی قربانی بھی انسان کے ہاتھوں سے آگ لگائے بغیر غیبی آگ سے بھسم ہو جائے اس کے معبود کی سچائی ثابت ہو جائے گی۔ اخی اب نے یہ بات قبول کر لی۔ چنانچہ کوہِ کرمل پر بعل کے ساڑھے آٹھ سو پجاری جمع ہوئے اور اسرائیلیوں کے مجمع عام میں ان کا اور سیدنا الیاس علیہ السلام کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلے میں بعل پرستوں نے شکست کھائی اور سیدنا الیاس علیہ السلام نے سب کے سامنے یہ ثابت کر دیا کہ بعل ایک جھوٹا خدا ہے، اصل خدا وہی ایک اکیلا خدا ہے جس کے نبی کی حیثیت سے وہ مامور ہو کر آئے ہیں۔ اس کے بعد سیدنا الیاس علیہ السلام نے اسی مجمع عام میں بعل کے پجاریوں کو قتل کرا دیا اور پھر بارش کے لیے دعا کی جو فوراً قبول ہوئی یہاں تک کہ پورا ملک اسرائیل سیراب ہو گیا۔ لیکن ان معجزات کو دیکھ کر بھی زن مرید اخی اب اپنی بت پرست بیوی کے شکنجے سے نہ نکلا۔ اس کی بیوی ایزبل سیدنا الیاس علیہ السلام کی دشمن ہو گئی اور اس نے قسم کھالی کہ جس طرح بعل کے پجاری قتل کیے گئے ہیں اسی طرح الیاس علیہ السلام بھی قتل کیے جائیں گے۔ ان حالات میں سیدنا الیاس علیہ السلام کو ملک چھوڑنا پڑا اور چند سال تک وہ کوہ سینا کے دامن میں پناہ گزیں رہے۔ (محمد فھد حارث)

① اخی اب نے اٹھارہ سال حکومت کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا اخزیو تخت پر متمکن ہوا۔ یہ نہایت بداطوار اور سرکش انسان تھا۔ اس نے عاموص نبی کو شہید کیا اور بعل کی پرستش کو مزید ترویج دی۔ یہ دو سال حکومت کر کے یاہورام کے ہاتھوں قتل ہو کر مر گیا۔ (محمد فھد حارث)

② اس نے اخی اب کی بت پرست بیٹی سے شادی کر لی اور مشرک شہزادی کے اثر سے یہ بھی مشرک ہو کر ریاست میں شرک کی ترویج و اشاعت میں مشغول ہو گیا۔ سیدنا الیاس علیہ السلام نے اس کو ایک تہدیدی خط لکھا جس میں اس کو تنبیہ کی کہ اگر تو اپنی مشرکانہ روش سے باز نہ آیا تو اللہ تیری حکومت، تیری بیویوں اور تیرے مال کو غیروں سے تباہ و برباد اور ذلیل و رسوا ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ یاہو

۱۲۔ یہو یاحاز

۱۳۔ یوٗاش ①

۱۴۔ یربعم الثانی ②:

حضرت یونس علیہ السلام اس کے زمانے میں تھے۔

۱۵۔ بقحیوء

۱۶۔ یاقح

۱۷۔ ہوشاع

بنی اسرائیل کے چودھویں بادشاہ حزقیا بن آحز کے دور میں ملوک الاسباط ختم ہو گئے۔ ہوشاع ملوک الاسباط میں آخری بادشاہ تھا۔

==> کروادے گا اور تجھ کو انتڑیوں کے مرض میں مبتلا کر دے گا (بائیبل ۲۔تواریخ ۲۱: ۱۲۔۱۵)۔لیکن یہ اپنی حرکتوں سے بعض نہ آیا اور پھر اس کے ساتھ وہی کچھ ہوا جس سے الیاس علیہ السلام نے اس کو ڈرایا تھا۔اس کی ریاست پر بیرونی حملہ آور مسلط ہوئے جنھوں نے نہ صرف پوری ریاست کو تخت و تاراج کر دیا بلکہ اس کی بیویوں کو بھی پکڑ کر لے گیے اور یہ خود انتڑیوں کے مرض میں مبتلا ہو کر مر گیا۔(محمد فہد حارث)

① یواش یہو یاحاز کا بیٹا تھا۔اس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اسے امصیا بن یواش کے ہاتھوں سے چھین لیا۔ یہ امصیا بن یواش وہی حکمران ہے جس کا ذکر پیچھے بادشاہان بنی اسرائیل میں ۱۱ ویں نمبر پر گزر چکا ہے۔یواش نے اردم کو بھی تین دفعہ برباد کیا۔ یہ تیرہ سال حکومت کر کے مر گیا۔(ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۱۳۹)(محمد فہد حارث)

② یہ یواش کا بیٹا تھا اور نہایت بدفطرت و بداطوار تھا۔(محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب بادشاہت

یمنی بادشاہت:

طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد یمن پر سب سے پہلے قحطان بن عامر آیا، اور تاج حکمرانی سر پر سجایا، گویا یمن کا پہلا بادشاہ تھا۔

ا۔ قحطان بن عامر ①

① قحطان قبائل یمن کا جدِ اعلیٰ تھا۔ عبرانی توراۃ میں قحطان کے بجائے یقطان مذکور ہے۔ توراۃ میں ہے کہ قحطان کے تیرہ بیٹے تھے: الموداد، شلف، بدورام، اوزال، وقلاہ، اوبال، ابی مال، اوخیر (اوفر)، حویلہ، یوباب، یارح، حضارموت، سبا۔ الموداد اور اس کی اولاد مشرقی عرب کے سواحل بحرِ فارس پر اقامت گزیں ہوئی۔ شلف حجاز میں مدینہ اور کوہ ذامس کے دامن میں آباد تھے۔ بدورام نے بھی حجاز کے علاقے میں سکونت اختیار کی۔ اوزال وسطِ یمن میں مقیم ہوئے۔ وقلاہ بھی یمن میں وارد ہوئے۔ اوبال یا عوبال کے بارے میں کچھ خاص معلومات نہیں ملتیں۔ ابی مال یا ابی مائل غالباً بنی سالف اور حجاز کے مابین رہائش پذیر تھے۔ بنو اوفر یمن کے سواحل پر جاگزیں ہوئے۔ اسی نسبت سے اس ساحل کی بندرگاہ کو اوفر کہا جاتا تھا۔ حویلہ کی اولاد یمن میں شمال کی جانب آباد ہوئی جہاں ان کے نام سے شہر حویلہ آباد ہے۔ یوباب یمن کے جنوب میں آباد ہوئے۔ بنو حضارموت عرب کے انتہائی جنوب میں حضرموت کے علاقے میں آباد ہوئے اور انہیں کی نسبت سے یہ علاقہ حضرموت کہلایا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔یعرب بن قحطان:

یہ پہلا شخص ہے جس نے عربی میں بات کی۔①

۳۔یشجب بن یعرب

۴۔عبد شمس بن یشجب②:

اس نے مختلف اطراف میں حملے کیے، اس لیے اس کا نام "سبا" پڑ گیا، اور اسی نے مارب کا مشہور بند تعمیر کیا۔شہر مارب اسی نے بنایا، جسے مدینۃ سبا

① عبرانی میں اس کو یارح کہتے ہیں۔روایاتِ عرب کی رو سے یعرب یمن کا سب سے پہلا بادشاہ ہے یا یوں سمجھ لیں کہ تمام بنو قحطان میں نسلِ یعرب پہلی حکمران جماعت تھی۔کہا جاتا ہے کہ عربی زبان کا سب سے متکلم فصیح یہی تھا۔سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

تعلمتم من منطق الشیخ یعرب
اَبِینا، فصرتم معربین ذوی نفر
وکنتم قدیماً لکم غیر عجمة
کلام، و کنتم کالبهائم فی القفر

(محمد فہد حارث)

② اس کا لقب سبا تھا۔لغوئین عرب کی رائے ہے کہ یہ "سبی" سے مشتق ہے جس کے معنی غلام بنانے کے ہیں۔چونکہ عبد شمس بہت بڑا فاتح تھا اور اس نے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے غلام بنایا اس لیے اس کا لقب سبا قرار پایا۔بعض محققین کا خیال ہے کہ "سبا" اس معنی سے ماخوذ ہے جس کا مفہوم تجارت ہے۔سبا چونکہ تاجر قوم تھی، اس لیے اس لقب سے مشہور ہوئی۔مختلف بحثوں کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ سبا کا زمانہ عروج ۱۱۰۰ قبل مسیح سے کسی حال میں کم نہیں ہوسکتا کیونکہ سبا کی حکومت کا ذکر داؤد علیہ السلام کی زبور میں ہے جس کا زمانۂ تصنیف دسویں صدی قبل مسیح کا وسط حصہ ہے۔(محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کہتے ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے مارب یمن کے ہر بادشاہ کا لقب ہوتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بادشاہ کے محل کو مارب کہتے ہیں۔

۵۔ حمیر بن سبا:

اپنی بادشاہت میں اس نے قوم ثمود کو یمن سے نکال کر حجاز بھیج دیا۔①

① علمائے انساب کہتے ہیں کہ حمیر سبا کے جانشین فرزند کا نام تھا اور اس لیے سبا کی تمام تاریخ میں وہ بجائے سبا کے ہر جگہ حمیر بولتے ہیں۔ البتہ سید سلیمان ندوی اس رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

> "اب تک جو کتبات ملے ہیں اور جن میں سے اکثر کی بعینہٖ عبارتیں میری نظر سے گزری ہیں، ان میں لفظ حمیر کہیں نظر نہیں آیا۔ خود حمیر کے سلاطین اپنے آپ کو" ملک سبا ذوریدان" لکھتے ہیں، ہاں اہل حبش کے بعض کتبات میں "حمیر" اور" ارض حمیر" البتہ کہیں کہیں ملتا ہے، حمیر عربی اور حبشی میں" حمر" سے مشتق ہوگا، جس کے معنی سرخ کے ہیں اور محاورے میں گورے رنگ کو کہتے ہیں۔ اس کا مقابل اسود ہے۔ عرب سیاہ و سپید کی جگہ اسود الاحمر بولتے ہیں۔ چونکہ اہل حبش کو اسود اور اسودان کہتے ہیں، اس کے مقابلہ میں حبش عربوں کو "حمیر" یعنی گورے رنگ کے آدمی کہتے ہوں گے۔ ابرہہ یمن کا حبشی فاتح اپنے ایک کتبہ میں لکھتا ہے کہ" بادشاہ حبشی حمیری فوج لے آیا۔" موجودہ محاورہ ہند میں اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ کالی گوری دونوں پلٹنیں آئیں۔"
>
> (تاریخ ارض القرآن صفحہ ۲۷۴)

حمیر سبا کے بعد ملک وتخت کا مالک بنا۔ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ ''سب سے پہلے اس نے سونے کا تاج بنوایا تھا۔ اس نے پچاس سال حکومت کی''۔ سہیلی نے اس کے چھ بیٹوں کا ذکر کیا ہے جبکہ ابن حزم اس کے آٹھ بیٹوں کا ذکر کرتے ہیں۔ سہیلی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''حمیر کی عمر تین سو سال تھی''، لیکن یہ بات قرائن کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم (محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ واثل بن حمیر ①

۷۔ السکسک بن واثل ②

۸۔ یعفر بن السکسک ③

۹۔ ذوریاش عامر بن باران بن عوف بن حمیر ④

۱۰۔ النعمان بن یعفر بن السکسک بن واثل بن حمیر ⑤:

اس بادشاہ کو اس کے درج ذیل شعر کی وجہ سے "المعافر" کہا جاتا ہے:

إِذا أنت عافرت الأمور بقدرة

① حمیر کے بعد اس کا بیٹا واثل اس کا جانشین ہوا جبکہ واثل کا بھائی مالک بن حمیر عمان پر قابض ہو گیا اور دونوں میں مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ (محمد فہد حارث)

② واثل کے بعد اس کا بیٹا السکسک حکمران بنا جبکہ عمان میں مالک کے بعد اس کا بیٹا قضاعہ حکومت پر فائز ہوا۔ ان کے مابین حسبِ سابق لڑائیاں چلتی رہیں یہاں تک کہ السکسک نے قضاعہ کو پچھاڑ کر عمان سے نکال باہر کیا۔ (محمد فہد حارث)

③ السکسک کے بعد یعفر بن السکسک تخت نشین ہوا۔ اس کی اور مالک بن الحاف بن قضاعہ کی مدتوں لڑائی چلتی رہی اور اسی دوران یعفر اپنے بیٹے نعمان کو جسے معافر کہتے ہیں، حالتِ حمل میں چھوڑ کر مر گیا۔ (محمد فہد حارث)

④ یعفر کے مرنے کے بعد تخت خالی ہوا تو ذوریاش عامر بن باران بن عوف نے تخت کی سرپرستی کی جو کہ اس وقت بحرین کا حاکم تھا اور مالک بن الحاف بن قضاعہ سے مقابلہ کیا۔ (محمد فہد حارث)

⑤ جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ جب یعفر کا بیٹا نعمان حالتِ حمل میں تھا تب یعفر مر گیا تھا اور اس کی حکومت کو عامر بن باران نے سنبھالا دیا تھا۔ جب نعمان سنِ شعور کو پہنچا تو اس نے عامر سے تمام کاروبارِ سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کو قید کر دیا۔ نعمان نے طویل عمر پائی اور احسن طریقے سے حکومت کی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلغت معالي الأقدمين المقاول

والمقاول: لفظة جمع، وهم الذين يلون الجهات الكبار من اليمن.

۱۱۔اشمح بن نعمان المعافر

۱۲۔شداد بن عاد بن الماطاط بن سبا

اس نے مضبوط حکمرانی کی اور فتوحات کرتے ہوئے اقصی مغرب تک جا پہنچا، اور بہت ساری تعمیرات کرائیں۔

۱۳۔لقمان بن عاد

۱۴۔ذوسدد بن عاد

۱۵۔الحارث بن ذی سدد، اس کو الحارث الرائش کہا جاتا ہے①۔

① یہ یمن اور حضرموت دونوں کا پہلا بادشاہ ہوا اور اس نے لقب تبع اختیار کیا جس کے معنی عربی زبان میں سلطان کے ہیں۔حمزہ اصفہانی اس الحارث الرائش کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"فرزندانِ قحطان میں سے جو پہلے بادشاہ ہوا وہ حمیر بن سبا ہے۔ یہ آخر وقت تک بادشاہ رہا تا آنکہ بڈھا ہو کر مرگیا۔ پھر حکومت اس کی نسل میں وراثتاً جاری رہی اور ان کے ہاتھ سے نہیں نکلی یہاں تک کہ چند صدیاں گزر گئیں۔ پھر حارث الرائش بادشاہ ہوا جو پہلا تبع ہے۔اس سے پہلے دو بادشاہ ہوتے تھے: ایک سبا میں اور ایک حضرموت میں۔ تمام یمنی ایک کی اطاعت پر متفق نہیں ہوتے تھے لیکن جب یہ بادشاہ ہوا تو اس کی بادشاہی پر سب متفق ہو گئے اور اس کی اطاعت کر لی اور اس کا لقب تبع ہوا۔" (تاریخ حمزہ اصفہانی صفحہ ۱۰۸)

قرآن میں قومِ تبع کا ذکر دو بار آیا ہے اور دونوں دفعہ قوت و زور اور جبروت وعظمت کے ذیل میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلا ذکر سورۃ ق میں ہے: ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حارث ابن قیس بن صیفی بن سبا الاصغر، ہے جو تبع الاول ہے۔

۱۶۔ ذوالقرنین، الصعب بن الرائش:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سے منقول ہے کہ قرآن کریم میں جس ذوالقرنین کا ذکر ہے وہ حمیر قبیلے سے ہے، اس اعتبار سے یہی الصعب بن الرائش ذوالقرنین ہے نہ کہ سکندر رومی۔

==> كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

''ترجمہ: ان سے پہلے قوم نوح اور کنوئیں والوں نے اور قوم ثمود نے جھٹلایا، اور قوم عاد اور فرعون اور قوم لوط نے، اور بن والوں اور قوم تبع نے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہمارا وعدہ عذاب ثابت ہوا''۔

دوسری دفعہ سورۃ دخان میں قریش کی طرف روئے سخن کر کے ان کا ذکر آیا ہے کہ قریش کو اپنی قوت پر ناز ہے، تبع اور ان سے پہلے کی قومیں کیا ان سے زیادہ توانا اور زور آور نہ تھیں، ان کا انجام کیا ہوا؟

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

''ترجمہ: کیا وہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہوئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا کیوں کہ وہ مجرم تھے''۔

ابن خلدون نے لکھا ہے کہ حارث نے ایک سو پچیس سال حکومت کی۔ (محمد فہد حارث)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ذوالمنار ابرہہ بن ذی القرنین ①

۱۸۔افریقس بن ابرہہ ②

۱۹۔ذوالاذعار عمرو بن ذی المنار ③:

قبیلہ حمیر نے اس بادشاہ کے خلاف بغاوت کردی تھی چنانچہ شرحبیل بن عمرو اور اس کے مابین خوب قتال ہوا جس میں خلق کثیر کام آئی، بالآخر شرحبیل بادشاہ بنا۔

۲۰۔شرحبیل بن عمرو بن غالب بن المنتاب بن زید بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر۔④

۲۱۔الہدہاد بن شرحبیل

① ابرہہ بن ذوالقرنین ایک سو اسّی سال تک بادشاہ رہا۔اس کو ذوالمنار اس لیے کہتے ہیں کہ اس نے ایک مینار بنوایا تھا جس سے راستے کا پتہ چلتا تھا۔(محمد فھد حارث)

② ابرہہ کے بعد اس کا بیٹا افریقس تخت نشین ہوا۔ابن خلدون کا کہنا ہے کہ اس نے ایک سو ساٹھ سال حکومت کی۔ابن حزم نے اس کا ابرہہ کی اولاد ہونے کا انکار کیا ہے اور اس کو حارث الرائش کا بھائی اور قیس بن صفی کا بیٹا بتایا ہے۔یہ وہی ہے جو قبائل عرب کو لے کر افریقہ پر حملہ آور ہوا تھا اور اسی کے نام سے افریقہ موسوم ہوا۔اس نے بربروں کو بھی کنعان سے نکال کر افریقہ میں لا بسایا تھا جہاں وہ آج تک موجود ہیں۔(محمد فھد حارث)

③ یہ سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں تھا۔کیکاؤس بن کنعان شاہِ فارس نے اس کے ملک پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دونوں کے مابین سخت خونریزی ہوئی، یہاں تک کہ ذوالاذعار نے کیکاؤس کو گرفتار کرلیا۔ایک مدت کے بعد کیکاؤس کے وزیر رستم نے پورے لشکرِ فارس کے ساتھ دوبارہ ذوالاذعار پر حملہ کیا اور کئی لڑائیوں کے بعد کیکاؤس کو قید سے چھڑا کر لے گیا۔ ابن ہشام کے مطابق ذوالاذعار کو ملکہ بلقیس نے زہر دے دیا تھا۔(محمد فھد حارث)

④ اس کو ذوالصرح بھی کہتے تھے۔اس نے چھ یا دس برس حکومت کی۔(محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ بلقیس بنت الہدہاد ①:

اس نے بیس سال حکومت کی اور یہی وہ خاتون ہے جو سیدنا سلیمان علیہ السلام پر ایمان لائی تھی۔

① سید سلیمان ندوی بلقیس کا ذکر ملکہ سبا کے تحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"توراۃ، انجیل اور قرآن میں سبا کی شہزادی کا ذکر ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں آئی تھی۔ یہ سبا کی شہزادی بہ زبانِ توراۃ کس سبا کے خاندان سے تھی؟ یا بہ زبانِ تاریخ سبا کی کس آبادی سے آئی تھی؟ توراۃ میں صرف "سبا کی شہزادی" کا لفظ بلاتعین خاندان و جہت ہے۔ ترگوم میں ہے کہ اس کا ملک (فلسطین کے) مشرق میں ہے۔ انجیل میں ہے کہ وہ (فلسطین) جنوب سے آئی تھی۔ یوسیفوس اسرائیلی کی تاریخ میں ہے کہ وہ مصر و حبشہ کی شہزادی تھی، اہل حبش اس کو حبشی سمجھتے ہیں، جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کوشی خاندان کی سبا تھی۔ قرآن نے بھی کوئی تعینِ خاندان و جہت نہیں کی ہے لیکن تمام مفسرین و مورخین اس کو عرب قحطانی اور باشندۂ یمن سمجھتے ہیں...... جن قدیم تحریروں میں ملکہ سبا کا ذکر ہے، ان میں سے صرف تین میں تعینِ جہت ہے۔ یوسیفوس، ترگوم اور انجیل۔ یوسیفوس کا بیان ہے کہ وہ مصر کی شہزادی تھی متفقہ طور پر غلط ہے۔ بقیہ بیانات میں کہ وہ مشرق جنوب یا حبشہ کی تھی، ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں کہ یہ سب سبا کے مقامات تھے، تاہم اصل مرکز کے لحاظ سے وہ یمن ہی کی کہی جائے گی (یعنی جنوب عرب کی) جیسا کہ انجیل کی شہادت اور روایاتِ عرب کا تواتر ہے۔ اہل حبش جو ملکہ سبا کو حبشہ کی بتاتے ہیں اور اب تک حبشہ کا شاہی خاندان تفاخراً اپنے کو کسی ملکہ سبا کی اولاد یقین کرتا ہے، اُس کا نام ان کی زبان میں ماکدہ ہے۔ یمن کے عرب یہود میں اس کا نام بلقیس مشہور تھا اور اسرائیلیات کے ذریعہ یہی نام مسلمان مورخین اور اہل تفسیر میں مقبول ہے لیکن لفظی دلالت کے لحاظ سے یہ عربی نہیں بلکہ یونانی الاصل <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ ناشر النعم بن شرحبیل:

کہتے ہیں کہ ناشر النعم کا نام مالک بن عمرو بن یعفر بن عمرو تھا۔ ①

==> نام معلوم ہوتا ہے۔ بعض روایاتِ تفسیر میں بلقیس کو پری زاد کہا گیا ہے یعنی اس کی ماں (بلقمہ) ایک پری تھی لیکن یہ روایتیں بالکل لغو اور موضوع ہیں۔ بلقمہ کو ممکن ہے کہ یمن کی مشہور دیبی (دیوی؟) القمہ سے کوئی نسبت ہو۔ اسی طرح اہلِ تاریخ کا ملکہ سبا (بلقیس) کو بنت شرحبیل لکھنا بھی غلط ہے، شرحبیل حمیر کا بادشاہ اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے تقریباً ڈیڑھ ہزار برس بعد تھا۔" (تاریخ ارض القرآن صفحہ ۳۵۷۔۳۵۸)

جبکہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ شرحبیل ذوالصرح کے بعد اس کی بیٹی بلقیس تخت پر بیٹھی۔ سات سال تک اس کی حکومت رہی۔ اس کے بعد یمن پر سیدنا سلیمان علیہ السلام غالب آ گئے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اس کو معزول کر دیا تھا۔ اس کے بعد اہل یمن چوبیس سال تک سلیمان علیہ السلام اور ان کے صاحبزادوں کے ماتحت رہے۔ (محمد فھد حارث)

① سیدنا سلیمان علیہ السلام اور ان کے صاحبزادوں کے بعد حکومت واپس تبع میں آ گئی اور ناشر بن عمرو ذوالاذعار بادشاہ بنا جس کو ناشر النعم بھی کہتے ہیں۔ ہشام بن کلبی بیان کرتا ہے کہ بلقیس کے بعد ناشر بن عمرو بن یعفر جس کو یاسر النعم بھی کہتے ہیں یمن کا بادشاہ بنا۔ اہل یمن کا یہ خیال ہے کہ اس نے اہل مغرب پر حملہ کیا تھا اور وادی رمل تک جہاں کہ کوئی نہیں جا سکتا تھا پہنچ گیا تھا۔ پھر آگے ریت کی کثرت کی وجہ سے نہیں بڑھ سکا، لیکن اس کے بعض ساتھی وادی رمل عبور کر گئے اور پھر واپس نہ آ سکے۔ یاسر النعم نے اس وادی کے کنارے ایک بت تانبے کا بنوا کر نصب کروا دیا، اور اس کے سینہ پر جلی حروف میں یہ عبارت کندہ کروا دی: **هذا الصنم لياسر النعم الحميری ليس وراءه مذهب فلا يتكلف احد ذلك فيعطف** یعنی یہ بت یاسر النعم کا ہے جس کے آگے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لیے کوئی آگے جانے کی تکلیف نہ کرے ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ (محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔شمر مرعش بن ناشر النعم:

(ایک قول کے مطابق) شمر بن افریقس ابن ابرہہ ذی المنار ①

۲۵۔ابو مالک بن شمر

۲۶۔عمران بن عامر الازدی:

اس کا سلسلہ نسب یہ ہے: عمران بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا۔

یہاں سے بادشاہت حمیر بن سبا کی اولاد سے نکل کر اس کے بھائی کہلان بن سبا کی اولاد میں آگئی۔ یہ ان کا پہلا بادشاہ ہے جو کاہن بھی تھا۔

۲۷۔مزیقیا عمرو بن عامر الازدی:

مورخ حمزہ السہمی نے ابی مالک بن شمر کے بعد عمران الازدی سے پہلے ابی مالک کے بیٹے الاقرن بن ابی مالک کا ذکر کیا ہے، ہم اسے عمران ازدی کے بعد نمبر دے کر آگے سہمی کے ذکر کردہ بادشاہوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۸۔ذوحبشان بن الاقرن:

طسم وجدیس کو اس بادشاہ نے تہہ تیغ کیا۔

① ناشر النعم کے بعد شمر مرعش حکمران بنا۔ اس نے عراق، فارس، خراسان کے اکثر علاقوں کو فتح کیا اور دریائے جیحون سے گزر کر شہر صغد کو ویران کر کے اس کے قریب ایک دوسرا شہر آباد کیا۔ عجمی اس شہر کو ویران کرنے سے شمر کند یعنی شمر نے خراب کیا کہنے لگے جسے عرب نے معرب کر کے سمرقند کر دیا۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ یہ شاہ فارس قباد سے لڑا تھا اور اسے قید کرلایا تھا۔ بہرکیف شمر مرعش ایک سو ساٹھ سال تک تخت حکومت پر رہا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔ تبع بن الاقرن ①

۳۰۔ کلیکرب بن تبع ②

۳۱۔ ابوکرب تبان بن اسعد وھو تبع الاوسط ③

---

① ابن خلدون نے اس کا نام زید بتایا ہے۔ اس نے ۵۳ سال حکومت کی۔ مسعودی اس کا مدتِ حکمرانی ۶۳ سال بتاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا کلیکرب حکمران بنا۔ (محمد فہد حارث)

② کلیکرب نہایت بزدل بادشاہ تھا اور ہمیشہ لڑائی سے جان چھڑاتا تھا۔ اس نے نہ کبھی کسی ملک پر حملہ کیا اور نہ کسی سے لڑنے پر آمادہ ہوا یہاں تک کہ مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا تبان بن اسعد ابوکرب حکمران ہوا۔ (محمد فہد حارث)

③ طبری نے سب سے اول ابوکرب اسعد کے یہودیت قبول کرنے کی بات لکھی ہے کہ یہ ایک دفعہ یثرب گیا جہاں یہودیوں سے متاثر ہو کر دین یہود پر ایمان لے آیا اور بنی قریظہ کے دو یہودی عالموں کو بھی اپنے ساتھ لے آیا اور اپنے ملک میں بڑے پیمانے پر یہودیت کی تبلیغ کی۔ تاہم مولف کتاب اس سلسلے میں الحارث بن عمرو (نمبر ۳۶) کا نام لیتے ہیں۔ البتہ عجیب بات یہ ہے کہ تاریخ ارض القرآن میں سید سلیمان ندوی نے سرے سے الحارث بن عمرو کا ذکر ہی نہیں کیا بلکہ تبع بن حسان (نمبر ۳۵) کے فوراً بعد مرثد بن کلال (نمبر ۳۷) کا نام لیا ہے، گویا ان کے نزدیک الحارث بن عمرو کوئی فرمانروا ہی نہیں گزرا۔ پھر مرثد بن کلال کو انہوں نے مرثد بن عبید لکھا ہے۔ دیکھیے تاریخ ارض القرآن صفحہ ۲۷۸۔ ابن خلدون نے بھی تفصیل سے تبان بن اسعد کے قبولِ یہودیت کی بات کی ہے۔ ابن خلدون نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ یہودیت قبول کرنے کے بعد یہ یہودیوں کے دو بڑے عالموں کو لے کر یمن آیا اور ان کے اور بنی حمیر کی بت پرست قوم کے مابین مباہلہ کروایا۔ چنانچہ دستور کے مطابق آگ روشن کی گئی اور بنی حمیر اپنے بتوں کو لے کر اور یہود کے دونوں عالم توریت کو گلے میں لٹکا کر آگ میں داخل ہوئے۔ حمیریوں کو آگ نے جلا دیا اور یہود کے دونوں عالم جن کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا صحیح و سالم نکل آئے۔ اس واقعہ سے بنی حمیر بھی یہودی ہو گئے اور ان میں تھوڑے دنوں میں یہودیت اتنی پھیل گئی کہ گویا یہی ان کا اصلی مذہب تھا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۲۔حسان بن تبع ①

۴۳۔عمرو بن تبع ②:

یہ اپنے بھائی کو قتل کر کے تخت نشین ہوا تھا، بعد ازاں اسے بیماریاں لاحق ہوگئی تھیں، بیت الخلاء بھی نہ جا سکتا تھا، چارپائی پر اٹھا کر لے جاتے تھے۔اسی لیے اس کا نام ذوالاعواد مشہور ہو گیا۔

۴۴۔عبد کلال بن ذی الاعواد ③

---

① ابن خلدون حسان بن تبع کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس نے عربوں کے علاقوں پر قبضہ کیا اور حجاز پر چڑھائی کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا تو آلِ کندہ میں سے اپنے ماں جائے بھائی حجر آکل المرار کو معد بن عدنان کے تمام قبیلوں کا حاکم مقرر کر دیا۔آگے جا کر بادشاہانِ کندہ میں نمبر ا کے تحت حجر آکل المرار کا ذکر آئے گا۔ابن اسحٰق نے حسان بن تبع اور تبان بن اسعد کو ایک ہی شخص بتایا ہے۔واللہ اعلم (محمد فہد حارث)

② طبری نے ہشام بن محمد کی سند سے لکھا ہے کہ جب حسان مارا گیا تو اس کے بعد اس کا بھائی عمرو بن تبع برسرِ اقتدار آیا۔یہ ایک صاحب الرائے اور شریف الطبع انسان تھا۔اس نے حجر آکل المرار کے بیٹے عمرو بن حجر کی شادی حسان بن تبع کی بیٹی کے ساتھ کر دی تھی۔حمیر میں اس متعلق کافی چہ میگوئیاں ہوئیں کیونکہ ان کے لیے یہ ایک انوکھی بات تھی کہ شاہی خاندان میں کوئی باہر کا عرب شادی کرے۔بہر حال عمرو بن حجر کے ہاں حسان کی بیٹی سے حارث پیدا ہوا۔یہ آخری عمر میں بے خوابی کا شکار ہو گیا تھا۔کہا جاتا ہے کہ اس کی بے خوابی کی وجہ اس کے ضمیر کی مسلسل ملامت تھی کہ اس نے اپنے بھائی حسان بن تبع کو قتل کر کے تخت حاصل کیا تھا۔یہ ۶۳ سال حکومت کرنے کے بعد مرا۔(محمد فہد حارث)

③ طبری لکھتا ہے کہ عمرو بن تبع کے مرنے کے بعد بادشاہانِ حمیر کا نظام درہم برہم ہو گیا تھا۔حسان بن تبع کے بیٹوں میں ملک داری کی قابلیت نہ تھی جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عبد کلال تبابعہ کے ملک پر غالب آگیا اور چورانوے سال تک حکومت کرتا رہا۔==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۵۔ تبع بن حسان بن کلیکرب، تبع الاصغر

۳۶۔ الحارث بن عمرو:

اس نے یہودیت قبول کر لی تھی

۳۷۔ مرثد بن کلال ①

اس کے بعد مملکت حمیر بکھر گئی، بعد ازاں جو بادشاہ مشہور ہوئے وہ یہ ہیں:

۳۸۔ وکیعۃ بن مرثد ②

۳۹۔ ابرہۃ بن الصباح ③

۴۰۔ صہبان بن محرث

۴۱۔ عمرو بن تبع ④

۴۲۔ ذو شناتر

==> حمزہ اصفہانی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ عبد کلال نے عیسائیت قبول کر لی تھی جبکہ باقی تبابعہ ستارہ پرست اور یہودی تھے اور یہیں سے یہودیت و عیسائیت کا ٹکراؤ شروع ہوا جس کے نتیجے میں ذو نواس (نمبر ۴۳) یہودی فرمانروا کے زمانے میں اصحاب الاخدود کا واقعہ پیش آیا۔ بعد میں حسان کے بیٹے تبع بن حسان نے اس سے ملک واپس اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ (محمد فہد حارث)

① اس نے اکتالیس سال حکومت کی۔ اس کے بعد مملکت حمیر بکھر گئی۔ (محمد فہد حارث)

② اس نے سینتیس سال حکومت کی۔ (محمد فہد حارث)

③ ابن خلدون نے تصریح کی ہے کہ یہ صرف تہامہ کا حکمران تھا۔ (محمد فہد حارث)

④ اس نے ستاون برس حکومت کی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔ ذونواس:

اس نے مسلمانوں کو آگ کی خندقوں میں زندہ جلایا تھا اس لیے اس کو "صاحب الاخدود" کہتے ہیں، اصحاب الاخدود کا ذکر سورۃ البروج میں ہے[1]۔

---

① عرب مورخین نے ذونواس کو ابوکرب اسعد کا بیٹا قرار دیا ہے جو کہ کچھ درست بات معلوم نہیں ہوتی۔ سید سلیمان ندوی نے بھی ذونواس کو ابوکرب کے بجائے ذوشناتر کا بیٹا قرار دیا ہے اور یہی بات قرین قیاس بھی ہے جبکہ ابوکرب اسعد اور ذونواس میں تقریباً دس سے زیادہ فرمانروا گزر چکے ہیں۔ ذونواس وہی بادشاہ تھا جس کے متعلق صحیح مسلم، نسائی، ترمذی اور مسند احمد میں صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے مروی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک ساحر تھا۔ اُس نے اپنے بڑھاپے میں بادشاہ سے کہا کہ کوئی لڑکا ایسا مامور کر دیں جو مجھ سے سحر سیکھ لے۔ بادشاہ نے ایک لڑکے کو مقرر کر دیا مگر وہ لڑکا گھر کے پاس آتے جاتے ایک راہب سے بھی (جو غالباً پیروان مسیح علیہ السلام میں سے تھا) ملنے لگا اور اس کی باتوں سے متاثر ہو کر ایمان لے آیا حتی کہ اس کی تربیت سے صاحب کرامت ہو گیا اور اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو تندرست کرنے لگا بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لڑکا توحید پر ایمان لے آیا ہے تو اس نے پہلے تو راہب کو قتل کیا، پھر اس لڑکے کو قتل کرنا چاہا، مگر کوئی ہتھیار اور کوئی حربہ اس پر کارگر نہ ہوا۔ آخر کار لڑکے نے کہا اگر تو مجھے قتل کرنا ہی چاہتا ہے تو مجمع عام میں بِاسْمِ رَبِّ الْغُلَامِ (اس لڑکے کے رب کے نام پر) کہہ کر مجھے تیر مار، میں مر جاؤں گا۔ چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور لڑکا مر گیا۔ اور لوگ پکار اٹھے کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ کے مصاحبوں نے اس سے کہا کہ یہ تو وہی کچھ ہو گیا جس سے آپ بچنا چاہتے تھے۔ لوگ آپ کے دین کو چھوڑ کر اس لڑکے کے دین کو مان گئے۔ بادشاہ یہ حالت دیکھ کر غصہ میں بھر گیا۔ اس نے سڑکوں کے کنارے گڑھے کھدوائے، ان میں آگ بھروائی، اور جس جس نے ایمان سے پھرنا قبول نہ کیا اس کو آگ میں پھنکوا دیا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۴۔ذوجدن:

حمیری بادشاہوں میں یہ آخری بادشاہ ہے۔حمیری مملکت ۲۰۲۰ سال تک رہی۔تاریخی معلومات بھی کافی کمزور ہیں اس لیے صاحب تواریخ الامم کہتے ہیں:

"ليس في جميع التواريخ، أسقم من تاريخ ملوك حمير، لم يذكر فيه من كثرة عدد سنيهم، مع قلة عدد ملوكهم. فإنهم يزعمون أن ملوكهم ستة وعشرون ملكاً، ملكوا في مدة ألفين وعشرين سنة."

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یمن پر اہل حبشہ کے بادشاہ

حمیری بادشاہوں کے بعد یمن پر اہل حبشہ میں سے چار بادشاہوں نے حکومت کی اور فارس کے بادشاہوں میں سے آٹھ نے۔ اس کے بعد یمن اسلام میں داخل ہو گیا۔

۱۔ ارباط یا، اریاط حبشی ①

۲۔ ابرہہ ②

① یہ حبش کے بادشاہ نجاشی کی فوج کا ایک جنرل تھا۔ اصحاب الاخدود کے واقعہ کی خبر جب قیصر روم کو ہوئی تو اس نے اس ظلم کا بدلہ لینے کے لیے نجاشی کو ایک بڑا بحری بیڑہ فراہم کر کے یمن پر بدلے لینے کی غرض سے حملہ آور ہونے کو کہا۔ اس کے جواب میں نجاشی نے ۷۰ ہزار نفوس پر مشتمل فوج کو اریاط کی قیادت میں یمن پر حملہ آور ہونے کے لیے روانہ کیا۔ اریاط نے یمن پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ذونواس مارا گیا اور یمن پر یہودی تسلط کا خاتمہ ہو گیا۔ بعدازاں یمن حبش کی عیسائی سلطنت کا ایک حصہ بن گیا۔ نجاشی کی طرف سے اریاط یمن پر حاکم مقرر ہوا۔ ۵۲۵ء میں اس پورے علاقے پر حبشی حکومت قائم ہو گئی۔ اریاط ۵۲۵ء سے ۵۴۲ء تک یمن پر حاکم رہا یہاں تک کہ ابرہہ نے اس کے خلاف بغاوت کر کے اس کو قتل کر دیا اور خود یمن پر حاکم بن بیٹھا۔ بعدازاں اس نے شاہ حبش سے اپنے لیے ولایت کی سند بھی لے لی۔ (محمد فہد حارث)

② یہ اریاط کے ساتھ اس کی فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شامل ہو کر حبش سے یمن آیا تھا۔ اسی کے زمانے میں قرآن میں مذکور واقعہ فیل ہوا تھا۔ سید مودودی نے اپنی تفہیم القرآن میں اس پورے واقعہ اور اس کے محرکات سے متعلق کافی عمدہ بحث کی ہے۔ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> قارئین کی دلچسپی کے لیے ہم وہ بحث یہاں نقل کیے دے رہے ہیں۔ سید مودودی لکھتے ہیں کہ

ابرہہ اور اریاط باہم لڑ پڑے، مقابلے میں اَریاط مارا گیا، ابرھہ ملک پر قابض ہو گیا اور پھر اُس نے شاہِ حبش کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ اسی کو یمن پر اپنا نائب مقرر کر دے۔ یہ شخص رفتہ رفتہ یمن کا خود مختار بادشاہ بن گیا، مگر برائے نام اس نے شاہ حبش کی بالا دستی تسلیم کر رکھی تھی اور اپنے آپ کو مُفَوَّض المَلِک (نائب بادشاہ) لکھتا تھا۔ اُس نے جو اثر ورسوخ حاصل کر لیا تھا اُس کا اندازہ اِس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ جب سن ۵۴۳ عیسوی میں وہ سدِّ مارِب کی مَرمّت سے فارغ ہوا تو اس نے ایک عظیم الشان جشن منایا جس میں قیصر روم، شاہِ ایران، شاہ حیرَہ اور شاہِ غسّان کے سُفَراء شریک ہوئے۔ اِس کا مفصل تذکرہ اُس کتبے میں درج ہے جو ابرھہ نے سدّ مارب پر لگایا تھا۔ یہ کتبہ آج بھی موجود ہے۔ یمن میں پوری طرح اپنا اقتدار مضبوط کر لینے کے بعد اَبرھہ نے اُس مقصد کے لیے کام شروع کر دیا جو اِس مہم کی ابتدا سے رومی سلطنت اور اُس کے حلیف حبشی عیسائیوں کے پیشِ نظر تھا، یعنی ایک طرف عرب میں عیسائیت پھیلانا اور دوسری طرف اُس تجارت پر قبضہ کرنا جو بلادِ مشرق اور رومی مقبوضات کے درمیان عربوں کے ذریعہ سے ہوتی تھی۔ یہ ضرورت اِس بنا پر اور بڑھ گئی تھی کہ ایران کی ساسانی سلطنت کے ساتھ روم کی کشمکش اقتدار نے بلادِ مشرق سے رومی تجارت کے دوسرے تمام راستے بند کر دیے تھے۔

ابرھہ نے اِس مقصد کے لیے یمن کے دار السلطنت صنعاء میں ایک عظیم الشان کلیسا تعمیر کرایا جس کا ذکر عرب مورخین نے اَلقَلِیس یا اَلقُلَّیس کے نام سے کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ اس کام کی تکمیل کے بعد اُس نے شاہِ حبش کو لکھا کہ میں عربوں کا حج کعبہ سے اِس کلیسا کی طرف موڑے بغیر نہ رہوں گا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اُس نے یمن میں علیٰ الاعلان اپنے اِس ارادے کا اظہار کیا اور اس کی منادی کرا دی۔ اس کی اس حرکت کا مقصد ہمارے نزدیک یہ تھا کہ عربوں کو غصہ دلائے تا کہ وہ کوئی ایسی کاروائی کریں جس سے اس کو مکہ پر حملہ کرنے اور کعبے کو منہدم کر دینے کا بہانہ مل جائے۔ محمد بن اسحاق کا بیان ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> ہے کہ اُس کے اِس اعلان پر غضبناک ہو کر ایک عرب نے کسی نہ کسی طرح کلیسا میں گھس کر رفع حاجت کر ڈالی۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ فعل ایک قریشی نے کیا تھا۔ اور مُقاتِل بن سلیمان کی روایت ہے کہ قریش کے بعض نوجوانوں نے جا کر کلیسا میں آگ لگا دی تھی۔ اِن میں سے کوئی واقعہ بھی اگر پیش آیا ہو تو کوئی قابلِ تعجب امر نہیں ہے، کیونکہ ابرھہ کا یہ اعلان یقیناً سخت اشتعال انگیز تھا اور قدیم جاہلیت کے دور میں اس پر کسی عرب، یا قریشی کا، یا چند قریشی نوجوانوں کا مشتعل ہو کر کلیسا کو گندا کر دینا یا اس میں آگ لگا دینا کوئی نا قابل فہم بات نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ ابرھہ نے خود اپنے کسی آدمی سے خفیہ طور پر ایسی کوئی حرکت کرائی ہوتا کہ اُسے مکہ پر چڑھائی کرنے کا بہانہ مل جائے اور اس طرح وہ قریش کو تباہ اور تمام اہلِ عرب کو مرعوب کر کے اپنے دونوں مقصد حاصل کر لے۔ بہر حال دونوں صورتوں میں سے جو صورت بھی ہو، جب ابرھہ کے پاس یہ رپورٹ پہنچی کہ کعبے کے معتقدین نے اس کے کلیسا کی یہ توہین کی ہے تو اس نے قسم کھائی کہ میں اُس وقت تک چین نہ لوں گا جب تک کعبے کو ڈھا نہ دوں۔

اِس کے بعد وہ سن ۵۷۰ یا ۵۷۱ عیسوی میں ۶۰ ہزار فوج اور ۱۳ ہاتھی (اور بروایت بعض ۹ ہاتھی) لے کر مکّہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں پہلے یمن کے ایک سردار ذُونَفر نے عربوں کا ایک لشکر جمع کر کے اس کی مزاحمت کی، مگر وہ شکست کھا کر گرفتار ہو گیا۔ پھر خَثعم کے علاقے میں ایک عرب سردار نُفَیل بن حبیب خَثعَمی اپنے قبیلے کو لے کر مقابلے پر آیا، مگر وہ بھی شکست کھا کر گرفتار ہو گیا اور اس نے اپنی جان بچانے کے لیے بدرقے کی خدمت انجام دینا قبول کر لیا۔ طائف کے قریب پہنچا تو بنی ثقیف نے محسوس کیا کہ اِتنی بڑی طاقت کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے، اور ان کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ اُن کے معبود لات کا مندر بھی تباہ نہ کر دے۔ چنانچہ اُن کا سردار مسعود ایک وفد لے کر ابرھہ سے ملا اور اس نے کہا کہ ہمارا بُت کدہ وہ معبد نہیں ہے جسے آپ ڈھانے آئے ہیں، وہ تو مکّہ میں ہے، اس لیے آپ ہمارے معبد کو چھوڑ دیں، ہم مکّہ کا راستہ بتانے کے لیے آپ کو بدرقہ فراہم کیے دیتے ہیں۔ ابرھہ نے یہ بات قبول کر لی اور بنی ثقیف نے ابو رِغال نامی ایک آدمی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> کو اس کے ساتھ کر دیا۔ جب مکّہ تین کوس دور رہ گیا تو الُمغَمّس (یاالمُغَمِّس) نامی مقام پر پہنچ کر ابو رِغال مر گیا، اور عرب مدتوں تک اس کی قبر پر سنگ باری کرتے رہے۔ بنی ثقیف کو بھی وہ سالہا سال تک طعنے دیتے رہے کہ اُنہوں نے لات کے مندر کو بچانے کے لیے بیت اللہ پر حملہ کرنے والوں سے تعاون کیا۔

محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ المغمسّ سے ابرھہ نے اپنے مقدمۃ الجیش کو آگے بڑھایا اور وہ اہل تہامَہ اور قریش کے بہت سے مویشی لوٹ لے گیا جن میں رسول اللہ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے بھی دو سو اونٹ تھے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ایک ایلچی کو مکّہ بھیجا اور اس کے ذریعہ سے اہلِ مکّہ کو یہ پیغام دیا کہ میں تم سے لڑنے نہیں آیا ہوں، بلکہ اِس گھر (کعبہ) کو ڈھانے آیا ہوں۔ اگر تم نہ لڑو تو میں تمہاری جان و مال سے کوئی تعرُّض نہ کروں گا۔ نیز اس نے اپنے ایلچی کو ہدایت کی کہ اہل مکّہ اگر بات کرنا چاہیں تو ان کے سردار کو میرے پاس لے آنا۔ مکّے کے سب سے بڑے سردار اُس وقت عبدالمطلب تھے۔ ایلچی نے ان سے مل کر ابرھہ کا پیغام پہنچایا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم میں ابرھہ سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ اللہ کا گھر ہے، وہ چاہے گا تو اپنے گھر کو بچالے گا۔ ایلچی نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ابرھہ کے پاس چلیں۔ وہ اس پر راضی ہو گئے اور اس کے ساتھ چلے گئے۔ وہ اِس قدر وجیہ اور شاندار شخص تھے کہ اُن کو دیکھ کر ابرھہ بہت متاثر ہوا اور اپنے تخت سے اُتر کر ان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ پھر پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے جو اونٹ پکڑ لیے گئے ہیں وہ مجھے واپس دے دیے جائیں۔ ابرھہ نے کہا کہ آپ کو دیکھ کر تو میں بہت متاثر ہوا تھا، مگر آپ کی اِس بات نے آپ کو میری نظر سے گرا دیا کہ آپ اپنے اونٹوں کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ گھر جو آپ کا اور آپ کے دین آبائی کا مرجع ہے، اِس کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔ انہوں نے کہا میں تو صرف اپنے اونٹوں کا مالک ہوں اور اُنہی کے بارے میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں۔ رہا یہ گھر، تو اِس کا ایک ربّ ہے، وہ اِس کی حفاظت خود کر لے گا۔ ابرھہ نے جواب دیا وہ اس کو مجھ سے نہ بچا سکے گا۔ عبدالمطلب نے کہا: آپ جانیں اور وہ جانے۔ یہ کہہ کر وہ ابرھہ کے پاس سے اُٹھ آئے اور ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> اُس نے اُن کے اونٹ واپس کر دیے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اِس سے مختلف ہے۔ اُس میں اونٹوں کے مطالبے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ عبد بن حُمید، ابن المُنذِر، ابن مَرْدُوْیَہ، حاکم، ابو نُعیم اور بیہقی نے اُن سے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابرھہ الصِّفاح کے مقام پر پہنچا (جو عَرَفات اور طائف کے پہاڑوں کے درمیان حدودِ حَرَم کے قریب واقع ہے) تو عبد المطلب خود اُس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ آپ کو یہاں تک آنے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ کو اگر کوئی چیز مطلوب تھی تو ہمیں کہلا بھیجتے، ہم خود لے کر آپ کے پاس حاضر ہو جاتے۔ اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے یہ گھر امن کا گھر ہے، میں اس کا امن ختم کرنے آیا ہوں۔ عبد المطلب نے کہا: یہ اللہ کا گھر ہے، آج تک اُس نے کسی کو اِس پر مسلّط نہیں ہونے دیا ہے۔ ابرھہ نے جواب دیا: ہم اسے منہدم کیے بغیر نہ پلٹیں گے۔ عبدالمطلب نے کہا: آپ جو کچھ چاہیں ہم سے لے لیں اور واپس چلے جائیں۔ مگر ابرھہ نے انکار کر دیا اور عبدالمطلب کو پیچھے چھوڑ کر اپنے لشکر کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔

دونوں روایتوں کے اِس اختلاف کو اگر ہم اپنی جگہ رہنے دیں اور کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں، تو اِن میں سے جو صورت بھی پیش آئی ہو، بہر حال یہ امر بالکل واضح ہے کہ مکّہ اور اس کے آس پاس کے قبائل اتنی بڑی فوج سے لڑ کر کعبے کو بچانے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اس لیے یہ بالکل قابلِ فہم بات ہے کہ قریش نے اُس کی مزاحمت کی کوئی کوشش نہ کی۔ قریش کے لوگ تو جنگ اَحزاب کے موقع پر مشرک اور یہودی قبائل کو ساتھ ملا کر زیادہ سے زیادہ دس بارہ ہزار کی جمعیت فراہم کر سکے تھے۔ وہ ۶۰ ہزار فوج کا مقابلہ کیسے کر سکتے تھے۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ابرھہ کی لشکر گاہ سے واپس آ کر عبدالمطلب نے قریش والوں سے کہا کہ اپنے بال بچوں کو لے کر پہاڑوں میں چلے جائیں تاکہ ان کا قتلِ عام نہ ہو جائے۔ پھر وہ اور قریش کے چند سردار حَرَم میں حاضر ہوئے اور کعبے کے دروازے کا کُنڈا پکڑ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ وہ اپنے گھر اور اُس کے خادموں کی حفاظت فرمائے۔ اُس وقت خانۂ کعبہ میں ۳۶۰ بُت موجود تھے، مگر یہ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> لوگ اُس نازک گھڑی میں اُن سب کو بھول گئے اور انہوں نے صرف اللہ کے آگے دستِ سوال پھیلایا۔ اُن کی جو دعائیں تاریخوں میں منقول ہوئی ہیں ان میں اللہ واحد کے سوا کسی دوسرے کا نام تک نہیں پایا جاتا۔ ابن ہشام نے سیرت میں عبدالمطلب کے جو اشعار نقل کیے ہیں وہ یہ ہیں:

لا هُمّ ان العبد
یمنع رحله فامنع حِلالکُ

''خدایا! بندہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے، تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما''

لا یغلبنّ صلیبهم
و مِحالهم غدوًا مِحالک

''کل اُن کی صلیب اور اُن کی تدبیر تیری تدبیر کے مقابلے میں غالب نہ آنے پائے''۔

ان کنت تارکهم
و قِبلتنا فامر ما بدالکُ

''اگر تو ان کو اور ہمارے قبیلے کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہتا ہے تو جو تُو چاہے کر''

سُہَیلی نے روض الانف میں اس سلسلے کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

وانصر نا علی أل الصّلیبِ
وعابد یه الیوم الک

''صلیب کی آل اور اس کے پرستاروں کے مقابلے میں آج اپنی آل کی مدد فرما''

یا ربّ لا ارجولهم سواکا
یا ربّ فامنع منهم حِماکا

''اے میرے ربّ تیرے سوا میں اُن کے مقابلے میں کسی سے امید نہیں رکھتا۔ اے میرے ربّ ان سے اپنے حرم کی حفاظت کر''

ان عدوّ البیت من عاداکا
امنعهم ان یخربوا قراکا==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> ''اِس گھر کا دشمن تیرا دشمن ہے۔ اپنی بستی کو تباہ کرنے سے ان کو روک''
یہ دعائیں مانگ کر عبد المطلب اور ان کے ساتھی بھی پہاڑوں میں چلے گئے، اور دوسرے روز ابرھہ مکّے میں داخل ہونے کے لیے آگے بڑھا، مگر اُس کا خاص ہاتھی محمود، جو آگے آگے تھا، یکا یک بیٹھ گیا۔ اس کو بہت تبَر مارے گئے، آنکسوں سے کچو کے دیے گئے، یہاں تک کہ اسے زخمی کر دیا گیا، مگر وہ نہ ہلا۔ اُسے جنوب، شمال، مشرق کی طرف موڑ کر چلانے کی کوشش کی جاتی تو وہ دوڑنے لگتا، مگر مکّے کی طرف موڑا جاتا تو وہ فوراً بیٹھ جاتا اور کسی طرح آگے بڑھنے کے لیے تیار نہ ہوتا۔ اِتنے میں پرندوں کے جھُنڈ اپنی چونچوں اور پنجوں میں سنگریزے لیے ہوئے آئے اور انہوں نے اِس لشکر پر اُن سنگریزوں کی بارش کر دی۔ جس پر بھی یہ کنکر گرتے اس کا جسم گلنا شروع ہو جاتا۔ محمد بن اسحاق اور عکِرمہ کی روایت ہے کہ یہ چیچک کا مرض تھا اور بلادِ عرب میں سب سے پہلے چیچک اسی سال دیکھی گئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس پر کوئی کنکری گرتی اسے سخت کھُجلی لاحق ہو جاتی اور کھُجاتے ہی جلد پھٹتی اور گوشت جھڑنا شروع ہو جاتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت یہ ہے کہ گوشت اور خون پانی کی طرح بہنے لگتا اور ہڈیاں نکل آتی تھیں۔ خود ابرھہ کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ اُس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر رہا تھا اور جہاں سے کوئی ٹکڑا گرتا وہاں سے پیپ اور لہو بہنے لگتا۔ افراتفری میں اِن لوگوں نے یمن کی طرف بھاگنا شروع کیا۔ نُفَیل بن حبیب خَثعَمی کو، جسے یہ لوگ بدرقہ بنا کر بلادِ خَثعَم سے پکڑ لائے تھے، تلاش کر کے انہوں نے کہا کہ واپسی کا راستہ بتائے۔ مگر اُس نے صاف انکار کر دیا اور کہا:

این المفرّ و الالٰہ الطالب
والاشرم المغلوب لیس الغالب

''اب بھاگنے کی جگہ کہاں ہے جبکہ خدا تعاقب کر رہا ہے اور نکٹا (ابرھہ) مغلوب ہے، غالب نہیں ہے۔''

اس بھگدڑ میں جگہ جگہ یہ لوگ گر گر کر مرتے رہے۔ عطاء بن یَسار کی روایت ہے کہ سب کے سب اُسی وقت ہلاک نہیں ہو گئے، بلکہ کچھ تو وہیں ہلاک ہوئے اور کچھ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> بھاگتے ہوئے راستے بھر گرتے چلے گئے۔ ابرہہ بھی بلادِ خَثْعَم پہنچ کر مرا۔

یہ واقعہ مُزْدَلفَہ اور منیٰ کے درمیان وادی مُحَصَّب کے قریب مُحَسِّر کے مقام پر پیش آیا تھا۔ صحیح مسلم اور ابوداؤد کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے حجۃ الوداع کا جو قصہ امام جعفر صادق نے اپنے والد ماجد امام محمد باقر سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے اس میں وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مُزْدَلفَہ سے منیٰ کی طرف چلے تو مُحَسِّر کی وادی میں آپ نے رفتار تیز کر دی۔ امام نَوَوی اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اصحاب الفیل کا واقعہ اِسی جگہ پیش آیا تھا، اس لیے سنّت یہی ہے کہ آدمی یہاں سے جلدی گزر جائے۔ موطّاء میں امام مالک روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مزدلفہ پورے کا پورا ٹھہرنے کا مقام ہے، مگر مُحَسِّر کی وادی میں نہ ٹھہرا جائے۔ نُفَیل بن حبیب کے جو اشعار ابن اسحاق نے نقل کیے ہیں ان میں وہ اِس واقعہ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتا ہے:

رُدَینۃُ لو رأیتِ ولا تَریہ

لذی جنب المحصَّب مارأینا

''اے رُدَینہ کاش تو دیکھتی، اور تو نہیں دیکھ سکے گی جو کچھ ہم نے وادی مُحصّب کے قریب دیکھا''۔

حمدتُ اللہ اذا بصرت طیرًا

وخفت حجارۃ تلقی علینا

''میں نے اللہ کا شکر کیا جب میں نے پرندوں کو دیکھا اور مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں پتھر ہم پر نہ آ پڑیں''

وکلّ القوم یسأل عن نُفَیل

کان عليّ للحبشان دَینا

''ان لوگوں میں سے ہر ایک نُفَیل کو ڈھونڈ رہا تھا، گویا کہ میرے اوپر حبشیوں کا کوئی قرض آتا تھا'' <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> یہ اتنا بڑا واقعہ تھا جس کی تمام عرب میں شہرت ہوگئی اور اس پر بہت سے شعراء نے قصائد کہے۔ ان قصائد میں یہ بات بالکل نمایاں ہے کہ سب نے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اعجاز قرار دیا، اور کہیں اشارۃً وکنایۃً بھی یہ نہیں کہا کہ اس میں اُن بُتوں کا بھی کوئی دخل تھا، جو کعبہ میں پوجے جاتے تھے۔ مثال کے طور پر عبداللہ ابن الزِّ بَعریٰ کہتا ہے:

ستّون الفالم یؤبوا ارضهم
ولم یعش بعد الایاب سقیمها

''۶۰ ہزار تھے جو اپنی سرزمین کی طرف واپس نہ جاسکے اور نہ واپس ہونے کے بعد ان کا بیمار (ابرھہ) زندہ رہا''

کانت بها عاد و جرهم قبلهم
والله من فوق العباد یقیمها

''یہاں ان سے پہلے عاد اور جُرھُم تھے۔ اور اللہ بندوں کے اوپر موجود ہے جو اُسے قائم رکھے ہوئے ہے''

ابوقیس بن اَسلَت کہتا ہے:

فقوموا فصلّوا ربّکم و تمسّحوا
بارکان هٰذا البیت بین الاخاشب

''اٹھو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور مکّہ ومنیٰ کی پہاڑیوں کے درمیان بیت اللہ کے کونوں کو مسح کرو''

فلما اتاکم نصر ذی العرش ردّهم
جنود الملیک بین ساف وحاصب

''جب عرش والے کی مدد تمہیں پہنچی تو اس بادشاہ کے لشکروں نے ان لوگوں کو اِس حال میں پھیر دیا کہ کوئی خاک میں پڑا تھا اور کوئی سنگسار کیا ہوا تھا''

جس سال یہ واقعہ پیش آیا، اہلِ عرب اُسے عامُ الفِیل (ہاتھیوں کا سال) کہتے ہیں، اور اُسی سال رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ محدثین اور مورخین کا اس ==>

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یکسوم

۴۔ مسروق بن ابرھہ:

یہ آخری حبشی بادشاہ تھا۔ اس کے بعد مملکت دوبارہ حمیریوں کے پاس آ گئی اور:

سیف بن ذی یزن الحمیری

بادشاہ بنا۔ ذی یزن نے بادشاہ نوشیروان کی مدد سے اپنی مملکت واپس لی تھی۔

اس نے کچھ حبشیوں کو ہی اپنے خواص میں رکھا تھا جنہوں نے موقع پا کر اس کو قتل کر دیا، اس کے بعد کسریٰ نے یمن پر اپنے عمال بھیجنے شروع کیے، جب اسلام آیا تو یمن کا عامل باذان تھا جنہیں قبول اسلام کی سعادت حاصل ہوئی۔

==> بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحابُ الفیل کا واقعہ محرم میں پیش آیا تھا اور حضور ﷺ کی ولادت ربیع الاول میں ہوئی تھی۔ اکثریت یہ کہتی ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت واقعۂ فیل کے ۵۰ دن بعد ہوئی۔ (تفہیم القرآن دیباچہ سورۃ الفیل) (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب کے غیر یمنی بادشاہ

حیرہ کے بادشاہ①:

حیرہ میں سب سے پہلا بادشاہ: مالک بن فہم ہوا۔

۱۔ مالک بن فہم بن غنم الازدی

۲۔ جذیمۃ بن مالک بن فہم:

یہ سابقہ بادشاہ کا بھتیجا ہے، اس کو برص تھا اس لیے اسے جذیمہ الابرش کہتے ہیں۔ اسے کافی شہرت ملی۔ اس کی ایک بہن تھی جس کا نام رقاش تھا۔ وہ عدی نامی شخص پر فریفتہ ہوگئی جس سے اس کا لڑکا ہوا جس کا نام عمرو رکھا گیا، بعدازاں وہ لڑکا گم ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ جن اٹھا کر لے گئے، پھر دو

① حیرہ کی حکومت عراقِ عرب میں قائم قحطانی عربوں کی نیم خودمختار حکومت تھی۔ ایرانی بادشاہ شاہ پور اول کے عہد (۲۴۰ء) میں حکومت ایران نے نہر فرات کے کنارے حیرہ کی مملکت کی بنیاد رکھ کر وہاں عرب امراء مقرر کیے تھے۔ یہ ایک طرح کی بفر اسٹیٹ تھی۔ حیرہ کی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ وہ ایران پر اس کی سمت سے حملہ آور کے خلاف مدافعت کرے۔ اس کے عوض ایران نے اسے ٹیکس کی ادائیگی سے معافی دے رکھی تھی۔ ایرانی حکومت عموماً حیرہ کے عربوں پر قحطانی عربوں کے مشہور قبیلہ بنو قضاعہ کی ایک شاخ بنو لخم کے کسی فرد کو مقرر کرتی تھی، اس لیے اس کو آل لخم یا لخمی حکومت بھی کہتے تھے۔ پایہ تخت حیرہ کی مناسبت سے یہ شاہانِ حیرہ ہی کہلائے جاتے تھے۔ (مطالعۂ تہذیب صفحہ ۱۲۳) (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کو ملا، جن کے نام مالک اور عقیل ہیں، جب جذیمہ کے پاس لائے تو وہ بہت خوش ہوا، اس نے ان دونوں سے کہا: جو مانگنا ہو مانگو۔ انہوں نے کہا: جب تک ہم تم زندہ ہیں ہمیں اپنا مصاحب بنا لو، عرب میں انہی دونوں پر یہ ضرب المثل ہے: کندمانی جذیمۃ۔ مالک بن نویرہ کا شعر ہے:

"وکنا کندمانی جذیمة حقبة
من الدهر حتى قيل لين يتصدعا
فلما تفرقنا كاني ومالكا
لطول اجتماع لم نكن ليلة معا"

"جذیمہ کی جزیرہ کے حاکم عمرو بن الضرب سے کافی جنگیں ہوئی جن میں عمرو مارا گیا، اس کے بعد اس کی بیٹی نائلہ حاکم بنی جسے زباء کہا جاتا ہے۔ اس نے جذیمۃ کو حیلے سے اپنے باپ کے خون کے بدلے قتل کر دیا"۔

حیرہ پر مناذرہ کی بادشاہت①:

مناذرۃ: عدی بن نصر بن ربیعہ کی نسل سے ہیں، جو کہ لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کی اولاد ہے۔

① دراصل یہ شاہانِ حیرہ ہی تھے لیکن اس سلسلے میں مابعد آنے والے متعدد حکمرانوں کے نام "منذر" ہونے کی نسبت سے یہ مناذرہ کہلائے۔ تذکرہ نویس ذکر کرتے ہیں کہ حیرہ پر مناذرہ کے بائیس بادشاہوں نے حکومت کی۔ ان کی حکمرانی کی مدت تقریباً پونے چار سو سال بنتی ہے۔ ۲۴۰ء سے لے کر ۶۰۲ء تک ایرانیوں کی طرف سے حیرہ پر آلِ لخم کے ہی کسی امیر کو متعین کیا جاتا تھا۔ البتہ ۶۰۲ء کے بعد ایرانیوں نے آلِ لخم کی امارت ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ:

یہ جذیمۃ الابرش کی بہن رقاش کا بیٹا ہے جس کا اوپر ذکر ہوا۔اس نے جذیمہ کے ایک غلام قصیر سے مل کر زباء سے جذیمہ کا بدلہ لیا،غلام کا ناک کاٹ کر اس کے پاس بھیج دیا جس نے وہاں ایک عرصہ جاسوسی کی۔بعدازاں اسے بھی قتل کر دیا اور اس کی مملکت پر بھی قبضہ کر لیا۔اس نے طویل عرصہ حکومت کی۔

۴۔امرئ القیس بن عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ لخمی:

اسے "البدا" یعنی پہلا کہا جاتا تھا۔

۵۔عمرو بن امرئ القیس:

اس کی سلطنت سابور ذی الاکتاف کے دور میں تھی۔

۶۔اوس بن قلام العملیقي

۷۔ایک دوسرا عملیقی بادشاہ

۸۔امرؤالقیس ثانی لخمی اسے "المحرق" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ آگ کی سزا دیتا تھا۔

۹۔نعمان الاعور بن امرئ القیس، اس نے الخورنق اور السدیر بنائے۔تیس سال حکومت کی پھر بادشاہت چھوڑ کر زاہد بن گیا۔یہ بہرام جور بن یزدجرد کا دور تھا۔

عدی بن زید اپنے مشہور قصیدہ رائیہ میں کہتا ہے:

==> کا نظام معطل کر کے اپنے گورنر براہ راست مقرر کرنا شروع کر دیے۔اب ان گورنروں کے تحت امرائے عرب آتے تھے تاہم یہ سلسلہ زیادہ عرصہ تک نہ چل سکا اور محض ۲۹ سال بعد ۶۳۳ء میں حیرہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہو گیا اور مناذرہ کی حکومت اپنے اختتام کو پہنچی۔(محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وتدبر رب الخورنق إذ أش ... رف يوماً وللهدى تفكير
سره ماله وكثرة ما يم ... لك والبحر معرض والسدير
فارعوى قلبه وقال وما غب ... طة جي إلى الممات بصير

۱۰۔منذر بن نعمان

۱۱۔اسود بن المنذر

۱۲۔منذر بن منذر بن نعمان الاعور

۱۳۔علقمہ ذمیلی (ذمیل لخم ہی کی ایک شاخ ہے)

۱۴۔امرؤ القیس بن نعمان ابن امرئ القیس المحرق:

یہی ہے جس نے سنمار معمار کو قتل کر دیا تھا، تا کہ وہ کسی اور کے لئے اس طرح کا محل نہ بنائے۔

۱۵۔منذر بن امرئ القیس ①:

اس کی ماں کو خوبصورتی کی وجہ سے "ماء السماء" کہا جاتا تھا اور یہ اسی کی نسبت سے منذر بن ماء السماء مشہور ہے۔

یہ کیقباذ کے زمانے میں تھا، جب قباد نے مزدکیت قبول کر لی تو اس نے انکار کر دیا جس کی پاداش میں اسے ملک چھوڑنا پڑا اور اس کی جگہ حارث

① اس کو منذر بن ماء السماء بھی کہتے ہیں۔اس کا ذکر اوپر شاہانِ فارس میں نوشیروان عادل کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔اس نے مزدکی مذہب اور اس کی بے حیائی قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، اور اپنی امارت چھوڑ کر ایران سے باہر چلا گیا تھا۔قباد کی موت کے بعد جب نوشیروان تخت پر بیٹھا تو اس نے نہ صرف مزدک کو سولی پر چڑھایا بلکہ منذر کو بھی واپس بلا کر حیرہ کا امیر مقرر کر دیا۔(محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن عمرو بن حجر کندی بادشاہ بنایا گیا جس نے مزدکیت قبول کر لی تھی۔قباذ کے بعد نوشیروان نے منذر بن ماء السماء کو دوبارہ حیرہ کا بادشاہ بنایا۔

۱۶۔عمرو مضرط الحجارۃ، بن المنذر بن ماء السماء:

اس کی ماں کا نام ھند تھا یہ اسی کی نسبت سے عمرو بن ہند مشہور ہوا۔اس کی مملکت کے آٹھویں سال رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۱۷۔قابوس بن منذر بن ماء السماء

۱۸۔منذر بن منذر

۱۹۔نعمان بن منذر بن منذر بن ماء السماء:

اس نے نصرانیت اختیار کر لی تھی۔۲۲ سال حکومت کی،اسے کسریٰ پرویز نے قتل کیا،جس کی وجہ سے عرب وفارس کے درمیان" ذی قار" کی جنگ ہوئی۔

اس کے بعد بادشاہت لخم خاندان سے نکل گئی۔

۲۰۔إیاس بن قبیصہ طائی:

اس کی بادشاہت کے چھٹے ماہ میں حضور ﷺ کی بعثت ہوئی۔

۲۱۔زاذویہ بن ماہسان ہمذانی

۲۲۔منذر بن نعمان بن منذر بن منذر بن ماء السماء لخمی:

عرب اسے" مغرور" کہتے تھے۔یہی حیرہ کا مالک رہا، یہاں تک کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ فتح کر لیا۔

عراق میں مناذرہ، فارسی بادشاہوں کے عمال شمار ہوتے تھے جبکہ شام میں غسانی بادشاہ، رومی بادشاہوں کے عمال شمار ہوتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غسانی بادشاہ ①

غسانی اصلاً یمنی ہیں۔ کہلان بن سبا کی اولاد سے۔ سد مارب کے سیلاب کے بعد شام آئے، جس جگہ قیام کیا اس کا نام غسان تھا اسی مناسبت سے غسانی کہلائے، یہاں جو عرب رہتے تھے ان کو "الضجاعمہ" کہتے تھے۔

① یہ دراصل آلِ جفنہ کی حکومت تھی جو کہ رومیوں کے زیر اثر قائم تھی۔ عام عرب مورخین اور علمائے انساب آلِ غسان کو قحطانی سبا کے خاندان کہلان سے بتاتے ہیں، جبکہ "تاریخ ارض القرآن" میں سید سلیمان ندوی اس نظریے کا سختی سے رد کرتے ہیں اور آلِ غسان کو نابت بن اسمٰعیل کی اولاد سے بتاتے ہیں۔ ان کی حکومت کب قائم ہوئی تھی؟ اس متعلق مورخین میں کافی کچھ اختلاف ہے۔ حمزہ اصفہانی نے ان کی کل مدتِ حکمرانی ۶۰۰ سال لکھی ہے، جبکہ ۶۳۳ء میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ان کی بادشاہت اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔ اس لحاظ سے ان کی حکومت کا قیام پہلی صدی عیسوی کا بنتا ہے، لیکن یہ بات تاریخ سے میل نہیں کھاتی، کیونکہ ۱۰۶ء تک تو انباط ان علاقوں پر قابض رہے تھے، جہاں بعد میں آلِ غسان نے حکومت کی۔ صحیح بات وہی ہے جو ابوالفداء نے لکھی ہے اور سید سلیمان ندوی نے بھی اسی کو راجح قرار دیا ہے کہ ان کی کل مدتِ حکمرانی ۴۰۰ برس تھی اس لحاظ سے ان کا برسراقتدار آنے کا دور ۲۳۳ء کے آس پاس کا بنتا ہے۔ یہ ایک نیم خودمختار حکومت تھی جو رومیوں کے زیرِ اثر قائم تھی۔ اس کا دارالحکومت بُصریٰ تھا جبکہ دیگر شہروں میں تدمیر، رقیم، عمان اور معان وغیرہ شامل تھے۔ یہ حکومت حوران اور بلقاء کے دونوں منطقوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ لوگ مذہباً عیسائی تھے جو کہ غالباً رومیوں کے اثر و رسوخ کا نتیجہ تھا۔ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غسانیوں نے ان کو قتل کر کے وہاں حکومت بنا لی۔ ان کا پہلا بادشاہ تھا:

۱۔ جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا:

یہ اسلام سے تقریباً چار سو سال پہلے کی بات ہے۔

۲۔ عمرو بن جفنہ

۳۔ ثعلبہ بن عمرو ①

==> آلِ غسان کی پوری تاریخ ایران و روم کی سیاسی کشمکش پر مشتمل ہے۔ آلِ حیرہ ایران کی طرف سے لڑتے تھے تو آلِ غسان رومیوں کی طرف سے لڑتے تھے۔ گویا دو عرب بادشاہتیں اس وقت کی دو سپر پاورز کے لیے آپس میں گتھم گتھا رہتی تھیں۔ ایرانیوں کے مقابلے میں اگر کبھی رومیوں کو کامیابی ہوتی تھی تو اس میں آلِ غسان کا سب سے اہم ہاتھ ہوتا تھا، اور خود رومی بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے، اور جی بھر کر آلِ غسان کو نوازتے تھے۔ ۶۳۲ء بمطابق ۱۰ھ نبی ﷺ غزوۂ تبوک میں انہیں غسانیوں سے معرکہ آرائی کرنے نکلے تھے، لیکن بیس دن کے انتظار کے بعد بھی غسانی مقابلے کو نہ آئے۔ نبی ﷺ نے حوران کے زمینداروں سے صلح کر کے واپسی کی راہ لی۔ ۶۳۶ء بمطابق ۱۴ھ بعہد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں نے شام پر مسلسل حملے شروع کیے جس کے نتیجہ میں آخری غسانی شہزادہ جبلہ بن ایہم اسلام لایا، اور یوں غسانی سلطنت اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد میں جبلہ مرتد ہو گیا تھا۔ (محمد فہد حارث)

① ثعلبہ بن عمرو پہلا غسانی سردار تھا جس کو قیصر روم نے اس کے بھائی جزع بن عمرو کے ساتھ اپنے دربار میں بلایا اور ان سے اس بات پر معاہدہ کیا کہ اگر کوئی عرب قبیلہ آلِ غسان پر حملہ کرے گا تو قیصر چالیس ہزار رومی فوج کے ساتھ ان کی مدد کرے گا، اور اگر کوئی دشمن قیصر پر حملہ آور ہو گا تو آلِ غسان بیس ہزار فوج کے ساتھ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ (ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۳۰۰) ایسا کر کے قیصر روم نے غسانیوں کو ایران کی حمایت اور امداد کرنے سے روک دیا، اور اپنے سر سے وہ خطرہ ٹال دیا کہ کہیں غسانی قیصر کے خلاف ایرانیوں کی مدد نہ کریں۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔حارث بن ثعلبہ ①

۵۔جبلہ بن حارث ②

۶۔حارث بن جبلہ ③

۷۔منذر الاکبر بن حارث بن جبلہ بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ الاول ④

۸۔نعمان بن حارث ۹۔جبلہ بن حارث

۱۰۔ایہم بن حارث ۱۱۔عمرو بن حارث

۱۲۔جفنہ الاصغر بن منذر الاکبر

اس نے حیرہ پر حملہ کر کے اس کو جلا ڈالا تھا اس لیے اس کی اولاد کو آل محرق کہا جاتا ہے۔

① ابن خلدون نے جرجانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو کے بعد اس کا بیٹا حارث بن ثعلبہ حکمران بنا۔جس کی ماں کا نام ماریہ اور لقب ذات القرطین تھا۔(محمد فہد حارث)

② ۴۹۷ء میں رومیوں کے خلاف ملکی بغاوت میں جبلہ بن حارث نے رومیوں کی بڑی مدد کی تھی۔(محمد فہد حارث)

③ حارث بن جبلہ رومیوں کی نظر میں عرب کا سب سے بڑا ہیرو ہے۔ ۵۲۸ء میں حیرہ کی اور ۵۳۱ء میں رومیوں کے ساتھ ایرانیوں کی لڑائی میں اس نے نہایت ناموری حاصل کی۔ ۵۶۳ء میں یہ قیصرِ روم کی ملاقات کو قسطنطنیہ گیا۔اسی کی وساطت سے کندہ کا شہزادہ اور عربی کا مشہور شاعر امراء القیس قیصر تک رسائی حاصل کر پایا تھا۔حارث نے ۵۶۹ء میں وفات پائی۔(محمد فہد حارث)

④ حارث کے بعد منذر تخت نشین ہوا۔ بہادری اور رومیوں کی وفاداری میں یہ بھی اپنے پیشرو امراء سے کسی صورت کم نہ تھا۔حارث کی طرح یہ بھی قسطنطنیہ گیا۔اور رومیوں نے اس کے سر پر تاج رکھا۔اس کے قسطنطنیہ جانے کا واقعہ ۵۸۰ء کا ہے۔(محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔نعمان الاصغر بن منذر الاکبر

۱۴۔نعمان بن عمرو بن منذر

۱۵۔جبلہ بن نعمان ①:

اس نے منذر بن ماء السماء سے جنگ کی تھی۔

۱۶۔نعمان بن ایہم بن حارث بن ثعلبہ

۱۷۔حارث بن ایہم

۱۸۔نعمان بن حارث

۱۹۔منذر بن نعمان

۲۰۔عمرو بن نعمان

۲۱۔حجر بن نعمان

۲۲۔حارث بن حجر

۲۳۔جبلہ بن حارث

۲۴۔حارث بن جبلہ

۲۵۔نعمان بن حارث ابوکرب، قطام ②

۲۶۔ایہم بن جبلہ بن حارث ③

۲۷۔منذر بن جبلہ

① جبلہ بن نعمان کا دارالحکومت صفین تھا۔ اس نے عین اباغ کی جنگ میں منذر بن منذر کو شکست دے کر قتل کر ڈالا۔ اس کی نسل میں سے نو آدمی یکے بعد دیگرے حکمران بنے۔ (محمد فھد حارث)

② ابن خلدون نے اس کا ذکر ابوکرب بن حارث کے نام سے کیا ہے۔ اس کا مرثیہ نابغہ نے کہا تھا۔ اس کا دارالحکومت جولان تھا جو دمشق کے قریب تھا۔ (محمد فھد حارث)

③ یہ ابوکرب کے بعد حکمران بنا۔ اسے قبائل عرب کو آپس میں لڑانے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ اس کی سرکردگی میں بعض قبیلوں نے ایک دوسرے کو فنا کر دیا۔ بنو جسر اور عائلہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ اس کا دارالحکومت تدمر تھا۔ اس کے بعد پانچ بادشاہ ہوئے۔ (محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔شراحیل بن جبلہ

۲۹۔عمرو بن جبلہ

۳۰۔جبلہ بن حارث بن جبلہ

۳۱۔جبلہ بن ایہم بن جبلہ:

یہ آخری غسانی بادشاہ ہے جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان ہوا تھا، پھر دوبارہ مرتد ہو کر نصرانی ہوا۔①

غسانہ کی کل مدت حکومت کے بارے میں اختلاف ہے، ایک قول ہے کہ چار سو سال رہی، اور ایک قول ہے کہ چھ سو سال رہی۔②

① ۶۳۶ء میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں غسانی حکومت کے اختتام پر جبلہ اسلام لایا، اور نہایت تزک واحتشام کے ساتھ مدینہ وارد ہوا۔ بعد میں اسی دور میں یہ حج کو گیا تو دورانِ طواف اس کی چادر کا کونہ ایک بدو کے پاؤں تلے آ گیا جس پر اس نے غصہ میں بدو کو طمانچہ رسید کر دیا۔ اس بدو نے اپنا معاملہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلے میں قصاص کا حکم دیا۔ جس پر جبلہ بڑا تلملایا اور کہنے لگا کہ کیا ایک عامی کے مقابلے میں ایک بادشاہ کی کوئی عزت نہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تحمل سے جواب دیا کہ اللہ کی بارگاہ میں سب برابر ہیں۔ جبلہ نے اس پر ایک رات کی مہلت طلب کی اور رات کے اندھیرے میں عازمِ شام ہو گیا، اور وہاں پہنچ کے واپس عیسائیت قبول کر لی، اور پھر مرتے دم تک عیسائیت پر قائم رہا۔ (محمد فہد حارث)

② صحیح قول چار سو سال والا ہی ہے جس کی تصریح ہم پیچھے حاشیہ میں ابو الفداء کے حوالے سے کر آئے ہیں۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرہم قبیلے کے بادشاہ

جرہم دو ہیں:

جرہم اولیٰ:

یہ قوم عاد کے زمانے میں تھے جن کی تاریخ معلوم نہیں، یہ عرب بائدہ میں سے ہیں۔

جرہم ثانیہ:

یہ جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہیں، جو یعرب بن قحطان کا بھائی ہے۔ یعرب بن قحطان یمن کا مالک ہوا تھا جبکہ جرہم بن قحطان حجاز کا مالک ہوا۔ چنانچہ جرہم بن قحطان کو قبیلہ جرہم کا پہلا بادشاہ شمار کیا جاتا ہے۔

۱۔ جرہم بن قحطان
۲۔ عبد یالیل بن جرہم
۳۔ جرشم بن عبد یالیل
۴۔ عبد المدان بن جرشم
۵۔ ثقیلہ بن عبد المدان
۶۔ عبد المسیح بن ثقیلہ
۷۔ مضاض بن عبد المسیح
۸۔ عمرو بن مضاض
۹۔ حارث بن مضاض
۱۰۔ عمرو بن حارث
۱۱۔ بشر بن حارث
۱۲۔ مضاض بن عمرو بن مضاض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ یاد رہے کہ جرہم قبیلہ وہی ہے جس میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہوئی تھی۔①

① عربوں کے جدِ اعلیٰ قحطان کے کئی بیٹوں میں سے دو بیٹے جرہم اور یعرب تھے۔ یعرب بن قحطان نے یمن میں سکونت اختیار کی جبکہ جرہم کا قبیلہ حجاز میں آباد ہوا تھا۔ تقریباً ۲۲۰۰ قبل مسیح میں جب سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام اس ملک میں آئے، تو یہ قبیلہ ان ہی اطراف میں موجود تھا۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء میں تصریح موجود ہے کہ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے انہیں مکہ میں بودوباش کی اجازت دی اور بعد میں اسی قبیلے کے ایک خاندان کی لڑکی سے سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی ہوگئی۔
صفی الرحمٰن مبارکپوری مرحوم نے "الرحیق المختوم" میں لکھا ہے کہ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے عربی بولنی بنوجرہم سے ہی سیکھی تھی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے کہنے پر سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے کر بنوجرہم کے سردار مضاض بن عمرو کی بیٹی سے شادی کر لی۔ جس سے سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے ہاں ۱۲ بیٹے متولد ہوئے۔ ان ۱۲ بیٹوں میں سے دو مشہور ہوئے: یعنی نابت اور قیدار۔ نابت سے نبطی نکلے جو شمالی حجاز میں جا کر آباد ہوگئے، اور اردن میں واقع بطراء کو اپنا دارالحکومت بنایا جو موجودہ وادی اردن کے جنوب میں واقع ہے۔ بعد میں رومیوں نے ان پر حملہ کر کے ان کو قصۂ پارینہ بنا دیا۔
سید سلیمان ندوی نے "تاریخ ارض القرآن" میں نبطیوں کی بابت تصریح کی ہے کہ ان کے رومیوں اور یونانیوں سے کافی بہتر سیاسی تعلقات تھے۔ یہ اپنے وقت کی نہایت ترقی یافتہ قوم تھی جس نے قوم عاد کی طرح پہاڑ کاٹ کر بڑے بڑے محل تعمیر کر رکھے تھے۔ جس کی یادگار موجودہ دور میں پیٹرا (البطراء کو انگریزی میں پیٹرا کہتے ہیں اور یہ آج کل اسی نام سے معروف ہے) کے کھنڈرات کی شکل میں موجود ہے۔ تاہم ۱۰۶ عیسوی میں اپنے آخری بادشاہ رابیل ثانی کی موت کے ساتھ ہی یہ شہر رومیوں کا باجگزار بن گیا، اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس کی شان وشوکت مدھم پڑتی گئی، یہاں تک کہ اموی خلفاء کے دور میں بلادشام میں ہونے کے سبب اس شہر کو پھر عروج حاصل ہوا لیکن جیسے ہی بنوعباس کی ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> حکومت آئی، اور دارالخلافہ بغداد منتقل ہوا، تو اس شہر کی رونقیں مدہم ہونا شروع ہوگئیں۔ اس شہر کا آخری ذکر سن ۱۲۷۶ عیسوی میں مملوک سلطان بیبرس کے تذکرے میں ملتا ہے جو کہ قاہرہ سے ایک بغاوت دبانے باہر نکلا تو راستے میں پیٹرا رکتا ہوا گیا۔ جہاں اس نے ہارون علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی، اور اس شہر کی خوبصورت عمارات کی تعریف کی۔ اس کے بعد پیٹرا کی بابت کچھ پتہ نہیں چلتا یہاں تک کہ انیسویں صدی میں مغرب کے ہاتھوں یہ شہر پھر سے دریافت ہوا۔ دراصل یہ شہر پہاڑوں کے پیچھے واقع ہے اور سامنے سے دیکھنے سے کسی کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ پہاڑوں کے عقب میں کوئی وسیع شہر آباد ہے۔ یہی وجہ رہی کہ کچھ صدیوں بعد سوائے شرق اردن میں مقیم بدوؤں کے علاوہ کوئی اور اس شہر کی بابت نہیں جانتا تھا۔ سن ۱۸۱۲ء میں ایک سوئس سیاح جوھان برک ہارڈ نے کسی طرح یہاں کے بدوؤں کو آمادہ کرلیا کہ وہ اس کو ہارون علیہ السلام کی قبر کی زیارت کروادیں، وہ بدو جوھان کو اس شہر کے اندر لے گئے جہاں ان کھنڈرات میں وہ خود اقامت گزین تھے۔ اور یوں مغرب کے ایک سیاح کے ذریعے یہ شہر معلوم دنیا کے نقشے پر کھنڈرات کی صورت میں پھر نمودار ہوا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئیں اس شہر کی عمارات اس قدر مبہوت کر دینے والی ہیں کہ جلد ہی دور دراز سے سیاحوں کے قافلے کے قافلے اس شہر کو دیکھنے آنے لگے، اور یوں یہ شہر اردن کی ذریعہ آمدن کا ایک بڑا ذریعہ بن گیا۔

بطراء جس کو انگریزی میں پیٹرا کہا جاتا ہے، آج بھی اس کے پرشکوہ کھنڈرات انسان کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں کہ نبطی صنعت صناعی میں کس قدر بلندیوں پر پہنچ چکے تھے، اور کیسے عظیم الشان پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر محلات اور مکانات بناتے تھے۔ میں نے ۲۰۱۸ء میں بطراء کی سیاحت کی ہے، اور ان عظیم الشان کھنڈرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، جو کہ جرہم قبیلے سے متولد سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی اس اولاد کی عظمت رفتہ پر آج بھی شہادت دیتے نظر آتے ہیں۔

سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے دوسرے بیٹے قیدار کی نسل مکہ ہی میں پھلتی پھولتی رہی، یہاں تک کہ عدنان اور پھر ان کے بیٹے معد کا زمانہ آگیا۔ عدنانی عرب کا سلسلۂ نسب صحیح طور پر ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہان کندہ

قبیلہ کندہ ''کندہ'' کی طرف منسوب ہے جو زید بن کہلان بن سبا کی اولاد سے ہے۔

کندہ میں سب سے پہلا بادشاہ حجر ہے:

ا۔ حجر آکل المرار بن عمرو الکندی ①:

حجر سے پہلے کندہ میں افراتفری تھی، طاقتور کمزور کو کھا جاتا، حجر نے انتظام کو درست کیا۔

==> یہیں تک محفوظ ہے۔ عدنان نبی ﷺ کے سلسلۂ نسب میں اکیسویں پشت پر پڑتے ہیں۔
عہدِ ظہور اسلام میں جرہم کی جمعیت باقی نہ رہی تھی۔ تاہم اس کے منتشر افراد باقی تھے جیسے عبید بن شریہ جرہمی نامی ایک شخص اس زمانہ میں یمن میں موجود تھا۔ جو اسی خاندان جرہم کی طرف منسوب تھا۔ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دست مبارک پر وہ اسلام لایا تھا، اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت تک زندہ رہا۔ امم قدیمہ کی تاریخ وقصص سے اس کو کامل واقفیت تھی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی یہ زبانی داستانیں قید تحریر میں لائی گئیں۔ (محمد فہد حارث)

① یہ یمن کے بادشاہ حسان بن تبع کا ماں جایہ بھائی تھا۔ اس کا پورا نسب ابن خلدون نے کچھ یوں لکھا ہے: حجر بن عمرو بن معاویہ الحارث الاصغر بن معاویہ بن کندہ۔ حسان بن تبع نے حجاز کے عربوں کو زیر کر کے حجر آکل المرار کو ان کے تمام قبیلوں پر حاکم مقرر کر دیا تھا۔ حسان بن تبع کا ذکر پیچھے یمن کے بادشاہوں میں ۳۲ نمبر پر آچکا ہے۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔عمرو بن حجر المقصور

۳۔الحارث بن عمرو:

یہ وہی ہے جس نے قباذ کی موافقت میں مزدکیت قبول کر لی تھی، اس نے اسے حیرہ پر قبضہ دے دیا تھا، پھر نوشیروان نے بادشاہ بننے کے بعد منذر بن ماء السماء کو دوبارہ حیرہ پر قبضہ دیا، اور اسے وہاں سے نکالا۔ جب یہ وہاں سے بھاگ رہے تھے، تو منذر نے ان کا تعاقب کیا، اور چالیس آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ جن میں حارث کے دو بیٹے بھی تھے، اور سب کو قتل کر دیا۔ اسی پس منظر میں امرؤالقیس بن حجر بن الحارث کے اشعار ہیں:

فآبوا بالنهاب وبالسبايا
وأبناء الملوك مصفدينا
ملوك من بني حجر بن عمرو
يساقون العشية يقتلونا
فلو في يوم معركة أصيبوا
ولكن في ديار بني مرينا
ولم تغسل جماجمهم بغسل
ولكن في الدماء مزملينا
تظل الطير عاكفة عليهم
وتنتزع الحواجب والعيونا

حارث قبیلہ کلب کی طرف بھاگا، اور پھر غائب ہو گیا۔ اس نے ملک کو اپنے بیٹوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حجر بن حارث (بنی اسد بن خزیمہ بن مدرکہ):

یہ مشہور شاعر امراؤ القیس کا والد ہے، اسے بنی اسد نے قتل کر دیا تھا۔① جس کا بدلہ لینے کے لیے امراؤ القیس شاعر پوری زندگی متحرک رہا، اس لیے امراؤ القیس کو "الملک الضلیل" بھی کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ سموال بن عادیا یہودی کے پاس بھی گیا تھا، جہاں وہ اپنی زرہیں امانت رکھوا کر قیصر روم سے مدد لینے گیا، اس امانت کی حفاظت میں سموال کا بیٹا بھی قتل ہوا، اس لیے سموال وفائے عہد میں ضرب المثل ٹھہرا۔②

① حجر بن الحارث کے قتل کی روداد کچھ یوں ہوئی کہ اس نے ایک دفعہ بنو اسد سے خراج وصول کرنے کے لیے آدمی بھیجے۔ مگر بنو اسد نے خراج دینے کے بجائے ان کو قتل کر دیا۔ حجر اِن دنوں تہامہ میں تھا۔ جب اسے یہ خبر ملی تو اس نے قبائل ربیعہ، قیس اور کنانہ کے ساتھ مل کر بنو اسد پر چڑھائی کر دی، اور انہیں خوب لوٹا، اور ان کے تمام سرکردہ لوگوں کو قتل کر دیا اور بعض کو قید کر لیا۔ انہیں قیدیوں میں عبید بن الابرص بھی تھا۔ جس نے اشعار لکھ کر حجر سے رحم کی اپیل کی۔ حجر نے ان اشعار سے متاثر ہو کر عبید اور اس کے ساتھیوں کو معاف کر دیا، اور ان سب کو اپنے پاس طلب کیا۔ مگر یہ لوگ جب اس کے خیمے میں پہنچے تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ حجر کا قتل عبید بن الابرص کے ساتھی علباء بن حارث کاہلی نے کیا، کیونکہ حجر نے اس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ (محمد فہد حارث)

② اس قصہ کی تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ امراؤ القیس نے اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے بنو بکر اور بنو تغلب کے ساتھ مل کر بنو اسد کی طرف پیش قدمی کی۔ بنو اسد کو جب امراؤ القیس کے پیش آمدہ حملے کی خبر ہوئی تو وہ حیرہ کے بادشاہ منذر بن ماء السماء کے پاس چلے گیے۔ منذر بن ماء السماء کا ذکر" حیرہ پر مناذرہ کی بادشاہت" کے ذیل میں نمبر ۱۵ کے تحت گزر چکا ہے۔ اس اثناء میں امراؤ القیس نے قبیلہ کنعان پر حملہ کر کے ان کے لوگوں کو قتل کیا اور <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

==> ان کا مال و دولت لوٹ لیا۔ پھر وہ بنو اسد کے تعاقب میں روانہ ہوا لیکن راستہ بھٹک کر ناکام ہو گیا۔ بنو بکر اور بنو تغلب بھی اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے گیے۔ اس کے بعد امراؤ القیس نے شاہِ حمیر سے مدد مانگی۔ شاہِ حمیر نے پانچ سو حمیری فوج اور عربوں کا ایک لشکر اس کے ساتھ روانہ کر دیا۔ دوسری طرف منذر نے بھی امراؤ القیس سے مقابلے کے لیے فوج جمع کر لی اور کسریٰ نوشیروان نے منذر کی مدد کے لیے سواروں کا ایک فوجی دستہ مزید روانہ کر دیا۔ جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو امراؤ القیس کو شکست ہوئی۔ اور حمیری اور دوسرے حلیف قبائل فرار ہو گئے۔ امراؤ القیس نے بھاگ کر جان بچائی اور ایک مدت تک مختلف قبائل عرب کے ہاں گھومتا رہا۔ (ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۲۹۶)۔ اس کے بعد اس نے قیصرِ روم کے پاس مدد مانگنے کے لیے جانے کا سوچا کیونکہ قیصرِ روم اور کسریٰ ایران میں ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی۔ امراؤ القیس جب قیصر روم سے ملاقات کے لیے جانے لگا تو اس نے اپنی زرہیں اور بقول ابن خلدون اپنی بیٹی اور دیگر مال و متاع بطور امانت سموال بن عادیا کے پاس اس کے قلعہ ابلق میں قیام کے دوران سپرد کر دیں۔ امراؤ القیس شاہ روم کے پاس پہنچا اور اس سے مدد مانگی۔ لیکن طماح اسدی نامی ایک شخص نے اس کی چغلی کھائی اور قیصر سے کہا کہ یہ شخص تمہاری لڑکی سے عشق لڑا رہا ہے۔ چنانچہ قیصر نے امراؤ القیس کو ایک زہر آلود جبہ بھیجا جس کے پہننے سے وہ مر گیا، اور انقرہ کے مقام پر اسے دفن کیا گیا۔ کتاب الاغانی میں ابو الفرج الاصفہانی نے طماح کے چغلی کھانے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امراؤ القیس کے ہاتھوں طماح کا بھائی مارا گیا تھا، پس اس نے اس طریقے سے امراؤ القیس سے اپنا بدلہ چکایا۔

امراؤ القیس کے مرنے کے بعد حارث بن ظالم نے قلعہ ابلق پر حملہ کر دیا، اور بقول بعض یہ حملہ آور ابن المنذر تھا، تاکہ امراؤ القیس کا مال سموال سے چھین سکے۔ سموال قلعہ نشین ہو گیا اور اپنے قلعہ کے دروازے نہایت مضبوطی سے بند کر لیے۔ بدقسمتی سے سموال کا ایک لڑکا جو شکار کے لیے باہر گیا ہوا تھا وہ قلعے سے باہر رہنے کے سبب حارث بن ظالم کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ حارث نے سموال کو آواز دے کر کہا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ امراؤ القیس میرا چچا زاد تھا، اس کے ترکہ کا میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں۔ اگر تو نے اس کی <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔شراحیل بن الحارث (بکر بن وائل پر بادشاہ تھا)

۶۔ معدی کرب بن حارث (اس کو" غلف " کہتے تھے لتغلیفه رأسه بالطیب ، یہ قیس غیلان پر بادشاہ تھا

۷۔سلمۃ (تغلب اور النمر پر بادشاہ تھا)

==>امانتیں میرے سپرد نہ کیں تو میں تیرے بیٹے کو تیری آنکھوں کے سامنے قتل کر دوں گا۔سموال اپنے بیٹے کو حارث بن ظالم کے ہاتھوں گرفتار دیکھ کر سخت پریشان ہوا، اور اس نے غور وفکر کرنے کے لیے کچھ مہلت مانگی۔ بعد میں اس نے قلعہ میں اپنے عزیز و اقارب اور خواتین خانہ سے صلاح و مشورہ کیا۔سب نے یہی مشورہ دیا کہ امراؤالقیس کی امانتیں حارث کے حوالے کر کے اپنے بیٹے کی جان بچاؤ۔ جب صبح ہوئی تو سموال نے قلعہ کی فصیل سے جھانک کر حارث کو آواز دی اور کہا:

"اے حارث! میں کسی قیمت پر تمہیں امراؤالقیس کی امانتیں نہیں لوٹاؤں گا۔ تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے، کر لے۔"

بادشاہ نے سموال کی آنکھوں کے سامنے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا لیکن سموال نے امراؤ القیس کی امانتیں حارث کو نہ دیں اور حارث بے نیل و مرام واپس چلا گیا۔ بادشاہ کے جانے کے بعد سموال وہ امانتیں لے کر امراؤالقیس کے اہل خانہ کے پاس گیا اور وہ زرہیں اس کے ورثاء کے سپرد کیں۔اس سلسلے میں اس کے کچھ اشعار ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے:

"میں نے امراؤالقیس الکندی کی زرہیں اس کے وارثان کو پہنچا دیں۔ جن حالات میں دوسری قومیں خیانت کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں، میں ان حالات میں بھی اپنا وعدہ پورا کرتا ہوں۔" (بلوغ الارب) (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب کے دیگر بادشاہ

ا۔عمرو بن لحیی الازدی①:

یہ کہلان بن سبا کی اولاد سے ہے۔

جاہلیت کے دور میں اس کا عام ذکر ملتا ہے، یہ حجاز پر حکمران تھا، یہی وہ

① عمرو بن الحی الخزاعی کا تعلق بنوخزاعہ سے تھا۔ابن کثیر بنوخزاعہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ عمر بن عامر جس نے متوقع عرم کے سیلاب کے پیش نظر یمن کی رہائش ترک کر دی تھی۔ اس کی آل میں سے خزاعہ نے مکہ کے قریب مرالظہر ان میں رہائش اختیار کر لی تھی، اور اسی علیحدگی کی وجہ سے ان کا نام خزاعہ پڑ گیا۔ یہ لوگ بنو جرہم کے بعد حجاز پر مسلط ہوئے۔ انہوں نے جنگ کر کے بنو جرہم کو حجاز چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔بنو جرہم نے مکہ چھوڑتے وقت زمزم کا کنواں پاٹ دیا اور اس میں کئی تاریخی چیزیں دفن کر کے اس کے نشانات بھی مٹا دیئے تھے۔محمد بن اسحٰق کا بیان ہے کہ عمرو بن حارث بن مضاض جرہمی نے خانہ کعبہ کے دونوں سونے کے ہرن اور اس کے کونے میں لگا ہوا پتھر حجر اسود نکال کر زمزم کے کنویں میں دفن کر دیا، اور اپنے قبیلہ بنو جرہم کو ساتھ لے کر یمن چلا گیا تھا۔بنو جرہم کو مکہ سے جلاوطنی اور وہاں کی حکومت سے محروم ہونے کا بڑا اقلق (افسوس) تھا۔ چنانچہ عمرو مذکور نے اسی سلسلے میں یہ اشعار بھی کہے تھے:

كان لم يكن بين الحجون اِلي الصفا
انيس ولم يسمربمكة سامر
بلي نحن كنا اهلها فابادنا
صروف الليالي و الجدود العواثر ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص ہے جس نے مکہ میں بت پرستی کا آغاز کرایا۔ یہ شام کے ایک علاقے سے ہبل بت نیز نائلہ اور اساف دو بت لے کر آیا اور کعبہ میں رکھے، لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور ان بتوں کو پوجنا شروع کر دیا۔①

==> یعنی

"لگتا ہے حجون سے صفا تک کوئی آشنا تھا ہی نہیں اور نہ کسی قصہ گو نے مکہ کی شبانہ محفلوں میں قصہ گوئی کی۔ کیوں نہیں! یقیناً ہم ہی اس کے باشندے تھے لیکن زمانے کی گردشوں اور ٹوٹی ہوئی قسمتوں نے ہمیں اجاڑ پھینکا۔" (ابن ہشام ۱/ ۱۱۴)

ابن کثیر البدایہ والنہایہ کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ بنوجرہم کے مکہ چھوڑنے اور بنوخزاعہ کے حجاز پر تسلط کے بعد بیت اللہ کی ریاست و ولایت یکے بعد دیگرے ان لوگوں میں چلتی رہی۔ اور یہ حکومت بنوخزاعہ میں تقریباً تین سو یا پانچ سو سال تک قائم رہی، ان کا آخری سردار حلیل بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمر بن ربیعہ خزاعی تھا۔ اس کی بیٹی جبی سے قصی بن کلاب نے شادی کی اور اس کے بطن سے عبدالدار، عبدمناف اور عبدالعزی متولد ہوئے۔ جب حُلیل کا انتقال ہو گیا تو مکہ اور بیت اللہ کی تولیت کے لیے بنوخزاعہ اور قصی کے درمیان جنگ ہوگئی اور اس کے نتیجے میں مکہ اور بیت اللہ پر قصی کا اقتدار قائم ہو گیا۔ (محمد فہد حارث)

① عمرو بن لحی الخزاعی کی نشوونما بڑی نیکوکاری، صدقہ وخیرات اور دینی امور سے گہری دلچسپی پر ہوئی تھی۔ اس لیے لوگ اسے محبت کی نظر سے دیکھتے تھے، اور اسے اکابر علماء وافاضل اولیاء میں سے سمجھ کر اس کی پیروی کرتے تھے۔ ابن کثیر کا بیان ہے کہ عمرو بن لحی بڑا سرمایہ دار تھا۔ اس نے بیس اونٹوں کی ایک ایک آنکھ پھوڑی تھی۔ عربوں کے ہاں دستور تھا کہ جس شخص کی ملکیت میں جب ایک ہزار اونٹ جمع ہو جاتے تو وہ شخص ایک اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا تاکہ باقی اونٹ نظر بد سے محفوظ رہیں، گویا عمرو بن لحی کے پاس بیس ہزار سے زائد اونٹ تھے۔ ارزقی اور سہیلی کا بیان ہے کہ وہ موسم حج میں ہر سال دس ہزار اونٹ ذبح ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔زہیر بن جناب بن ہبل کلبی:

اس کی عقل و دانش کی وجہ سے اس کا لقب "الکاہن" پڑ گیا تھا۔اس کے دور میں بنو غطفان نے حرم مکہ کی طرح اپنا حرم بنالیا، اس پر زہیر الکلبی نے ان کے خلاف جنگ کی، شدید جنگ کے بعد زہیر کو فتح حاصل ہوئی اور غطفانیوں کے حرم کو تباہ کر دیا۔

اس زہیر کی ہاتھیوں والے ابرہہ الاشرم سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔

==> کر کے لوگوں کو کھلایا کرتا تھا، اور دس ہزار کپڑے کے جوڑے پہناتا، گھی اور شہد کا حلوہ کھلاتا اور ستو پلاتا تھا۔ ریاست وعظمت اور سرمایہ داری کے باعث وہ قوم کا مخدوم و مقتدا تھا، اور اس کا قول وفعل لوگوں کی نظروں میں شریعت کی طرح قابلِ اتباع تھا۔ یہ عمرو بن لحی ایک دفعہ مکہ سے شام گیا۔ جب بلقاء نامی شہر سے گزرا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ بتوں کی عبادت کر رہے ہیں۔اس نے لوگوں سے پوچھا: یہ بت جن کی تم پرستش کرتے ہو، وہ تم کو کیا فائدہ دیتے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ قحط سالی میں جب ہم ان بتوں سے بارش کا سوال کرتے ہیں تو یہ ہمارے لیے بارش برساتے ہیں، جنگ میں ان سے فتح ونصرت طلب کرتے ہیں، تو یہ ہمیں فتح سے ہمکنار کرتے ہیں۔ یہ سن کر عمرو نے کہا کہ مجھے بھی کوئی بت دے دو، میں اسے اپنے ساتھ عرب لے جاؤں گا تاکہ وہاں کے لوگ اس کی عبادت کریں۔ اہل بلقاء نے اسے ہُبل نامی بت دے دیا، جس کو وہ اپنے ساتھ مکہ لے آیا، اور خانہ کعبہ میں نصب کر دیا۔عمرو نے اہل مکہ کو اللہ کے ساتھ اس بت کو پوجنے کی بھی تلقین کی، اور چونکہ عمرو کا پیشوائی کا مقام لوگوں کی نظروں میں کافی بلند اور ہر شبہ سے بالا تھا، پس انہوں نے اس کی اتباع کی اور یوں مکہ میں بت پرستی کا آغاز ہو گیا۔ بخاری کی روایت میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے اس عمرو بن لحی الخزاعی کو جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹتے دیکھا تھا، اور اس کا سبب عمرو کا یہی فعلِ بد تھا، جو مکہ میں بت پرستی کی شکل میں اس نے رائج کیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول صفحہ ۴۴۸۔۴۴۹) (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔کلیب بن ربیعہ:

یہ نزار بن معد بن عدنان کی اولاد سے ہے۔اس کا نام وائل تھا،کلیب لقب تھا اور اسی سے مشہور ہوا۔

ایک عرصہ تک اس کی بڑی شان رہی، پھر اس نے اپنی قوم ہی پر ظلم کا آغاز کیا، چنانچہ اس نے اپنے لیے چراگاہ بھی خاص کر لی تھی، جہاں کوئی دوسرا جانور نہ جاسکتا تھا۔

اپنی اس روش پر قائم رہا، یہاں تک کہ جساس بن مرہ شیبانی نے اس کو قتل کر دیا۔ جساس نے کلیب کو اس لیے قتل کیا کہ اس کی خالہ بسوس کے ایک جرمی مہمان کی اونٹنی (جس کا نام سراب تھا) کلیب کی چراگاہ میں چلی گئی تھی جسے اس نے مار مار کر زخمی کر دیا، بسوس نے اس پر شور مچایا تو اس کے بھانجے جساس نے کلیب بادشاہ کو قتل کر دیا، اس کے بعد دونوں قبیلوں میں چالیس سال جنگ رہی جو" حرب البسوس" کے نام سے مشہور ہے۔ اس عرصے میں ان کے مابین کئی معرکے ہوئے جن میں:

۱۔ یوم عنیزۃ ۲۔ یوم الدنائب

۳۔ یوم واردات مشہور ہیں۔

۴۔زہیر بن جذیمہ عبسی ①:

یہ قبیلہ ہوازن سے خراج لیتا تھا، انھی میں سے ایک شخص خالد نے اس کو قتل کیا۔جس کے بعد انتقامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا جس کا آخری معرکہ

① زہیر بن جذیمہ العبسی بنوغطفان کے ذیلی قبیلے العبس سے تعلق رکھتا تھا۔عبس کے علاوہ بنوغطفان کے دو اور ذیلی قبائل اشجع اور ذبیان تھے۔ یہ زہیر نہ صرف اپنے قبیلے کا==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوم شعب جبلہ کہلاتا ہے۔

قیس بن زہیر عبسی اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کے مابین اونٹیوں کی دوڑ کا مقابلہ ہوا تھا، قیس کی اونٹیوں کا نام: داحس اور غبراء تھا، اسی دوڑ کی بنیاد پر ان دونوں قبیلوں میں معرکہ آرائی شروع ہوئی، جو جنگ داحس سے مشہور ہے۔

اس سلسلے کا ایک معرکہ جفر الھباۃ کے نام سے مشہور ہوا جس کا شاعروں نے بہت تذکرہ کیا۔ انہی جنگوں میں معلقات سبع کے ایک شاعر عنترہ بن شداد کی شجاعت کا خوب اظہار رہا، عنترہ بن شداد زہیر کا اہم سپہ سالار تھا۔

عربوں کے مابین معرکوں کو "ایام العرب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان کے بہت سے معرکے کافی مشہور ہوئے، ایام العرب کے متعلق خاصی تفصیل ''الکامل'' میں موجود ہے جب کہ اس متعلق محمد ابوالفضل ابراہیم اور علی محمد البجاوی کی مستقل تصنیف بنام "ایام العرب فی الجاھلیۃ" مطبوع ہے۔

==> سردار تھا بلکہ بنوغطفان کے تمام ذیلی قبیلوں پر حکومت کرتا تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے، جن میں سے قیس اپنے باپ کے بعد بنوعبس کا سردار بنا۔ صحابی رسول ﷺ سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اسی قبیلے بنوعبس سے تعلق رکھتے تھے۔ (ابن خلدون) (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادشاہان مصر (فراعنہ مصر)

قدیم زمانے میں مصر میں عظیم بادشاہت تھی، مصر میں مختلف قومیں آباد تھیں، جن میں قبط، یونانی اور عملیقی شامل ہیں، البتہ قبط قوم اکثریت میں تھی۔ مصر کے اکثر بادشاہ "اجنبی" گذرے ہیں، یعنی غیر قبطی۔ مذہب کے لحاظ سے وہ صابی تھے، بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ طوفان نوح علیہ السلام کے بعد یہاں مختلف علوم رائج ہوئے جن میں علم طلسمات اور علم کیمیاء شامل ہیں۔

منف شہر مصر کا دارالحکومت تھا جو فسطاط سے بارہ میل دور ہے۔

طوفان نوح علیہ السلام کے بعد مصر کی مملکت سب سے پہلے بیصر بن حام کے پاس آئی، اس لیے ہم اسے پہلا ملک شمار کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔بیصر بن حام بن نوح①:

یہ اپنے تیس اہل خاندان کے ساتھ مصر وارد ہوا تھا②۔

۲۔مصر بن بیصر ③:

مصر کا علاقہ اسی کے نام سے مصر کہلانے لگا، کیونکہ اس کی بادشاہت کا عرصہ بہت طویل رہا۔

---

① مسعودی بیصر بن حام بن نوح کو مصریوں کا پہلا بادشاہ قرار دیتا ہے۔لیکن ابن خلدون اس متعلق مختلف اقوال نقل کرتا ہے۔قبطیوں کی نسل سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ابن خلدون لکھتا ہے کہ مشہور قول تو یہ ہے کہ یہ لوگ حام بن نوح کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں، مگر مسعودی انہیں "بیصر بن حام" کی نسل میں سے بتاتا ہے حالانکہ توریت میں بیصر بن حام کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ البتہ مصرایم، کوش، کنعان اور قوط کا تذکرہ آیا ہے۔علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ قبطی کنعان بن حام کی اولاد میں سے ہیں۔ ہروشیوش بیان کرتا ہے کہ قبطی قبط بن لائق بن مصر کی اولاد میں سے شمار کیے جاتے ہیں۔اور اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ یہ قوط بن حام کی اولاد میں سے ہیں، اور بعض مؤرخین کے نزدیک یہ کنفتوریم بن قبطائین کی نسل سے ہیں۔اور قبطائین کے معنی "قبط" کے ہیں۔(ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۹۴)(محمد فھد حارث)

② مسعودی کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بیصر بن حام کو نمرود بن کنعان کے دورِ حکومت میں مصر کی حکومت وسرداری کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔(ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۹۵)(محمد فھد حارث)

③ مصر بن بیصر کو اس کے باپ بیصر بن حام نے اپنی موت کے وقت اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔اس نے اپنے دائرہ حکومت کو اسوان، یمن عریش، اہلیہ، فرسیسہ تک بڑھالیا پھر اسی کی طرف یہ زمین منسوب کی گئی، اور مصر کے نام سے مشہور ہوئی۔اس کے چاروں جانب یعنی جنوب میں نوبہ، مشرق میں شام، شمال میں بحر زقاق اور مغرب میں برقہ اور نیل ہیں۔مصر نے کافی لمبی عمر پائی۔(ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۹۵)(محمد فھد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ قفط بن مصر ①

۴۔ اتریب بن مصر ②:

اس نے شہر عین شمس بنایا تھا جس میں اب بھی آثار قدیمہ موجود ہیں۔

۵۔ صا:

شہر "صا" جس کی طرف نسبت صاوی ہے، اسی کے نام سے مشہور رہوا۔

۶۔ تذراس ③

① ابن خلدون اس کو قبط بن مصر لکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مصر بن بیصر کی زندگی میں ہی اس کے بیٹے جوان ہو گئے تھے۔ اس نے ملک وحکومت کی وصیت اپنے بڑے بیٹے قبط کے حق میں کی۔ قبط بن مصر بھی طویل العمر تھا۔ یہی ابوالاقباط یعنی قبطیوں کا باپ ہے۔ (محمد فہد حارث)

② ابن خلدون اتریب سے قبل مصر بن بیصر کے مزید دو بیٹوں کے حکومت و سیادت پر فائز ہونے کی بات لکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ابوالاقباط کے بعد اشمون بن مصر اور اس کے بعد صاثم بن مصر برسرِ اقتدار آئے۔ صاثم کے بعد اتریب بادشاہ بنا۔ لیکن پھر آگے علامہ ابن سعید کے حوالے سے لکھتا ہے کہ علامہ ابن سعید اہل مشرق کی کتابوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ مصر کے بعد اس کا بیٹا قبط بادشاہ بنا۔ اس کے زمانہ حکومت میں شداد بن شداد بن حاد نے ملک مصر پر فوج کشی کی اور نشیبی مصر پر قبضہ کر لیا۔ جب قبط لڑائی میں مارا گیا تو اس کا بھائی اتریب تخت حکومت پر بیٹھا۔ اس نے قوم کی کھوئی ہوئی ہمت کو پھر جمع کیا، اور بربر سوڈان کی مدد سے عرب کو مصر سے نکال کر شام کی طرف واپس کر دیا۔ اتریب نے بہت اچھی حکومت کی۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت میں دو شہر آباد کیے۔ ایک تو اپنے نام کا یعنی اتریب اور دوسرا شہر "عین شمس"۔ اس کے بعد بورد شیر بن قبط مصر کا بادشاہ بنا، پھر سدات بن عدیم، پھر ہندوش بن شدات، پھر یکے بعد دیگرے کئی بادشاہ ہوئے۔ یہاں تک کہ مرقیس اس سلسلہ کا آخری بادشاہ بنا۔ (محمد فہد حارث)

③ یہ بہت بڑا حکیم تھا۔ اس نے ہیکل زہرہ بنایا تھا، جسے بخت نصر نے مسمار کر دیا تھا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ مالیق بن تذراس ①

۸۔ حرابا بن مالیق ②

۹۔ کلکلی بن حرابا:

وکان ذا حکمه، وهو أول من جمّد الزئبق، وسبك الزجاج ③

۱۰۔ حریا بن مالیق:

وکان شدید الکفر

۱۱۔ طولیس ④:

یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ہم زمانہ تھا، اس بادشاہ نے اپنی عقیدت کے اظہار کے طور پر حضرت سارہ علیہا السلام کی خدمت میں حضرت ہاجرہ علیہا

① ابن خلدون مالیق بن تذراس کے بارے میں لکھتا ہے کہ اس نے اپنے پیشرو کے برخلاف صابی دین چھوڑ کر توحید اختیار کر لی تھی۔ اس نے یورپ کی طرف پیش قدمی کی، اور اندلس کے راستے فرانس پر حملہ آور ہوا۔ (محمد فهد حارث)

② اس کو اپنے باپ کے بعد حکومت ملی۔ اس نے واپس صابی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ (محمد فهد حارث)

③ کلکلی بن حرابا کو قبطی حکیم الملوک کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس نے ہیکل زحل بنایا تھا۔ (محمد فهد حارث)

④ طولیس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بابل کا رہنے والا تھا جو افلاس اور تنگ دستی کے سبب بابل چھوڑ کر مصر آ گیا تھا۔ جلد ہی اپنی ذاتی لیاقت اور دانشمندی کے سبب اراکینِ سلطنت میں داخل ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ مصر کا بادشاہ بن بیٹھا۔ بعض تذکرہ نگار کہتے ہیں کہ سب سے اول فرعون کا لقب اسی نے اختیار کیا تھا لیکن سید مودودی اس رائے سے متفق نہیں کیونکہ ان کے نزدیک قرآن سیدنا یوسف علیہ السلام کے دور کے بادشاہِ مصر کے لیے فرعون کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔ جو اس بات کو مستلزم ہے کہ اس وقت تک فرعون کا لفظ بادشاہانِ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام کو پیش کیا تھا۔

۱۲۔جوریاق (خاتون)①

۱۳۔زلفا بنت مامون (خاتون)②:

یہ مملکت کو چلا نہ سکی۔ چنانچہ عمالقہ نے مصر پر حملہ کر کے اپنی بادشاہت قائم کر لی۔اس سے ولید بن دومغ عملاقی نے حکومت چھینی۔

==> مصر کے لیے رائج نہیں ہوا تھا۔واللہ اعلم (محمد فہد حارث)

① جوریاق کو ابن خلدون نے حوریا لکھا ہے۔ یہ بہت شاطر و چالاک عورت تھی، جو اپنے باپ کو زہر دینے کے بعد تخت پر بیٹھی تھی۔ جب یہ تخت پر بیٹھی تو ابراحس نامی شخص جو اس کے چچا اتریب کی اولاد میں سے تھا، اس کے خلاف اٹھا۔حوریا اور ابراحس کے مابین کئی معرکے ہوئے۔ بالآخر ابراحس شکست کھا کر شام کی طرف بھاگ نکلا اور کچھ عرصہ بعد کنعانیوں کی مدد سے سپہ سالار جیرون کو لے کر مصر پر دوبارہ حملہ آور ہوا۔ جیرون جب مصر پہنچا اور اس نے حوریا سے ملاقات کی تو جیرون اس پر فریفتہ ہوگیا۔حوریا نے نہایت چالاکی سے اس کے سامنے شرط رکھی کہ اگر وہ ابراحس کو قتل کر دے تو وہ اس سے شادی کر لے گی۔ جیرون نے حوریا کی یہ خواہش بآسانی پوری کر دی، لیکن حوریا نے کمالِ ہوشیاری سے اپنی خواہش کی تکمیل ہو جانے کے بعد جیرون کو بھی زہر دے کر مروا ڈالا، اور خود بلا شرکت غیرے پورے مصر پر حاکم ہوگئی۔ (ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۹۶) (محمد فہد حارث)

② ابن خلدون اس کو ولیقہ لکھتا ہے، اور بتاتا ہے کہ جوریاق نے اپنی زندگی میں ہی اپنی چچازاد بہن زلفا کو اپنا ولی عہد بنا دیا تھا۔ جب جوریاق کی موت کے بعد زلفا برسرِ اقتدار آئی، تو اتریب کی اولاد میں سے ایمین نامی ایک شخص ابراحس کے خون کا بدلہ لینے نکلا اور اسی غرض سے عمالقہ کے بادشاہ ولید بن دومغ سے جا کر ملا، اور اس سے زلفا کے خلاف مدد مانگی۔ ولید بن دومغ عملیقی ایمین کے ساتھ مصر کی طرف بڑھا اور نہایت کم مدت میں اور بآسانی مصر پر قبضہ کر لیا۔ یہ وہ وقت تھا جب مصر کی حکومت قبطیوں سے نکل کر عمالیق کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ ولید بن دومغ العملاقی ①:

یہ گائے کا پجاری تھا۔ شکار کے موقع پر شیر نے اسے مار ڈالا۔ سب سے پہلے اسی نے فرعون کا لقب اختیار کیا، جو اس کے بعد ہر مصری بادشاہ کا لقب بن گیا۔ ②

۱۵۔ ریان بن ولید:

حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں یہ فرعون مصر تھا۔ ③

① عمالیق مصر میں اجنبی حملہ آور کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہ چرواہے بادشاہ بھی کہلاتے تھے۔ یہ لوگ عربی النسل تھے اور فلسطین وشام سے مصر جا کر ۲ ہزار قبل مسیح کے لگ بھگ زمانہ میں سلطنت مصر پر قابض ہو گئے تھے۔ عرب مؤرخین اور مفسرینِ قرآن نے ان کے لیے "عمالیق" کا نام استعمال کیا ہے، جو مصریات کی موجودہ تحقیقات سے ٹھیک مطابقت رکھتا ہے۔ (محمد فہد حارث)

② سید مودودی تفہیم القرآن میں سورۃ یوسف کے دیباچہ میں "فرعون" لقب سے متعلق اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مصری تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ان چرواہے بادشاہوں نے مصری دیوتاؤں کو تسلیم نہیں کیا تھا بلکہ یہ اپنے دیوتا اپنے ساتھ شام سے لائے تھے، اور ان کی کوشش تھی کہ مصر میں ان کا مذہب رائج ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید حضرت یوسف علیہ السلام کے ہم عصر بادشاہ کو "فرعون" کے نام سے یاد نہیں کرتا۔ کیونکہ "فرعون" مصر کی مذہبی اصطلاح تھی، اور یہ لوگ مصری مذہب کے قائل نہ تھے۔ لیکن بائیبل میں غلطی سے اس کو بھی "فرعون" ہی کا نام دیا گیا ہے۔ شاید اس کے مرتّب کرنے والے سمجھتے ہوں گے کہ مصر کے سب بادشاہ "فراعنہ" ہی تھے۔ (محمد فہد حارث)

③ موجودہ زمانہ کے محققین، جنہوں نے بائیبل اور مصری تاریخ کا تقابل کیا ہے، عام رائے یہ رکھتے ہیں کہ چرواہے بادشاہوں میں سے جس فرمانروا کا نام مصری تاریخ میں اپوفیس ملتا ہے، وہی حضرت یوسف علیہ السلام کا ہم عصر تھا جس کو عربی مؤرخین نے الریان بن الولید لکھا ہے۔ مصر کا دارالسلطنت اُس زمانہ میں مِمفِس (منف) تھا جس کے کھنڈر قاہرہ کے <==

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ دارم بن ریان:

اس کے دور میں سیدنا یوسف علیہ السلام کا انتقال ہوا۔① اس بادشاہ نے کفر اختیار کرلیا، ایک دفعہ نیل پر سفر کررہا تھا کہ آندھی آئی، اس میں غرق ہوگیا۔

۱۷۔ کاسم بن معدان العمليقي②:

اس نے چاہا کہ اہرام کو مسمار کردے، تو بتایا گیا کہ اسے گرانے کے

==> جنوب میں ۱۴ میل کے فاصلے پر پائے جاتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام ۱۷، ۱۸ سال کی عمر میں وہاں پہنچے۔ دو تین سال عزیز مصر کے گھر رہے۔ آٹھ نو سال جیل میں گزارے۔ ۳۰ سال کی عمر میں ملک کے فرمانروا ہوئے، اور ۸۰ سال تک بلا شرکت غیرے تمام مملکت مصر پر حکومت کرتے رہے۔ اپنی حکومت کے نویں یا دسویں سال انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے پورے خاندان کے ساتھ فلسطین سے مصر بلالیا، اور اس علاقے میں آباد کیا جو دِمیاط اور قاہرہ کے درمیان واقع ہے۔ بائیبل میں اس علاقے کا نام جُشن یا گوشن بتایا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک یہ لوگ اسی علاقے میں آباد رہے۔ (تفہیم القرآن سورۃ یوسف دیباچہ) (محمد فهد حارث)

① بائیبل کا بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک سو دس سال کی عمر میں وفات پائی، اور انتقال کے وقت بنی اسرائیل کو وصیت کی کہ جب تم اس ملک سے نکلو تو میری ہڈیاں اپنے ساتھ لے کر جانا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کے انتقال کے بعد دارم کی سلطنت کا نظام بالکل درہم برہم ہو کر رہ گیا۔ اس نے یوسف علیہ السلام کے بعد نہ صرف کفر اختیار کرلیا بلکہ ظلم و جور کی بھی انتہا کردی تھی۔ (محمد فهد حارث)

② یہ دارم بن ریان کا پوتا اور اس کے بیٹے معدان بن دارم کا بیٹا تھا۔ دارم کے بعد اقتدار معدان کے ہاتھوں میں آیا تو اس نے رہبانیت اختیار کر کے اپنے بیٹے کاسم کو بادشاہ بنا دیا۔ اس کے دور سے بنی اسرائیل پر ظلم وستم کا آغاز ہوا، اور ان کا شمار پسماندہ قوموں میں کیا جانے لگا۔ یہ اپنے دربان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ (محمد فهد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ملک مصر کا خزانہ ناکافی ہے۔

۱۸۔ ولید بن مصعب:

یہ فرعون موسیٰ علیہ السلام ہے۔ ایک قول کے مطابق جسے صاحب المختصر فی اخبار البشر "اظہر" قول قرار دیتے ہیں یہ عملیقی تھا، جب کہ قرطبی کے حوالے سے نقل کیا کہ یہ عملیقی نہیں، بلکہ قبطی تھا۔ جو گزشتہ بادشاہ کا ایک سپاہی تھا جسے کاسم کے مرنے کے بعد قبطیوں نے بادشاہ بنا دیا۔ اس کے ساتھ عمالقہ کی حکومت ختم ہوئی۔

اس کے دور میں مصر میں بہت خوشحالی و فراوانی تھی۔ ہامان ① اس کا

① ہامان کے بارے میں ابن خلدون نے ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے کہ فرعون کے دربار میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے استفسار پر اپنا عصا زمین پر ڈالا جو اژدھا بن گیا، اور اپنے ہاتھ کو بغل میں بھینچ کر نکالا تو ید بیضا ظاہر ہو گیا۔ فرعون نے یہ منظر دیکھا تو خوفزدہ ہو گیا۔ اس کو خوفزدہ دیکھ کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اگر تو چاہے گا کہ تیری جوانی کا دور لوٹ آئے تو میں تجھ کو از سرِ نو جوان کر دوں گا اور اگر تیری یہ خواہش ہے کہ تیری بادشاہت کبھی نہ چھینی جائے، تو سن لے کہ تو جب اس دنیا سے آخرت کی طرف جائے گا تو نہایت وسیع اور عمدہ جنت پائے گا۔ لیکن ان سب کے ساتھ شرط ہے کہ تو خدائے برحق پر ایمان لے آ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دے۔ فرعون یہ سن کر کچھ راضی سا ہو گیا اور اپنے وزیر ہامان کو بلوایا۔ ہامان جو کہ فرعون سے بھی زیادہ کفر و زندقہ میں پڑا ہوا تھا، اس نے آتے ہی یہ باتیں سن کر فرعون سے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ آج تک تو خدائی کر رہا تھا کہ لوگ تیری عبادت کرتے تھے اور آج تو موسیٰ کے کہنے پر اس کے خیالی خدا کی عبادت کرے گا اور بندگی کر کے اس کے بندوں میں شامل ہو جائے گا۔ فرعون ہامان کی گفتگو سن کر اپنے خیال پر نادم ہوا۔ پس ہامان نے خضاب بنا کر فرعون کے بال کالے کیے اور اس طرح سے اس کی جوان رہنے کی خواہش پوری کر دی۔ ابن خلدون نے یہ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وزیر تھا۔ اس فرعون نے اَسّی (۸۰) سال حکومت کی ①۔

==> بھی لکھا ہے کہ ہامان قبطی نہیں بلکہ عمالقہ میں سے تھا۔ (محمد فہد حارث)

① ابن خلدون پہلے جرجانی کے قول سے الولید بن مصعب کا عملیقی ہونا لکھتے ہیں، اور بعد میں اس کے مخالف بیانیہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہل اثر ولید بن مصعب کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ یہ نجار تھا، خاندانِ سلطنت میں سے نہ تھا۔ رفتہ رفتہ مصر کے جاں نثار دستے کا سردار بن گیا۔ اس کے بعد خوبیٔ قسمت یا انقلابِ زمانہ سے خاندانِ سلطنت پر غالب آ گیا اور اسی نے خاندانِ عمالقہ کا خاتمہ کر دیا لیکن جب اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا اور دریائے نیل میں ڈوب گیا، تو ملک پھر سے قبطیوں کے قبضے میں آ گیا۔ (ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۴۰)

اسی طور کی تفصیلات سید مودودی نے سورۃ القصص حاشیہ ۵ کے تحت نقل کی ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا دور گزر جانے کے بعد مصر میں ایک قوم پرستانہ انقلاب ہوا تھا، اور قبطیوں کے ہاتھ میں جب دوبارہ اقتدار آیا تو نئی قوم پرست حکومت نے بنی اسرائیل کا زور توڑنے کی پوری کوشش کی تھی۔ اس سلسلے میں صرف اتنے ہی پر اکتفا نہ کیا گیا کہ اسرائیلیوں کو ذلیل وخوار کیا جاتا اور انہیں ادنیٰ درجے کی خدمات کے لیے مخصوص کر لیا جاتا، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر یہ پالیسی اختیار کی گئی کہ بنی اسرائیل کی تعداد گھٹائی جائے اور ان کے لڑکوں کو قتل کر کے صرف ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے، تاکہ رفتہ رفتہ ان کی عورتیں قبطیوں کے تصرف میں آتی جائیں، اور ان سے اسرائیل کے بجائے قبطی نسل پیدا ہو۔ تلمود اس کی مزید تفصیل یہ دیتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات پر ایک صدی سے کچھ زیادہ مدّت گزر جانے کے بعد یہ انقلاب ہوا تھا۔ وہ بتاتی ہے کہ نئی قوم پرست حکومت نے پہلے تو بنی اسرائیل کو ان کی زرخیز زمینوں اور ان کے مکانات اور جائیدادوں سے محروم کیا۔ پھر انہیں حکومت کے تمام مناصب سے بے دخل کیا۔ اس کے بعد بھی جب قبطی حکمرانوں نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل اور ان کے ہم مذہب مصری کافی طاقت ور ہیں، تو انہوں نے اسرائیلیوں کو ذلیل وخوار کرنا شروع کیا۔ اور ان سے سخت محنت کے کام قلیل معاوضوں پر یا بلا معاوضہ لینے لگے۔ یہ تفسیر ہے قرآن کے اس بیان کی کہ مصر کی آبادی کے ایک گروہ ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ دلوکہ:

یہ ایک عورت ہے جو "العجوز" یعنی بڑھیا کے لقب سے مشہور ہے۔ قبطی بادشاہوں کی اولاد سے تھی۔ ماہر قسم کی جادوگرنی تھی، طویل عمر پائی اس لیے "بڑھیا" سے مشہور ہوئی۔ ①

" وكان السحر قد انتهى إليها وطال عمرها حتى عرفت بالعجوز وصنعت على أرض مصر من أول أرضها في حد أسوان إلى آخرها سورا متصلا "

۲۰۔ درکون بن بکتوس قبطی

۲۱۔ توذس

۲۲۔ لقاش

۲۳۔ مرینا

۲۴۔ استماذس ②

==> کو وہ ذلیل کرتا تھا۔ اور سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی کہ آلِ فرعون بنی اسرائیل کو سخت عذاب دیتے تھے۔ (يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ) (محمد فهد حارث)

① مسعودی لکھتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون قبطیوں میں سے تھا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد قبطیوں پر بادشاہانِ شام یعنی عمالقہ کا خوف غالب ہونے لگا تو انہوں نے دلوکہ نامی ایک عورت کو جس کا تعلق قبطیوں کے شاہی خاندان سے تھا، اپنی ملکہ بنا دیا۔ اس ملکہ نے تدورہ نامی ایک جادوگرنی کو بلوا کر اس کے ذریعے منف شہر کے وسط میں ایک طلسماتی گھر بنوایا تھا۔ جس میں انسانوں اور جانوروں کی تصویریں بنوائیں۔ چنانچہ جو حادثات ان تصویروں پر واقع ہوتے تھے، وہ اثر بعینہٖ انسانوں اور حیوانوں پر پڑتا تھا۔ اس نے بیس سال حکومت کی۔ اس نے مصر میں ایک دیوار کھینچی تھی جو "حائط العجوز" کے نام سے مشہور ہے۔ (محمد فهد حارث)

② استماذس کے زمانے میں سلطنت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اکثر جگہوں پر آئے دن ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔یلطوس بن میکا کیل

۲۶۔مالوس

۲۷۔منا کیل

۲۸۔یولہ:

یہ وہ فرعون ہے جس نے رجبعم بن سلیمان بن داود علیہما السلام سے جنگ کی تھی۔

۲۹۔شیشاق:

کتب یہود کے مطابق رجبعم کے ساتھ جنگ اس فرعون نے کی تھی۔①

شیشاق کے بعد مصر کا کوئی فرعون مشہور نہ ہوا، سوائے ایک کے، جس کا نام ہے:

۳۰۔فرعون الاعرج②:

اس سے بخت نصر نے جنگ کر کے اس کو سولی پر لٹکایا تھا۔

==> بغاوتیں اور بلوہ ہوتے رہتے تھے۔ خاص مصر میں چند سپاہیوں نے بعض امراء کی سازش سے بلوہ کیا، اور استماذس کو قتل کر کے یلطوس بن میکا کیل کو تخت پر بٹھا دیا۔ (محمد فهد حارث)

① ابن خلدون کا بیان ہے کہ رجبعم کی حکومت کے پانچویں سال شیشاق نے بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ رجبعم شکست کھا کر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ شیشاق نے بنی اسرائیل کو لوٹا، اور ان پر جزیہ مقرر کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد بنی اسرائیل پھر شیشاق کے مقابلہ کے لیے آئے، اور اس کو شکست دے کر بیت المقدس سے واپس نکال دیا۔ (محمد فهد حارث)

② ابن خلدون فرعون الاعرج کا نام برکت بن منا کیل لکھتا ہے اور بتاتا ہے کہ اس نے ایک سو بیس سال حکومت کی۔ اسی نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا، اور اہل قدس کو تختۂ مشق بنایا ==>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخت نصر کی جنگ کے بعد چالیس سال تک ملک مصر تباہ حال رہا، وہاں کوئی بادشاہ نہ تھا بلکہ یہ بخت نصر کے ماتحت تھا۔

بخت نصر کے والیوں کے بعد یہاں فارس کی طرف سے والی متعین ہوتے رہے، انہی والیوں میں سے ایک طخارست الطویل تھا، جس کے دور میں حکیم بقراط تھا۔ یہاں اہل فارس ہی کی حکومت رہی، یہاں تک کہ سکندر نے فارس کو فتح کیا۔

یہ بادشاہان زمانہ کا مختصر تذکرہ تھا۔ جسے المختصر فی اخبار البشر اور تجارب الامم و تعاقب الھمم سے مرتب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نافع بنادے، اور فروگذاشتوں کو معاف فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کتبہ: ابوحیان ظہیرالدین بابر

۱۹ شعبان ۱۴۴۱ھ

==> تھا۔ اس کا ابتدائی زمانہ جتنا امن و عدل کے اعتبار سے قابلِ تعریف تھا، ویسا ہی آخری زمانہ ظلم اور تعدی کے لحاظ سے لائقِ نفرت تھا۔ (محمد فہد حارث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "